فتح الباب لعقائد

أولي الألباب

طبع بمطبع مفيد عام الواقع
في بلدة آگره في
سنة ١٣٠٢ھ
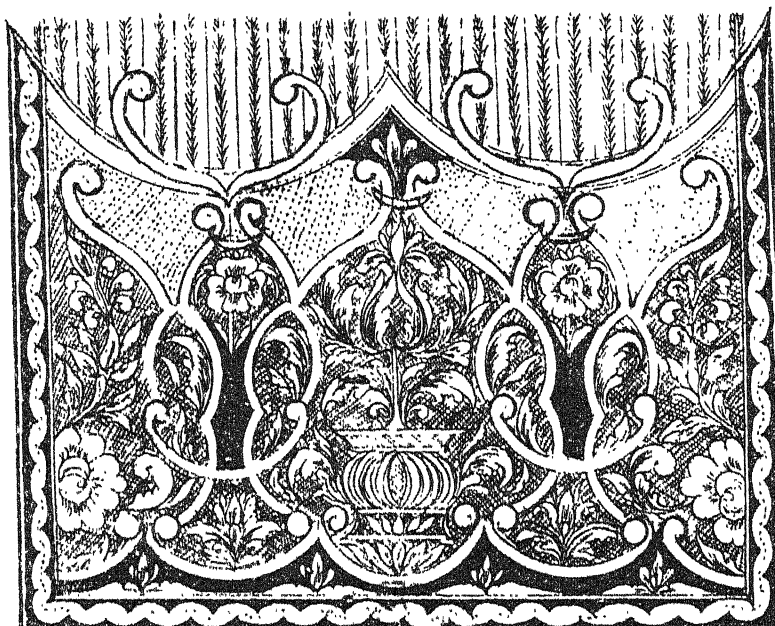
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد والصلوۃ والسلام علی اول انبیائہ وخاتم رسلہ سیدنا المصطفی محمد وعلی الہ و صحبہ صلوۃ وسلاما لا تقفان عند حد ؕ

مُقدّمہ

مخفی نرہے کہ ملت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ کے تین رکن ہین ایک ایمان دوسرا اسلام تیسرا احسان تو جتنی کتابین عربی فارسی اُردو بیان عقائد مین آجتک لکھی گئی ہین وہ سب شرح ہین ایمان کی جتنی کتابین بیان احکام عبادات و معاملات مین تالیف ہوئی ہین وہ سب شرح ہین اسلام کی جتنی کتابین بیان سلوک و تصوف مین تصنیف ہوئی ہین وہ سب شرح ہین احسان کی ان تینون قسم کی کتابین اس امت مرحومہ مین صدر اسلام سے لیکر آجتک بے گنتی تالیف ہوچکی ہین لیکن جو کتابین علمار کاملین محدثین محسنین کی بنائی ہوئی ہین وہ تو

بہت ٹھیک و چوکس ہین گو بعض مطالب رطب و یابس سے خالی نہون اسلیے کہ حصر علم کا کسی فرد بشر
مین نہین ہے نہ سواے انبیا و رسل کے کوئی شخص کتنا ہی بڑا عالم کیون نہو معصوم ہو سکتا ہے
و فوق کل ذی علم علیم محقق و غیر محقق مین فقط اتنا ہی فرق ہوتا ہے کہ محقق سے بھول چوک
بہت کم ہوتی ہے غیر محقق سے خطا زیادہ ہوتی ہے دنیا مین وہ کون عالم ہے جس سے کوئی خطا
نہین ہوئی وہ کون مؤلف ہے جسکو وہم و سہو نہین ہوا سو جسکے حسنات و صالحات زیادہ سیئات
و زلات کم ہین وہ آدمی عالم کامل ہے جسکے سیئات و خطیات زیادہ حسنات و صالحات کم ہین وہ
شخص عالم ناقص ہے زیادہ خطا و نہین لوگون سے ہوتی ہے جنکو علم کتاب و سنت کا بالکل نہین
ہے یا کم ہے جیسے مقلدین مذاہب مجتہدین راے و قیاس مجتہدین بدرجات رہے ہے وہ لوگ جنکو قرآن
و حدیث مین مہارت کامل حاصل ہے سو اونسے یا تو غالباً خطا ہوتی ہی نہین ہے یا ہوتی ہے تو
اتفاقاً ہوتی ہے نہ دائماً پس جن علمار کو ایسا اتفاق ہوا ہے اونکے خطا و وہم کو دوسرے علماے
صادقین نے دور کر دیا ہے بخلاف زمرۂ اہل تقلید کے کہ انہین جو لوگ بعد صدر اول کے آئے
اونہون نے ایک نیا ڈھونگ نئی راے و قیاس کا بنایا کتاب مجید حدیث شریف کو طاق نسیان
مین رکھکر بھول گئے کتاب و سنت سے کچھ واسطہ کام نرکھا ع ہم طرز جنون اور ہی ایجاد
کرینگے اسیلیے جسقدر تہافت و تناقض ان کتب راے و قیاس مین پایا جاتا ہے اوتنا کسی دوسرے
علم مین موجود نہین ہے اس علم فقہ اصطلاحی کے بعد پھر جو اختلاف کتب علم عقائد فن کلام مین
ہوا ہے وہ تو کسی دوسرے فن مین معلوم ہی نہین ہوتا آخر یہہ بہتر فرقے گمراہ اس امت مرحومہ کے
کہان سے آئے اسیطرح سے تو نکلے ہین کہ امت اسلام عقائد مین مختلف ہو گئی فروع مین متناقض
ٹھہری جس شخص کی سمجھ مین جو عقیدہ و عمل آیا اوس نے اوسیکو اختیار کیا کسی نے کسی عالم کو اپنا
مقتدا بنایا کسی نے کسی امام کو اپنا پیشوا ٹھیرایا پھر اوس نے دوسرے عالم و امام سے کچھ واسطہ نرکھا
الگ الگ امام جدا جدا مقتدی بنگئے دین حق مین ایک خلل عظیم پڑ گیا لیکن چونکہ اللہ پاک کو باقی
رکھنا اس ملت حقہ کا قیامت تک منظور نظر تھا اسلیے ایک گروہ کو ان بہتر فرقون مین سے

اسوقت تک قول حق پر ثابت قدم رکہا اور قیامت تک سلامت با کرامت رکہیگا انکو ہر طرحکے اختلاف و تہافت سے بچایا کیا عقائد مین کیا اعمال مین یہہ گروہ وہ گروہ ہے جسکو عام لوگ اہل سنت و جماعت کہتے ہین خاص لوگ اصحاب حدیث بولتے ہین سنت سے مراد حدیث ہے جماعت سے مراد اتفاق ہے سو مصداق اس لقب کے یہی علماء محدثین ہین پس یہ اسلیئے کہ جامع آثار ناسر اخبار ناشر سنن سید مختار تابع و متبع آثار یہی اشخاص با وقار ہین باقی ساری امت مقلد رأی و قیاس مقتدی خیالات و افکار ہے پس یہی لوگ اہل سنت ہوئے پہر جبکہ انہین باہم مثل دیگر طوائف امت کے اختلاف عقائد و اعمال کا بہی نہین ہے بلکہ سبکے سب ایک ہی عقیدہ و عمل پر متفق اللفظ والمعنی چلے آتے ہین تو یہی لوگ اہلسنت و جماعت ٹہیرے وللہ الحمد اس گروہ با شکوہ کا نشان یہہ ہے کہ یہہ لوگ قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہین انہین دو چیز کو اپنا اصل اصول سمجہتے ہین جس عالم شیخ مجتہد فقیہ کی بات موافق نص سنت و کتاب کے ہوتی ہے اوسکو قبول کرتے ہین جسکی بات کو خلاف دلیل قرآن و حدیث کے جانتے ہین اوسکو نہین مانتے ما انا علیہ و اصحابی انکا بانا ہے فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ انکا بہنا کہانا ہے کتاب و سنت مین انکی فضیلت و منقبت آئی ہے اللہ و رسول نے انکی ثنا و صفت فرمائی ہے انکے سوا اسلام مین جو اور فرقے ہین وہ سبکے سب اہل بدعت ہین خواہ وہ بدعت ہلکی ہو یا بہاری تر ہو یا خشک بدعت کا لفظ جہان کہین حدیث مین آیا ہے ذکر اوسکا ساتہہ مذمت و برائی کے فرمایا ہے ایک حرف بہی کسی خبر و اثر مین ایسا نہین آیا ہے جس سے کچہہ بہی تعریف کسی بدعت کی نکلتی ہو بلکہ ہر بدعت کو کلیۃً بلا تقسیم کے ضلالت کہا ہے کلیہ کل بدعۃ ضلالۃ حدیث صحیح مین آیا ہے یہہ بدعت کچہہ خاص عمل ہی مین نہین ہوتی ہے بلکہ سب سے پہلے عقائد مین آتی ہے جب عقیدہ بگڑ جاتا ہے تو بدعتی ہر بدعت کرنے لگتا ہے یہہ فساد عقیدہ کا حقیقت مین فساد اصل ایمان کا ہے جسطرح فسق و فجور کا کرنا در اصل فساد اسلام کا ہے ریا و سمعہ کرنا نفس الامر مین فساد اخلاص و احسان کا ہے ان فسادون سے وہی مسلمان بچا ہوا ہے

جسنے قرآن وحدیث کو اپنا پیشوا ٹھیرایا ہے زید و عمرو کے فسون و فسانہ سے اپنی جان و آنکھہ و
کان کو بچایا ہے کیونکہ اسی اتباع کتاب و سنت مین سارا اتفاق و وفاق ہے جو کچھہ انکے سوا ہے
اوسمین کچھہ نہ کچھہ اختلاف و افتراق ہے یا زور و نفاق ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا
فیہ اختلافا کثیرا یہہ خبر تو قرآن شریف مین خدا نے دی ہے جو اسپر ایمان نہین رکھتا ہے وہ
سرے سے مومن ہی نہین ہے رہنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو اونہون نے یہہ فرمایا ہے کہ
ومن یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا جو اس حدیث پر یقین نہین لاتا ہے وہ مسلمان
نہین ہے کلام اللہ وکلام رسول اللہ کے اتحاد کو تو دیکھو کہ کتاب وحدیث دونون مین لفظ اختلاف
کثیر کا آیا ہے اسلیئے قرآن مین فرمایا ہے ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی معلوم ہوا
کہ جسطرح قرآن کلام اللہ موحی ہے اسیطرح حدیث رسول اللہ بھی وحی یوحی ہے انکے سوا
جو کچھہ ہے اور وہ موافق انکے نہین ہے وہ سب ہوئی ہے بلکہ بالکل ہیچ و پادر ہوا ہے سو جب
یہہ بات معلوم ہو گئی تو اب ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے کہ اپنے ہر عقیدہ وعمل کو میزان اعتدال
کتاب وسنت مین تولے ایک پلے ترازو مین قرآن وحدیث کو رکھے دوسرے پلے مین اپنے عقیدہ
وعمل کو رکھے اگر ان دونون کا وزن برابر ہو تو آپکو مومن مسلمان محسن با ایقان سمجھے والا تبع
خطوات شیطان جانے ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین کیونکہ جسطرح
سارے انسان ایک ہی رب کے بندے ہین اسیطرح سب کے سب ایک ہی رسول کی امت مین رسول
ایک ہی کتاب لائے ہین ایک ہی سنت کیطرف بلایا ہے یہہ کہین نہین فرمایا ہے کہ کل نفس و
دینھا یعنی ہر آدمی کا مذہب الگ چاہیئے ہان قرآن شریف مین کفار کو یہہ خطاب فرمایا ہے لکم
دینکم ولی دین سو سچے مسلمانون کا دین یہی حدیث ہین کلام ستیے نہ کسی کی رائے رزین
نہ کسی کا قیاس فساد قرین تو اب ہر مسلمان پر عقیدہ وعمل کا انہین دو نیر اعظم اسلام سے
معلوم کرنا واجب ہوا عمل کے لیئے کتب فقہ سنت جو اس نزدیکی عصر مین عربی سے فارسی مین
فارسی سے اردو مین تالیف و شائع ہوئی ہین عوام و اوساط ناس کے لیئے کافی ہین رہے

اہل علم و فضل سوا اونکے لئے کتب فقہ حدیث عربی زبان جو غالبا ہر جگہہ آجکل میسر آسکتی ہین
وافی ہین باقی رہے عقائد حسنہ سنیہ سو ہر چند انتقاد رجیح بغیۃ الرائد وغیرہا مین لکھے گئے
ہین مگر عربی فارسی زبان ہونے کے سبب عوام الناس اونکے مسائل و احکام پر بخوبی قدرت
نہین پاتے اسلئے اس رسالہ مختصر مین بیان عقائد اسلام کا کیا جاتا ہے ہر مسئلہ کو دلیل مسئلہ
سے ربط و ضبط دیا جاتا ہے بیان دلائل مین بہی اختصار منظور ہے ورنہ ہر عقیدہ کے لئے
دس دس بیس بیس دلیلین مذکور ہو سکتی ہین اس رسالہ کو چند فائدون پر مشتمل کیا ہے ہر فائدہ
کو علحدہ لکہا ہے تاکہ خلط مبحث نہو ہر عقیدہ ہر شخص کو جدا گانہ معلوم رہے جس عقیدہ مین
کہین اتفاقا اختلاف اہل علم کا ہوا ہے وہان قول قوی کو بہی بیان کر دیا ہے قوی وہی قول
ہوتا ہے جو موافق ظاہر نص و صریح سنت کے ہوتا ہے گو قول مخالف بہی کسی دلیل ضعیف یا اضعف
سے ماخوذ کیون نہو کیونکہ بعض عقائد و اعمال مین ادلہ مختلف الظاہر بہی آئے ہین ہر قوم طرف
اوسی دلیل کے گئی ہے جو اوسکو پہونچی تہی دوسری دلیل اوسکو نہ پہونچی تہی یا پہونچی تہی مگر کسی وجہ سے
نزدیک اوسکے لایق عمل کے نہ ٹہیری تہی یا ایک کا ناسخ دوسرے کا منسوخ ہونا معلوم نہوا تہا
یا دلیل دیگر سے بوجہ تقلید کسی امام یا شیخ یا اوستاد یا پیر کے باز رہنا پڑا تہا جاہلونکی عادت
ہوتی ہے کہ جسکے معتقد ہو جاتے ہین اوسکی بات کو وحی آسمانی سمجہکر ہرگز اوسکی مخالفت روا نہین
رکہتے گو وہ پیر یا امام اونکا کم علم یا جاہل ہی کیون نہو اور دوسرا شخص جو خلاف اوسکے کہتا ہے
بڑے سے بڑا عالم ہو ہان جس مسلمان کو خدا نے عقل سلیم طبع مستقیم بخشی ہے وہ اس بات کو بخوبی
سمجہ سکتا ہے کہ جو اعتبار دین مین اوس عالم کا ہو سکتا ہے جسکو سارے قرآن شریف کی تفسیر
پیش نظر ہے صحاح ستہ کے سوا اور بہی بہت کتب سنت اوسکے مطالعہ مین آچکے ہین علم اصول
وعلم لغت وعلم ادب وغیرہ سے بخوبی آگاہ ہے بہلا وہ اعتبار اوس مولوی ملا مشائخ کی بات
کا کب ہو سکتا ہے جسکا علم کبہی کتب رائے و قیاس سے متجاوز ہو کر عوام کتاب و سنت تک
نہین پہونچا ہے اگر اتفاقا اوسنے کوئی کتاب علم حدیث کی کسی سے پڑہی بہی ہے تو اوسکا مطالبہ

نہین سمجہا ہے یا تبرکاً سند کتب حدیث کسی شخص دور و نزدیک سے بلا قرارت و سماعت کے قریب دہی عوام کے لئے لے رکہی ہو کہ یہہ کچہہ علم نہین ہے بلکہ جہل ہے ابن عبد البر وغیرہ علماء مجتہدین نے زمرۂ مقلدین کو جماعت علماء سے خارج رکہا ہے گو وقایہ ہدایہ درمختار منہاج مختصر خلیل وغیرہ کتب اوسکی پشت پر لدی ہوئی ہون یا ٹوٹی پہوٹی عربی مطابق محاورہ عجم یا مقاولہ ہند کے لکہتا پڑہتا ہو یا دو چار رسالے بڑے فقرائے مین بگردا اور ہی بعض اقوال مقلدہ مذہب جمع کر لئے ہون پہکڑ لڑنے مین تبرا کرنے مین گالی گلوج بکنے مین بیہودہ سرائی ژاژ خائی شوخ چشمی سری بے حیائی مین دستگاہ کامل رکہتا ہو مناظرہ مین اوسکو عادت مجادلہ مکابرہ مخاصمہ مشاغبہ کی ہو یہہ بات اسجگہہ اسلئے لکہی گئی ہے کہ آجکل کے اکثر مدعی علم و اہل بدعت اسیطرح حکا برتاؤ اہل حق سے کیا کرتے ہین غیبت کرنا انکی عبادت ہے بے تہذیبی انکی عادت ہے اونہون نے اپنے اوپر گویا یہہ بات فرض واجب کر لی ہے کہ جو کتاب یا رسالہ کسی کا مطابق کتاب و سنت کے پاوینگے اوسکا رد لکہین گے اسمین خواہ ایمان رہے یا جاوے آخر مسلمان تو کہلاتے ہی رہین گے سچ ہے نیچریا آپکو مسلمان نہین کہتے جانتے ہین یا روافض خوارج نواصب کیا اپنے لئے لفظ اسلام کا انکار کرتے ہین بہتر فرقون مین وہ کونسا فرقہ ہے جو آپکو مسلمان نہین جانتا ہے سب ہی تو مسلمان کہتے کہلاتے ہین گو اونمین بعض سکنۂ سرحد کفر کے ہون یا اکثر باشندے ملک بدعت کے سو فقط اس نام سے کچہہ کام نہین چلتا ہے جب تک کہ کام اسلام کا نہ کیا جاوے مطابق اسلام کے عقیدہ صحیح نہو فلا و ربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما اس آیت شریف مین خداوند عالم نے قسم کہا کر فرمایا ہے کہ جو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حکم نہین ٹہیراتے ہین آپکے حکم سے دلمین تنگ ہوتے ہین وہ ایماندار نہین ہین قسم کہانے کا مطلب یہی تاکید نفی ایمان ہے ایمان کا درست نہ ہونا جب ہی سمجہا جاتا ہے کہ عقائد درست نہون درستی عقیدہ کی بے اسکے نہین ہو سکتی ہے کہ جو صفات الٰہی قرآن شریف یا حدیث رسالت پناہی مین آئے ہین جو اوصاف نبوی سنت مطہرہ

مصطفوی مین مذکور ہوئے ہین اونکی سچے دل سے تصدیق کرے جو حالات معاش و معاد و
حشر و نشر وغیرہ کتاب و سنت مین بیان کیے گئے ہین یا جن مسائل حقہ پر اتفاق و اجماع علماء
امت اسلام کا ہو چکا ہے اونپر ایمان لائے اہل کلام کی بات کو جو کسی صریح آیت یا حدیث کے خلاف
ہے ہرگز نہ مانے گو قائل اوس کلام کا کوئی امام وقت ہو یا مجتہد عصر یا مجدد دہر پس اس رسالے
مین ذکر اون عقائد اہل سنت و جماعت کا لکھا جاتا ہے جو مطابق قرارداد سلف صلحاء موافق حدیث
و کتاب خدا ہین تو موحد متبع کو لازم ہے کہ مطابق اس بیان کے اپنا عقیدہ درست کرے اسلیے کہ
بعد بیان قرآن و حدیث کے کسی کا بیان لایق اطمینان نہین ہے کتاب و سنت کے ہوتے ہوئے
ہمکو کیا ضرور ہے کہ ہم تیرے میرے محتاج رہین وہ کیا چیز ہے جو قرآن و حدیث مین نہین ملتی
فقط زید و عمرو کے پاس ہے ؎

شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است	باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبر است

بقول کل حزب بما لدیہم فرحون اگر یہ تہتر فرقون گمراہ کو اپنے خیال مختل و تعلیل مقل پر
ناز ہے تو اتباع سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمارا بھی سر افراز ہے ؎

سن و تفرج باغ محدثان تنہا	سرور خاطر احباب زانبر ای ست

تنبیہ جسطرح فروع مذہب مین چار گروہ زمرۂ اہل سنت مین سمجھے جاتے ہین حنفی مالکی
شافعی حنبلی اسیطرح اصول مشرب مین تین گروہ ہین ماتریدی اشعری حنبلی حنفی عقائد مین
مطابق ماتریدیہ کے ہین شافعی مالکی ہم صفیر اشعریہ ہین حنبلی نہ ماتریدی ہین نہ اشعری بلکہ انکا
عقیدہ مطابق ظاہر کتاب و سنت کے ہے یہہ لوگ اس وصف مین ساری امت سے ممتاز ہین جسطرح
فروع مین تقلید رای و قیاس کے نہین کرتے ہین اسیطرح اصول مین کسی متکلم کے مقلد نہین ہین گو
تفاوت انکا ماتریدیہ و اشعریہ سے خاص خاص عقائد مین ہے نہ سارے عقائد مین ماتریدیہ
کا رشتہ ابو منصور ماتریدی سے ملتا ہے ابو منصور تین واسطے سے شاگرد امام اعظم رضی اللہ
عنہ کے تھے اشعریہ کا سلسلہ ابو الحسن اشعری تک پہونچتا ہے یہہ دس واسطے سے فرزند ابو موسی

اشعری رضی اللہ عنہ کے ہین خراسان وعراق وغیرہا مین رواج انھین عقائد اشعریہ کا زیادہ ہے ہند وماوراء النہر وغیرہا مین ماتریدی رہتے ہین ان دونون گروہ مین بارہ مسئلون کا اختلاف ہے باقی سب مسائل مین متفق ہین قول جلی مین شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے نقل کیا ہے کہ وہ یون کہتے تھے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ایک حصہ علوم حقہ عقائد کا مجھکو الہام کیا ہے جب مینے اوسمین تامل کیا تو اوس حصہ کو مطابق مذہب اشعری کے پایا یعنی اگر وہ علوم وہبیہ بجز کسی عبارت خاص پسند عام فریب مین ہونگے تو بلا فرق مطابق مذہب اشعریہ کے ٹہیرینگے اسلئے انکا مذہب عقل ونقل ووجدان سے زیادہ تر کتاب وسنت پر منطبق ہے انتہیٰ اس سے معلوم ہوا کہ میل جناب شاہ صاحب کا طرف اشعریہ کے تہا نہ جانب ماتریدیہ کے رہے حنابلہ سو درمیان انکے واشعریہ کے تین چار مسائل مین کچھہ تہوڑا سا اختلاف ہے وہ بہی مشابہ نزاع لفظی باقی مسائل مین متفق ہین مگر محققین محدثین کا طریقہ دربارۂ قبول عقائد کے یہی ہے کہ یہ نہ آپکو ماتریدی کہتے ہین نہ اشعری بتلاتے ہین نہ حنبلی ٹہیراتے ہین بلکہ متبع سنت سمجھتے ہین جو بات قرآن وحدیث مین آئی ہے اوسکو اختیار کرتے ہین اوسی پہ ایمان لاتے ہین اوسکی تصدیق فرماتے ہین خواہ وہ بات موافق ماتریدی کے ہو یا مطابق اشعری کے یا منا سب حنبلی کے یہی طریقہ قدیم سے سلف صالحین کا آجتک رہا ہے کہ وہ آپکو سوا سنت مطہرہ کے کسی شخص کے قول وفعل وعقیدہ کیطرف منسوب نہین کرتے تھے قرآن وحدیث کی مزاولت پر قانع تھے یہانتک کہ حنبلی کہلانا بہی پسند نکرتے تھے حالانکہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اتباع سنت مین سب ائمہ مجتہدین سے پیشقدم تھے کبہی اونہون نے اپنی راے وقیاس سے کوئی فتویٰ نہین دیا نہ فقہ حنبلی لکہی لکہوائی بلکہ ظاہر کتاب واضح سنت پر ہمیشہ عمل کرتے رہے اسیلئے امام علی الاطلاق سنت واہل سنت ٹہیر چکے ہین انہین کے مقلد شیخ عبدالقادر جیلانی بہی تھے مگر ان حضرات بابرکات نے اونکی طرف بہی منسوب ہونے کو روا نہ رکہا اسیطرح جس مسلمان کو یہہ بات پسند ہو اوسے کہ بندے اللہ کا بندہ رہے رسول کا امتی ومقتدی ہوا وسکو لازم ہی

کہ آپکو سنی کہے محمدی سمجھے نہ حنفی ماتریدی بنے نہ شافعی اشعری بلکہ محمدی خالص احمدی صرف سنتی سا فیح محدث بحت ٹہیرے وما توفیقی الا باللہ ○

ماتریدی و اشعری ہمہ خوب	لیک طور سلف بود مرغوب
چیست دانی عقائد ایشان	انتخاب فوائد ایشان
پاے بر پاے مصطفےٰ رفتن	بسر خویش نے زپا رستن
محو در اتباع او بودن	جادۂ اقتفاش پیمودن
عقل خود را عقیل دانستن	شرع او را کفیل دانستن
پشت پا بر زدن بفہم جمیل	بر قیاسات و این ہمہ تاویل
چشم پوشیدن از کلام انام	بلکہ از گفتگوے اہل کلام
از کتاب و حدیث خواندن درس	ماندن از طعن ہر خسی بے ترس
غوص کردن بمعنی آیات	راہ بردن بنور ذات و صفات
انچہ ظاہر شود ازین دو بیان	بر ضمیر ہمہ لغت فہمان
بر وفاقش عقیدہ آوردن	پشت طاقت خمیدہ آوردن
در تاویل این و آن بستن	از جواب سوال حق رستن

تنبیہ علم عقائد کو علماء اسلام نے اشرف علوم لکھا ہے افضل فنون بتایا ہے اسلئے کہ معلومات اس علم کی عقائد سنیۃ ہین انجام اس علم کا سعادت دارین کا پانا ہے دلیلین اس علم کی قطعی حجتین ہین براہین سمعیہ آیات قرآنیہ الفاظ حدیثیہ اسکے موید ہین اس علم مین قدیما وحدیثا بہت سی کتب و رسائل بڑے چھوٹے بن چکے ہین غالب مصنف اونکے یہی مقلدین مذاہب اربعہ ہین انہون نے بیان عقائد کا مطابق اپنے اپنے اعتقاد ماتریدی یا اشعری کے لکھا ہے اور عقلی کو اثبات و نفی عقیدہ مین زیادہ تر برتا ہے جہان کہین کوئی استدلال کسی خبر واثر سے اگر اتفاقاً کیا ہے تو وہان پوری جانچ صحت وضعف روایت کے نہین کی ہے

اگر کوئی آیت شریف لکھی ہے تو کسی جگہہ خلاف جمہور مفسرین سلف کے بہی استنباط کر لیا ہے اسلیے
یہہ کتب انکی علم کلام کہلاتی ہین کیونکہ ہر اپنے مخالف عقیدہ کے ساتہہ انہون نے کلام کیا ہے
کلام کو نہایت درجہ کا طول وعرض دیا ہے شرح مقاصد ومواقف کو دیکہو کتنی بڑی کتاب ہے
عقائد نسفی اور اوسکے حواشی کو دیکہو کیا کچہہ اطناب ہے اگرچہ مسائل ان کتابون کے بالکل خلاف
سنت وکتاب کے نہین ہین لکن طرز علمار کلام سے بے شبہہ بہرے ہوئے ہین اسلیے علمار سنت
انپر اعتماد کرنا پسند نہین کرتے ہین عمدہ کتابین اس فن کی مطابق کتاب عزیز وسنت مطہرہ کے
وہ ہین جنکو علمار محدثین نے آیات بینات احادیث صحیحہ سے چنکر لکہا ہے جیسے تالیفات
شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے یا مصنفات حافظ ابن القیم کے یا عقیدہ صابونی یا عقائد سفارینی وغیرہا
کہ ان کتب ورسائل مین بیان عقائد کا مطابق قرآن وحدیث کے بلا آلودگی رائے وقیاس کے
لکہا گیا ہے رد انواع شرک اقسام بدعت بہی بخوبی کام مین آیا ہے توحید واتباع سنت کو خوب ہی
سمجہا دیا ہے کفر والحاد کو علحدہ بتا دیا ہے خصوصاً بیان مسئلہ توحید وصفات الٰہی مین رسائل
مستقل لکہے گیے ہین ہر عقیدہ کی تحقیق مین بال کی کہال نکالی ہے پانی کو دودہ سے جدا کر دیا ہے
نور کو نار سے علحدہ کرکے امتیاز بخشدیا ہے آب وپیشاب کا فرق بتا دیا ہے حق وباطل کا تفرقہ
بخوبی سمجہا دیا ہے یہہ انکا ہمپر وہ احسان ہے جسکا شکر ہر انسان پر فرض ہے انکا اس احسان کا
کفران نعمت ہے غرضکہ اس رسالے مین ہمکو بیان کرنا لکہنا عقائد سلف صلحار کا منظور ہے سلف
کہتے ہین صحابہ وتابعین وتبع تابعین کو پہر انکے بعد جو اور اہل علم ودین آئے وہ خلف کہلاتے ہین
سو جس شخص کو یہہ بات پسند ہو کہ وہ سلف کی پیروی کرے ہمراہ اونکے دار آخرت مین رہے کیونکہ
ہر تابع دنیا کا ہمراہ اپنے متبوع کے آخرت مین ہوگا یوم ندعو کل اناس بامامھم اور وہ یہہ
چاہے کہ مین اونکی راہ پر چلون اسلیے کہ جو وعدہ اوسکے متبوع نے کیا ہے خیر ہو یا شر یہہ سالک
اوسی مسلک کا ہے تو چاہیے کہ وہ شخص اپنا عقیدہ مطابق اونکے عقائد حقہ کے درست کرلے
ورنہ یہہ اونکے ساتہہ دن قیامت کے نہوگا بلکہ جسکا ہم عقیدہ تہا اوسیکے ہمراہ ہوگا بہتر فرقے

اپنے اپنے اماموں کے ہمراہ ہونگے مقلدین مذاہب فرضاً ہمراہ اپنے مجتہدین کے رہین گے محدثین
مثلاً ہمراہ سید المرسلین زیر لواء شفیع المذنبین ہونگے لکن یہہ بات جب ہوسکتی ہے کہ مقلدین
مذکور مطابق عقائد مجتہدین مسطور ٹہیر جاوین ورنہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالےٰ انکی صورت سے
بیزار ہونگے جسطرح کہ اولیاء اللہ اپنے معتقدین مشرکین سے نفرت ظاہر کرینگے تیہہ بات اسلئے
کہی گئی ہے کہ مقلدین مذاہب آپکو طرف کسی ایک امام کے منجملہ ائمہ اربعہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالےٰ
کے منسوب کرتے ہین اونکی پیروی کا اصول و فروع مین دم بہرتے ہین مگر نفس الامر مین اونکے
برخلاف ہین نہ اونکا سا انکا عقیدہ ہے نہ اونکی طرح کا انکا عمل ہے عقیدہ کی تو یہہ صورت
ہے کہ چارون امام نے سبکو اپنی تقلید و غیر کی تقلید سے دین اسلام مین صراحتاً منع کیا ہے
چنانچہ اقوال ایمہ اربعہ کی بابت اس نہی عن التقلید کی کتاب ایقاظ الہمم قول معید دین خالص
وغیرہ کتب مین انہین مقلدین کی کتب مذہب سے نقل کئے گئے ہین معہذا یہہ لوگ ابتک تقلید
مذکور کو واجب سمجھے جاتے ہین تارک تقلید کو گمراہ جانتے ہین بلکہ حصر حق کا اپنے ہی مذہب
مین خیال کرتے ہین آپکو صواب پر دوسرے کو خطا پر کہتے ہین حالانکہ ہرگز یہہ عقیدہ انکے امام
صاحب کا نتہا اگر تہا تو کسی سند متصل سے ہمکو ثابت کر دکہائین ورنہ خدا سے شرمائین عمل
کی یہہ صورت ہے کہ جن امور کو امام صاحب نے بدعت کہا تہا یہہ اوسکو عین ہدایت سمجھے ہین
جیسے علم کلام کہ امام اعظمؒ اور اونکے شاگرد قاضی ابو یوسف نے علم مذکور کو ضلالت بتایا ہے
مگر مدعیان تقلید امامؒ کسیطرح اس علم کلام کو نہین چھوڑتے پس اب تمہین کہو کہ یہہ صاحب لوگ
امامؒ کے مقتدی ہین یا خطوات شیطان کے متبع تیہہ جگہہ ہرگز خفا ہونیکی نہین ہے بلکہ اگر کچہہ
بہی حیا باقی ہے تو جگہہ شرمانے کی ہے اسیطرح اور صدہا بدعات ہین جنکو امام اور اونکے شاگردون
نے کبہی نہین کیا تہا بلکہ اوس بدعت کے نام و نشان سے بہی واقف نہ تہے جیسے بدعت عقد محفل
میلاد شریف وغیرہ مگر یہہ لوگ اون بدعات کو موجب غایت اجر و ثواب کا جانتے ہین جیسے عرس
مشائخ یا سجادہ سجانے سناظرہ بلکہ ان بہلے آدمیون سے ایسے کام ہی ہوتے ہین جو نزدیک

سب ائمہ کے داخل شرک وکفر تہے جیسے گور پرستی پیر پرستی قبر پہ بخاطر پدر میت یا مادر چادر چڑہانا
چراغ جلانا نذر و نیاز لانا منت مانگنا خیر یہہ مقام لایق طول اس کلام کے نہین ہے اسجگہہ اتنا
ہی مطلب تہا کہ جو جسکا دنیا مین تابع ہوگا وہ آخرت مین بہی اوسی کے ہمراہ رہیگا جسطرح کہ قرآن
شریف سے ثابت ہوا ہے السابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين
اتبعوهم باحسان رضى الله عنهم ورضوا عنه قید احسان سے یہہ معلوم ہوا کہ موافقت
ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان سے کسی عقیدہ و عمل مین جب ہی بری نہین ہے کہ مطابق طریقہ سلف
صلحا کے ہو ورنہ اتباع رسوم رجال داخل تقلید شوم ہوتا ہے قریب بیس جگہہ کے قرآن شریف مین
اسطرح کی تقلید سے منع فرمایا ہے وقال تعالے والذين امنوا واتبعتهم ذريتهم بايمان
الحقنا بهم ذريتهم معلوم ہوا کہ اتباع ذریت کا واسطے آبا کے اوسیوقت نافع ہے کہ دونو
یکسان مومن ہون یہہ بہی معلوم ہوا کہ تابع ہمراہ متبوع کے ہوگا ابراہیم علیہ السلام سے حکایت
کی ہے کہ اونہون نے کہا فمن تبعنى فانه منى معلوم ہوا کہ اتباع خیر ہی تقلید شر ہے
اتباع کہتے ہین موافقت کرنے کو ساتہہ کسی شخص کے باپ ہو یا اوستاد یا پیر یا پیغمبر امر حق مین جو
مطابق مرضی خدا و رسول کے ہوتا ہے تقلید کہتے ہین دوسرے کی بات کا بغیر دلیل کے مان لینا
سو اتباع و اقتدا درست ہے بلکہ محبوب و مطلوب شرع شریف ہے تقلید ممنوع و مطرود ہے
بلکہ اوسپر وعید سخت آئی ہے حکایت اوسکی کتاب اللہ مین کفار و مشرکین سے کی ہے نہ مومنین
امم سابقین سے پہر مقابلہ اتباع مذکور کے جو ضد تقلید ہے یہہ فرمایا ہے ومن يشاقق الرسول
من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المومنين نوله ما تولى ونصله جهنم
وساءت مصيرا مراد مومنین سے اسجگہہ صحابہ ہین الف لام عہد کا ہے سو جو کوئی خلاف انکی
راہ کے کہ اتباع کتاب و سنت تہا چلتا پہرتا ہے وہ سیر جہنم کی کریگا یا یہہ الف لام تعریف کا
ہے تو بہی مراد اوس سے یہی مہاجرین و انصار ہونگے استغراق اسلیے مراد نہین ہو سکتا ہے
کہ اسجگہہ عوام اہل اسلام مراد نہین ہین ورنہ رافضی بہی اپکو مومنین کہتے ہین اونہون نے اپنا

لقب خاصہ اہل سنت کا لقب عامہ رکہا ہے یا مراد استغراق سے وہی سارے اصحاب قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر ہین کہ یہ سب کے سب صراط مستقیم پر قائم دائم تہے انکے بعد جو زمانہ آیا وہ شیوع کذب وفساد کا تہا اوس وقت کے سارے مومنین صلحا رسلمین نہ تہے کہ وہ مراد ہو سکین پہر قیامت تک کے مومنین تو کسیطرح پر بہی مقصود نہین ہو سکتے ہین کیونکہ ہر صدی مین غربت اسلام کی بڑہتی جاتی ہے **وقال تعالے** یا ایہا الذین اٰمنوا لاتتخذوا الیہود والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم معلوم ہوا کہ جو شخص جس کسی شخص کا دوست ہوتا ہے اوسکا حکم اور اوسکے دوست کا حکم یکسان ہے خواہ کسی اہل کتاب کا دوست ہو یا کسی مجوس ہنود کا آشنا یا کسی فاسق فاجر مشرک مبتدع کا یار **وقال تعالے** فاتبعوا امر فرعون وما امر فرعون برشید یقدم قومہ یوم القیامۃ فاوردہم النار بئس الورد المورود معلوم ہوا کہ یہ تابع آخرت مین ہمراہ اپنے متبوع کے داخل ہونگے جسطرح کہ دنیا مین اونکے تابع تہے لفظ اتباع کا اسجگہہ موقع شر مین استعمال ہوا ہے یہ کچہہ مخالف استعمال کے موضع خیر مین نہین ہے یہ ویسی بات ہے جیسے کہ لفظ بشارت کا وعد اور وعید دونون مین بولا جاتا ہے فبشرہم بعذاب الیم اسیلئے کبہی ہمراہ اس لفظ کے قید احسان کی زیادہ کردیجاتی ہے تاکہ محل شر سے الگ ہوجاوے جس جگہہ یہ قید نہین آئی ہے وہان کوئی اور قرینہ سباق سیاق کا اس فرق پر دلالت کرتا ہے یعنی کہ مراد اتباع سے اوسجگہہ کونسا اتباع ہے خیر یا شر حدیث مین آیا ہے اللہ تعالے ہر قوم کے لئے اونکے معبود کی صورت ظاہر کریگا جسکو وہ دنیا مین پوجتے تہے پتہر درخت سورج چاند وغیرہ ذلک پہر فرمادیگا کیا یہ میرا عدل نہین ہے کہ مین ہر انسان کو وہی دیدون جسکو وہ دنیا مین چاہتا تہا پہر کہیگا کہ ہر امت ہمراہ اپنے معبود دنیاوی کے جاوے یہ ہمراہ اوسی معبود کے چل کہڑے ہونگے وہ معبود انکو لیجاکر آتش دوزخ مین پہونچا دیگا ابن قدامہ مقدسی نے کتاب ذم التاویل مین لکہا ہے فکذلک کل من اتبع اماما فی الدنیا ف

سنۃ او بدعۃ او خیرا و شرا کان معہ فی الآخرۃ اسکے بعد یہہ کہا ہے کہ جسکو آخرت
مین ہمراہ سلف کے ہونا محبوب ہوا و ریہہ چاہے کہ جو وعدہ خدا کا اونکے ساتھہ ہو چکا ہے
جنات و رضوان کا وہی وعدہ اسکے ساتھہ بہی پورا کیا جاوے تو اسکو چاہیے کہ اتباع اون کا
اچہی طرح کرے اگر اونکی راہ کو چہوڑ کر پگڈنڈی راہ پر چلیگا تو پہر عموم آیہ ومن یشاقق
الرسول الخ مین داخل ہوگا انتہے اس بیان سے بہی یہہ بات معلوم ہوئی کہ مراد مومنین
سے آیت مذکور مین یہی سلف صالحین ہین نہ اور کوئی وللہ الحمد ف اہل حق نے کہا ہے کہ
حقائق اشیاء کے ثابت ہین علم ان حقائق کا متحقق ہے ہان سوفسطائیہ حقائق اشیاء کا
انکار کرتے ہین سارے حقائق کو اوہام و خیالات باطلہ تابع اعتقادات جانتے ہین یہہ بات
انکی خلاف عقل و نقل شرع ہے اسباب علم کے واسطے خلق کی تین چیزین ہین ایک حواس
سلیمہ دوسرے خبر صادق تیسرے عقل حواس پانچ ہین ایک سننا دوسرے دیکہنا تیسرے سونگہنا
چوتہے چکہنا پانچوین چہونا ہر حاسہ ان حواس سے جس کام کے لئے بنایا گیا ہے اوسکو معلوم
کر لیتا ہے مثلاً کان آواز سنتا ہے آنکہہ صورت شکل دیکہتی ہے ناک خوشبو بدبو پاتی ہے چکہنے
سے مزا دریافت ہوتا ہے چہونے سے نرمی سختی معلوم ہوتی ہے ایک حاسہ کا کام
دوسرے حاسہ سے نہین ہو سکتا اگرچہ نفس الامر مین جائز ہے خبر صادق دو طرح پر ہوتی
ہے ایک خبر متواتر جو ایسی قوم کی زبان سے ثابت ہوئی ہے جنکا اتفاق جہوٹی بات پر عقل
روا نہین رکہتی ہے اسطرح کی خبر سے علم ضروری کا حاصل ہونا واجب آتا ہے جسطرح کہ
شاہان گذشتہ و بلاد دور دست کا حال معلوم ہے دوسری خبر رسول موید بمعجزہ اس
خبر سے علم استدلالی حاصل ہوتا ہے یہہ علم مشابہ اوس اگلے علم ضروری کے ہے حصول یقین
و ثبوت مین کسی مشکک کی تشکیک سے زائل نہین ہو سکتا یہہ علم بمعنی اعتقاد مطابق جازم
ثابت ہے اگر ایسا نہو تو پہر یہہ علم نہوا جہل یا گمان یا تقلید ہوا رہی عقل سو اس سے بہی علم آتا
ہے عقل ایک ایسا جوہر ہے کہ جب آلات اوسکے سلامت ہوتے ہین تو علم ضروری اوس سے

حاصل ہوجاتا ہے جو بات عقل سے بداہۃً ثابت ہوئی ہے وہ ضروری ہے جیسے علم اسبات
کا کہ کل ہر چیز کا اوسکے جزو سے بڑا ہوتا ہے اور جو بات عقل سے ثابت باستدلال ہوئی ہے
وہ اکتسابی ہے عقل کے سوا ایک چیز الہام ہے سو وہ نزدیک اہل حق کے اسباب شناخت حقیقت
سے نہین ہے **ف** عالم یعنی ماسوا اللہ سارا کا سارا مع تمام اپنے اجزا کے محدث ہے یعنی عدم سے
وجود مین آیا ہے عمران بن حصین نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کان اللہ ولم یکن شئ قبلہ وکان عرشہ علی الماء ثم خلق السموات والارض و
کتب فی الذکر کل شئ رواہ البخاری فلاسفہ کا یہ کہنا کہ عالم قدیم ہے خلاف عقل ونقل
ہے یہہ قوم جسکو لوگ حکما وعقلا رکھتے ہین خطہ یونان وغیرہ سے برآمد ہونا انکا ہے تاتے بڑا اجہل
خلق اللہ تہی انسے زیادہ تو بعض اطفال واکثر نسوان کو عقل ہوتی ہے کیونکہ جو علم اپنے عالم
کو گمراہ کردے وہ جہل ہے نہ علم جو عقل کسی عاقل کو راہ ہدایت سے روکدے وہ حماقت وسفاہت
ہے نہ درایت وکیاست علماء اسلام مین جن لوگون نے علم فلاسفہ اسلئے سیکہا تہا کہ اون کو
اونہین کے علم سے قائل کردین وہ تو معذور تہے بلکہ ماجور رہے وہ لوگ جنہون نے بلا ضرورت
شرعی اس علم کو شامل فقہ وعقائد وتصوف کردیا ہے تمام عمر اسی دہندے مین بسر کی ہرگز کبہی الت
قرآن کریم کا دہیان کیا نہ دراست علم سنت کا اہتمام اونکے انجام کا خدا حافظ ہے یہان تو
حدیث شریف مین مطالعہ توریت سے منع فرمایا گیا ہے اسلئے کہ وہ کتاب منسوخ ہوگئی وہان
فنون کفار کا استعمال علوم اسلام مین کیا گیا ہے کفر کو ایمان سے پیوند دیا گیا ہے انا للہ و
انا الیہ راجعون بہرحال جب سارا عالم محدث ٹہیرا تو اب یہہ جان قابل فنا بہی ہوا کل شئ
ہالک الا وجہہ اس عالم فانی کا پیدا وایجاد کرنیوالا اللہ واحد احد صمد ہے جلت
عظمتہ وعمت نعمتہ ؛

باب اول بیان مین معرفت رب العالمین کے

اصحاب حدیث جنکے مرد ونپر اللہ تعالے رحم کرے اونکے زندون کو محفوظ رکہے اس بات کی گواہی دیتے ہین کہ اللہ پاک ایک اکیلا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے نبی و رسول ہین آنحضرت بال برابر کچہہ شک وشبہ نہین ہے جو صفات خدا کے قرآن مین آئے ہین یا رسول خدا نے بیان فرمائے ہین وہ سب واسطے اللہ کے ثابت ہین وہ صفتین ایسی نہین ہین جیسے کسی مخلوق کی صفتین ہوتی ہین کہتے ہین اللہ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے بنایا جسطرح قرآن شریف مین فرمایا ہے یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی اسجگہ ید ین کے معنی قدرت و قوت ٹہیرانا تحریف ہے کلام اللہ کی یہہ تحریف معتزلہ جہمیہ نے کی ہے سنی اس لفظ کو بلا تشبیہ و تعطیل و تاویل کے بولتے ہین کوئی کیفیت اوسکی بیان نہین کرتے اپنی کیفیت تو ہر آدمی معلوم ہی نہین کرسکتا ہے کہ کس صفت انسان کی کیا کیفیت و ماہیت ہے خالق کی کیفیت بہلا کسکا موہنہ ہے جو معلوم یا بیان کرسکے ۔

در بہاران زاد و مرگش در دے ست	پشہ کے داند کہ بستان از کے ست

ہان جو لفظ کتاب وسنت صحیحہ مین بحق باریتعالے آیا ہے اوس لفظ کو جون کا تون اپنی بولچال مین کہتے سنتے ہین آنحضرت اگر بظاہر کوئی تشبیہ تمثیل نکلتی ہے تو نکلا کرے اوسکا علاج اس کلمہ اجمالی سے کرتے ہین لیس کمثلہ شئی وھو السمیع البصیر اس ایک جملہ صالحہ نے سارے جہگڑے قصے اگلے پچہلے دور ونزدیک کے چکا دیئے ع قضیة المدة الطولی قد انفصلت سو جیسا اعتقاد انکا بابت اس ایک صفت ید کے مثلاً ہے ایسا ہی اعتقاد بہ نسبت ہر صفت حق کے ہے بلا فرق وتفاوت خواہ وہ صفات قرآن پاک مین اوترے ہون یا حدیث نبوی مین آئے ہون سبکو ظاہر الفاظ پر جاری کرتے ہین مطابق ظاہر کے اعتقاد رکہتے ہین لفظ و معنی کے بدلنے کو تحریف تبدیل جانتے ہین تشبیہ و تغیر سمجہتے ہین تاویل کو ایک شاخ تکذیب کی خیال کرتے ہین کسی صفت کو مخلوق کی صفت کیطرح نہین بتاتے بغیر کم وبیشی و اضافت و کیفیت کے سب پر یکسان ایمان لاتے ہین ازالہ کرنا لفظ حدیث کا عرف شرع ولغت عرب سے ناپسند کرتے ہین ہیچ تو ہے کہ کس کس عالم کی تاویل مانین جو آدمی آیا اوس نے

ایک نئی تاویل سمجھی نئے معنی گڑھے نیا مطلب بتایا آنکو کہا مقصود سکھایا پہر کیا وجہ ہے کہ ایک شخص کی
تاویل تو قبول کیا اور سے دوسرے کی تاویل نامقبول ٹہیرے آخر وہ دوسرا بہی تو عالم ہے کچھ جاہل نہیں ہے سو
جب تاویل مین یہہ آفت ثابت ہے تو اس سے بہتر یہی ہے کہ ظاہر لفظ پر ایمان لاوے علم اوسکا خدا کو
سونپے اسیکا قائل رہے کہ لا یعلم تاویله الا الله اللہ تعالی نے راسخین فی العلم سے نقل کیا ہے کہ وہ یون
کہتے ہین آمنا به کل من عند ربنا سو ہر مومن متقی کو یہی چاہئے کہ جب کسی صفت الٰہی کا ذکر اوسکے
روبرو آوے تو وہ بہی یہی کلمہ کہے جو راسخین فی العلم کہتے ہین خدا نے انکو عقلمند فرمایا ہے کہ وما
یذکر الا اولوا الالباب معلوم ہوا کہ تاویل کرنے والے نہ علم مین رسوخ رکہتے ہین نہ کسیطرح کی عقل
وشعور رہے جاہل مزدور ہین علاوہ اسکے جب خود خدا نے کہدیا ہے کہ سوا خدا کے کوئی تاویل اوسکی نہین
جانتا ہے تو پہر تاویل کرنا اگر بیوقوفی نہیں ہے تو پہر کیا ہے کیا جواب ان صاحبونکو معلوم ہے وہ خدا
کو معلوم نہین تہی یہہ خدا کو سکہاتے پڑہاتے ہین ع تعلیم خدائی بخدا نتوان کرد ✤ بہلا وہ قادر جسکا
کلام پاک معجز ٹہیر چکا ہے انکے خیال مین اوسکو تو یہہ قدرت حاصل نہو لگی کہ وہ بیان اپنی صفات کا
ایسی عبارت مین کرتا جسمین کوئی خلل تشبیہ تجسیم کا لازم نہ آتا مگر انکے اسلاف کو ایسی طاقت حاصل ہوگئی
ہے کہ اونہون نے بیان صفات کا الفاظ تنزیہ وتطہیر مین شرح وبسط سے کردیا لا حول ولا قوة الا
بالله یہہ بہی کوئی مسلمانی ہے کہ خدا تو عاجز ٹہیرا اوسکی مخلوق قادر ٹہیری خدا نے وہ لفظ کہے ہین جنکا
ظاہر باطن کفر والحاد ہے یارون نے وہ لفظ تراشے ہین جنکا ظاہر باطن سراپا تنزیہ ہے یہہ کلمہ اوسی
شخص کی زبان سے نکل سکتا ہے جسکو اقرار حشر ونشر کا نہوگا ورنہ کسی مومن کی کیا شامت آئی ہے کہ وہ
اپنی زبان سے ایسی بات کہے یا کسیکو موت نے دہکا دیا ہے کہ وہ یہہ کلمہ اپنے مونہہ سے نکالے ✤

فصل

اہل سنت کا عقیدہ یہہ ہے کہ اس جہان فانی کا ایک بنانیوالا ہے اوسکو اللہ کہتے ہین وہ سب سے ازلی ہے
یہہ عالم حادث ہے ان ربکم الله الذی خلق السموات والارض فی ستة ایام وقوله تعالی

اللہ خالق کل شیٔ و قولہ افی اللہ شک فاطر السموات والارض قرآن مجید مین قریب
پانسو آیت کے ایسی ہین جو اثبات صانع پر دلالت کرتی ہین سوا دہریہ کے جنکو مجاورہ حال مین نیچری
بہی کہتے ہین سارے جہان کے عقلمند قائل ہین خالق کے دنیا کو حادث تو پیدا جانتے ہین جسنے یہہ کہا
کہ عالم قدیم ہے وہ کافر ہے اثبات صانع کے لئے یارون نے صدہا دلیلین عقل سے تراشی ہین بہلا کہو تو
قرآن پاک کی دلیلون کے سامنے اونکی کیا ہستی ہے جب بندے اپنے خالق مطلق معبود برحق کو حکمت یونان
سے پہچانا نہ حدیث و قرآن سے تو یہہ کیا خاک ایمان ہوا غزالی نے کیا اچہی بات کہی ہے کہ فی فطرۃ
الانسان وشواھد القرآن ما یغنی عن اقامۃ البرھان **ف** علی قاری نے لکہا ہے کہ لفظ
قدیم کا اسماء حسنیٰ مین نہین ہے اکثر سلف نے اس لفظ کا انکار کیا ہے بعض علماء بہی اسکے منکر ہین جیسے
ابن حزم شرع شریف مین بجاے اس لفظ کے لفظ اول آیا ہے وہ اس لفظ قدیم سے بہتر ہے انتہی پہر
ہے ہمکو کیا ضرور ہے کہ جو لفظ خدا نے اپنے لیے نہین بولا ہے وہ ہم اوسکے لئے بولین متکلمین بہی عجب چیز
ہین جو الفاظ قرآن مین آئے ہین یا رسول خدا نے بتائے ہین اونکو تو نہین بولتے جو الفاظ انکے پیر کہون
نے تراشے ہین اونکو بولکر گمراہی مول لیتے ہین مثلاً تعریف خدا مین یہہ لکہتے ہین کہ وہ نہ عرض ہے نہ جوہر
نہ جسم ہے نہ اندر کسی حیز کے ہے نہ کسی جہت مین نہ وہ متحرک ہے نہ نازل نہ داخل عالم ہے نہ خارج
خدا نے جو خود اپنی تعریف لکہی ہے اپنا نسب بتایا ہے اوسکا ذکر نہین کرتے وہ یہہ الفاظ ہین قل
ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد ذرا آنکہہ کہولکر خواب
جہالت سے جاگ کر انصاف سے تو کہو کہ خدا کو اگلی عبارت سے پہچاننا ٹہیک ہے یا اس آیت شریف
سے اوسکے معنی مین زیادہ بلاغت ہے یا اس سورہ کے الفاظ مبارک مین جسکو عربیت مین کچہہ بہی
تہوڑا یا بہت سلیقہ ہوگا وہ ضرور کہیگا کہ عبارت اول بالکل لغو و مہمل ہے یہہ سورہ خدا کیطرف سے
وحی منزل ہے اسکے ہر لفظ کے نیچے بہت سے معانی و مطالب ہین اوسکے نیچے سوا گپ شپ کے کچہہ بہی
مقصود نہین ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا **ف** جسطرح ایک لفظ قدیم کا تہا اسیطرح
دوسرا لفظ واجب الوجود کا ہے مانا کہ مطلب غلط نہین ہے مگر جبکہ لفظ اول و آخر سے یہہ مطلب

نکلتا ہے تو پھر کیا ضرور ہے کہ ہم لفظ مشتق جو غیر کا لفظ بدعی اختیار کرین اللہ پاک کے نام کتاب
سنت مین آئے ہین تو وہ نام توہی ہین جو مشہور ہین انکے سوا اور الفاظ بھی قرآن وحدیث
مین وارد ہوئے ہین جیسے آیۂ کلتی نازیح وغیرہ سو جو لفظ جسطرح سے زبان خدا ورسول پر
جاری ہوا ہے اوسکو اوسیطرح پر بولنا جو کسی موضع استعمال کا ہو بولنا بھی کچہ ضرور نہین ہے
جیجا جاسے اسکے کہ جو الفاظ شرع مین نہین آئے ہین اونکو بولے گو وہ بولنا اونکا بوجہ صحت معنی کے
جائز ہی کیون نہو جیسے بولنا ہر دو لفظ مذکور اور لفظ خدا کا **ف** اللہ تعالے ہمیشہ سے ہمیشہ
رہیگا سب سے بڑا عیب معدوم ہونا اوسکا ممتنع ہے یعنی کسیطرح وہ مٹ نہین سکتا جتنی صفتین کمال کی
ہین وہ سب اوسمین موجود ہین خواہ ذاتی ہون یا فعلی جیسے علم قدرت حیات سمع بصر ارادہ تکوین کلام ترزیق
تخلیق وغیرہا جتنی صفتین نقصان وزوال کی ہین اون سب سے پاک صاف ہے جیسے عجز جہل
کذب کوری کری ظلم موت کیونکہ ان صفتون مین لگاؤ حدوث وامکان کا ہے اللہ تعالےٰ
ان دونون امر سے منزہ ہے **ف** ساری مخلوق کو اوسی نے پیدا کیا ہے جب خلق نتھی تب بھی
وہ ازل مین خالق تہا جو کچھ عالم ملک وملکوت مین موجود ہے جہان لاہوت وناسوت مین مشہود ہے
سبکو اوسی نے پیدا کیا ہے وہی سبکا خالق ہے یہ سب اوسیکی مخلوق ہین کیا انس کیا جن کیا ملائکہ
کیا شیاطین اللہ خالق کل شیئ خلق کہتے ہین فعل وتکوین وایجاد واحداث واختراع وابداع
وغیرہا کو یعنی معدوم کا عدم سے وجود مین لانا سو یہ اوسکی ایک صفت ازلی ہے **ف**
جتنی معلومات ہین وہ سبکو جانتا ہے جزئیات ہون یا کلیات موجودات ہون یا معدومات
ممکنات ہون یا مستحیلات زمین کی تہ سے آسمان کی چوٹی تک جو کچھ ہوتا ہے وہ سب اوسکو
معلوم ہے کیا ذکر ہے کہ ایک ذرہ اوسکے علم سے باہر رہسکے زمین مین ہو یا آسمان پر بلکہ کالی
چیونٹی کی چال اندھیری رات مین ٹھوس پتھر پر ذرہ کی حرکت ہوا پر اوسکو معلوم ہے الا یعلم من
خلق وهو اللطيف الخبير کھلا چھپا سب نزدیک اوسکے برابر ہے ہو اجس ضمائر حرکات خواطر
خفیات سرائر سب پر مطلع وآگاہ ہے عنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو يعلم ما في البر

والبحر وما تسقط من ورقة الا يعلمها ولا حبة في ظلمات الارض فلاسفہ کا یہ کہنا کہ
اللہ تعالیٰ جزئیات کو نہین جانتا دہریہ کا یہ قول کہ وہ اپنی ذات کو نہین پہچانتا کفر صریح ہے
اللہ نے تو یہ فرمایا ہے هو بكل شيئ عليم واحاط بكل شيئ علما ولا يحيطون بشيئ من علمه
الا بما شاء بلکہ یہ صفت علم کی سب صفات الٰہی کی امام ہے یہ علم اوسکا ایک وصف ازلی ہے
جسکے سامنے ساری معلومات مع اپنے متعلقات کے منکشف بکشف تام ہین ف ساری ممکنات
پر قادر ہے وہ کون ممکن ہے جو اوسکی قدرت کاملہ سے باہر ہے اس وصف ازلی سرمدی کا
اثر مقدورات مین وقت تعلق قدرت کے ظاہر ہوتا ہے قادر کے یہ معنی ہین کہ چاہے ایجاد عالم
کرے چاہے نکرے ان الله على كل شيئ قدير فلاسفہ کا یہ زعم کہ ایک سے زیادہ پر قادر نہین ہے
نظام کا یہ خیال کہ خلق جہل و قبیح پر قدرت نہین رکھتا ہے بلخی کا یہ گمان کہ جو بندہ کرسکتا ہے وہ خدا
نہین کرسکتا عامہ معتزلہ کا یہ وسوسہ کہ اوسکو نفس مقدور عبد پر قدرت حاصل نہین ہے
ابطل باطلات سے ہے یہ قول بعض اہل علم کا کہ اگر خدا چاہے تو مثل جبرئیل علیہ السلام و محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیکڑون بندے پیدا کرڈالے غلط نہین ہے اسلیے کہ قدرت اور
چیز ہے تکوین اور بات ہے نحو ماتریدیہ اسکے قائل ہین قدرت کا اثر یہ ہے کہ صدور مقدور
کا قادر سے ممکن ہوتا ہے بنظر اوسکی ذات کے یہ ضرور نہین ہے کہ بالفعل وہ واقع بھی ہوجاے
تکوین کا اثر یہ ہے کہ مکون فی الحال موجود ہوجاوے قال تعالے اولیس الذی
خلق السموات والارض بقادر على ان يخلق مثلهم بلى وهو الخلاق العليم
معلوم ہوا کہ یہ بات لازم قدرت نہین ہے کہ مقدور بالفعل خارج مین واقع بھی ہوجاوے
سو اللہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الانبیاء کیا ہے اسلیے مثل اونکا خارج
مین پایا نجاویگا گو اللہ تعالے کو قدرت ایجاد مثل پر حاصل ہے قال تعالے ولكن
رسول الله وخاتم النبيين حدیث کا لفظ یہ ہے وختم بي النبيون ف
جتنی کائنات ہے وہ سب اوسی کے ارادہ سے ہوئی ہے سارے حادثات کا وہی ایک

مدبر ہے کوئی قلیل یا کثیر عسیر یا یسیر خیر یا شر نفع یا ضر حلو یا مر ایمان یا کفر عرفان یا نکر
فوز یا خسران زیادت یا نقصان طاعت یا عصیان سارے ملک وملکوت مین ایسا نہین ہے
جو اوسکے ارادہ سے نہو بلکہ جو کچھہ اوسنے چاہا وہ ہوا جو نچاہا نہوا حدیث مین آیا ہے ماشاء اللہ
کان ومالم یشا لم یکن ھ

چاہا ہم نے ولے نچاہا اوسنے	اوسکا چاہا ہوا ہمارا نہوا

قرآن مین فرمایا ہے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین ف سارے صوت
وحروف وکلمات کو وہ سنتا ہے سارے اشکال والوان کو وہ دیکھتا ہے یہہ سننا دیکھنا صفت
قدیمہ ہے کوئی نئی بات نہین ہے کیا ذکر ہے کہ اوسکے سننے سے کوئی مسموع باقی رہجاوے یا اوسکے
دیکھنے سے کوئی مبصر بچ جاوے گو کتنا ہی مخفی وغائب وپوشیدہ کیون نہو بعد وظلمت مانع اس
سمع وبصر کی نہین ہوسکتی سمع کا علاقہ مسموعات سے ہے بصر کا علاقہ مبصرات سے تھیہ دونون صفتین
علحدہ علحدہ ہین ایک نہین ہین جنہنے یہہ سمجہا کہ مراد انسے علم ہے غلط سمجہا ہے اسلئے کہ ذکر علم کا قرآن شریف
مین ہمراہ معلومات کے آیا ہے ذکر سمع کا بیان مسموعات مین ذکر بصر کا بیان مبصرات مین جب سمع و
بصر سے ارادہ علم کا کیا جاویگا تو قرآن وحدیث کی تحریف لازم آویگی علاوہ اسکے جو کوئی سنتا دیکھتا
نہین ہے اوسکو سمیع بصیر نہین کہتے ہین ف کوئی چیز مشابہ اوسکے نہین ہے نہ ذات مین نہ صفات
مین لیس کمثلہ شئ نہ وہ مشابہ کسی چیز کے ہے جہمیہ اہل سنت کو مشبہہ کہتے ہین حالانکہ خود معطلہ
ہین تشبیہہ تو جب ہوتی کہ کسیکو مثل خدا کے یا خدا کو مثل کسی شے کے اعتقاد کرتے تھیہ تو اس اعتقاد
کو کفر سمجھتے ہین ترمذی نے لکھا ہے کہ جاری کرنا ان صفتون کا تشبیہہ نہین ہے تشبیہہ تو یہہ ہے
کہ یون کہا جاوے سمع کسمع وبصر کبصر انتہے یہی حکم ساری صفات کا ہے کہ کسی ایک صفت
مین بھی تشبیہہ منظور نہین ہے ھ

چہ نسبت ذرہ را با عین خورشید	چہ دعوی خاک را با عالم پاک

ف خدا کا نہ کوئی ضد ہے جو اوس سے کسی بات مین جھگڑے اوسکے لو کان فیہما الہۃ الا اللہ

نقصد تا نہ کوئی ند ہے فلا تجعلوا للہ انداداً حدیث میں آیا ہے اجعلتنی للہ نداً ایک
اسپر فرمایا کہ ایک شخص نے کہا تھا ما شاء اللہ و شئت مطلب یہہ ہے کہ نہ کوئی خدا کا مخالف ہے
نہ کوئی اوسکی برابر کا ہے شوکانیؒ نے لکھا ہے کہ ایسا مبالغہ اثبات صفات میں جو تجسیم تک پہونچاوے
ایسا غلو نفی صفات میں جو تعطیل سمجھاوے افراط و تفریط ہے سلف کا طریقہ فقط یہہ تہا کہ جو کچھہ
خدا نے اپنے لیے ثابت کیا ہے اوسکو ثابت رکھتے جسکی نفی اپنی ذات سے کی ہے اوسکو منفی سمجھتے
لیس کمثلہ شئی کہتے بس بس انتہے ف وجوب وجود و استحقاق عبادت خلق و تدبیر میں اللہ
کا کوئی شریک نہین ہے پہلی بات کی دلیل قولہ تعالے ہے لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا
اس آیت کو برہان تمانع کہتے ہین اور یہہ دلیل منع کرتی ہے اس بات سے کہ سوا ایک خدا کے کوئی
دوسرا خدا نہین ہو سکتا ہے دوسری بات کی دلیل یہہ آیت ہے واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ
شیئاً معلوم ہوا کہ سوائے خدا کے کوئی دوسرا لائق و مستحق عبادت کے نہین ہے تیسری بات کی یہہ صورت
ہے کہ باعتبار ایجاد عالم کے اللہ میں تین صفتین ہین ایک صفت ابداع کی ہے یعنی ایجاد کرنا کسی
چیز کا عدم سے بغیر کسی مادہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب پوچہا کہ سب سے پہلے کیا تہا
فرمایا اللہ تہا کوئی چیز اوس سے پہلے نہی دوسری صفت خلق کی ہے یعنی ایجاد کرنا کسی چیز کا کسی چیز
سے جسطرح آدم علیہ السلام کو مٹی سے جان کو آگ سے بنایا ہے تیسری صفت تدبیر کی ہے یعنی سارے
جہان کا بند و بست رکہنا انتظام کرنا جیسے ابر سے پانی برسانا زمین سے غلہ میوہ پیدا کرنا یا جیسے
ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو سرد کر دیا یا ایوب علیہ السلام کے لیے ایک چشمہ نکال دیا جس سے ساری
بیماریاں اونکی دور ہو گئین یا جیسے سارے عرب و عجم کو دیکہکر ناپسند کیا پہر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو وحی بہیجی اونہون نے تاریکی سے نکالکر روشنی میں پہونچا دیا سو سوا اوسکی
ذات پاک کے کوئی مستحق عبادت کا نہین ہے عبادت کہتے ہین پلے سرے کی تعظیم کرنے کو یہہ تعظیم خاص
ہے واسطے رب العالمین کے قال تعالے ایاک نعبد و ایاک نستعین ف سوا اللہ
کے کوئی بکسی بیمار کو شفا دے نہ کسیکو رزق نہ کسی بلا کو ٹالے نہ کسیکو اوسکی مراد بخشے قال تعالے

واذا اعرضت فهو يقيني ان الله هو الرزاق ذو القوة المتين وثوقي برزقكم

واياهم اعم من يجيب المضطر اذا دعاه وبالله السوء اللہ رزاق کے بعد یہہ فرمایا

کہ وہ قوت والا ہے اسنے سمجھا کہ کبھی یہہ بدبخت کسی نادانی کی بات سے اوسکے دشمن کے ہی بوجہ

ہے جسطرح فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو پالا تہا ۵

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد		خمیر مایہ دکان شیشہ گر سنگ است

یہہ چاروں کام اسطرح ہوتے ہین کہ لفظ کن کہا اور وہ کام ہوگیا واذا قضی امرا فانما

یقول لہ کن فیکون تو فی الحقیقت یہی لفظ فرماتا ہے یہہ بات نہین ہے کہ مراد اس حرف سے

ایجاد وتکوین ہو تجاوزا ذکر اس حرف کا کیا ہو فخر الاسلام بزدوی بہی اسی کے قائل ہین یہہ

بات بہی نہین ہے کہ یہہ چار. ون کام بمعنی تسبب عادی ظاہری ہون جسطرح کہدیتے کہتے ہین

طبیب نے بیمار کو شفا دی امیر نے لشکر کو رزق دیا کہ یہہ اور بات ہے گو لفظ مین اشتباہ ہو ق

اللہ کا نہ کوئی وزیر ہے نہ پشت پناہ نہ وہ اپنے غیر مین گہسے نہ وہ غیر سے ملکر ایک ہوجاوے

ذات وصفت دونون مین اکیلا نرالا ہے نہ کوئی حادث اوسکی ذات کے ساتہہ قائم ہو نہ اوسکی

ذات مین کسیطرح کا حدوث ہے تیہ حدوث جو نظر آتا ہے تعلق صفات مین ساتہہ متعلقات

کے ہے جسوقت کہ تعلق ارادہ کا اوسکے وقوع کے ساتہہ ہوتا ہے یہانتک کہ ظہور افعال کا وقتاً

فوقتاً مطابق تقدیر کے ہوا کرتا ہے بلکہ ٹہیک بات یہہ ہے کہ یہہ تعلق بہی حادث نہین ہے حادث

وہی متعلق بفتح لام ہے اسیوجہ سے احکام تعلق کے بوجہ تفاوت متعلقات متفاوت ہوتے

ہین اوسکی ذات پاک ہرطرح پر حدوث وتجدد وتغیر وتبدل سے بری ہے تیہ تبدل نہ ذات مین

ہے نہ صفات مین جہل وکذب سے بری ہے وعدہ وعید دونون مین تخلف نہین ہوتا ہے ما

یبدل القول لدی محققین کا یہی مذہب ہے مگر بعض کہتے ہین کہ خلف وعید جائز ہے اسلئے

کہ یہہ خلف فضل وکرم ہے ٥

وانی اذا اوعدتہ او وعدتہ		لمخلف ایعادی ومنجز موعدی

ف اللہ عرش کے اوپر ہے الرحمن علی العرش استوی یہہ آیت قرآن شریف مین سات جگہ آئی ہے سلف نے اسکو محکم ٹہیرایا ہے سارے محدثین و ائمہ مجتہدین و علما محققین و راسخین فی العلم کا یہی عقیدہ ہے قدریہ و معتزلہ و جہمیہ استوار کا انکار کرتے ہین یہہ محرف ہین قرآن پاک کے قرآن مین لفظ علی العرش کا حدیث مین فوق العرش عرش ساتون آسمان کے اوپر ہے باوجود اسکے کوئی چیز اوسکے علم و سمع و بصر سے مخفی نہین رہتی ہے حجۃ الوداع مین ایک لاکھ چوبیس ہزار یا زیادہ مرد و زن و اطفال شہری و دیہاتی موجود تہے سبکے روبرو انگلی طرف آسمان کے اوٹھا کر اشارہ کیا تہا اللہ کو سبکے اوپر بتایا تہا کتاب اعلام الموقعین مین اٹھارہ دلیلین قرآن سے اثبات علو پر نکالی ہین کتاب الکافیۃ الشافیۃ مین اس عقیدہ پر مناظرہ و مباہلہ کرنا چاہا تہا مگر مخالف بہاگ گئے مقابلہ مین اہل حق کے ہار گئے وللہ الحمد کتاب انتقاد رجیح مین دلیلین اس عقیدہ حمیدہ کی تفصیل سے لکہی گئی ہین سب سے عمدہ فیصلہ اس معاملہ کا امام دار ہجرت مالک بن انس نے کیا ہے کسی نے انسے کیفیت استوار کی پوچہی تہی کہا الکیف غیر معلوم والاستواء غیر مجہول والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ پہر کہا کہ مجہکو ڈر لگتا ہے کہ کہین تو گمراہ نہو پہر اوسکو اپنے پاس سے نکلوا دیا باقی رہین آیتین قرب و معیت وغیرہا کی سو اونپر بہی ایمان لانا مطابق ظواہر الفاظ کے فرض ہے کیفیت اونکی حوالہ علم الٰہی ہے اکثر مفسرین و اہل علم نے اونکو محمول بعلم و عون و نصر پر کیا ہے مگر ہمکو کچہہ ضرورت اس تاویل کی بہی نہین ہے فقط تصدیق کرنا اور سعی اوسکے خدا کو سونپنا کافی و وافی شافی ہے یہہ قول بعض علمار کا کہ جن راسخین فی العلم کو خدا نے علم لدنی دیا ہے وہ کُنہ اس تفوق و استوا کی جانتے ہین ایک آہنگ خارج از قانون ہے اسلیئے کہ اکثر علمار کے نزدیک یہہ آیت شریفہ والراسخون فی العلم کلام مقطوع ہے نہ اپنے ماقبل پر معطوف یہی مذہب ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین وغیرہم کا اکثر نحوی بہی اسیکے قائل ہین جیسے اخفش و کسائی و فرا وغیرہم یہی مختار ہے اکثر مفسرین و محدثین کا سمعانی نے کہا علم راسخین کے قائل بہت تہوڑے ہین انکے ابن عباس رضی اللہ عنہ ترجمان قرآن حبر امت تہے اونہون نے بہی یہی سمجہا ہے کہ حرف واو واسطے استیناف کے ہے اسکے سوا آیت مذکور مذم مین اہل زیغ و

فتنہ کے بیچ مین مفوضین علم الی اللہ کے اوتری ہے اُس سے یہہ معلوم ہوا کہ سوا خدا کے کوئی معنی
اوسکے نہین جانتا جو دعوی معنی شناسی کا کرتا ہے وہ صاحب زیغ وفتنہ ہے جو علم مین مضبوط دم
ثابت قدم ہین اونکا یہہ مقولہ ہے امنا بہ کل من عند اللہ انس وابو امامہ و واثلہ وابو الدرداء
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تہا راسخین فی العلم کون لوگ ہین فرمایا جسکی
قسم سچی زبان پکی دل سیدہا پیٹ پارسا شرمگاہ عفیف ہے اسکو طبرانی وابن جریر وابن ابی حاتم
نے روایت کیا ہے یہہ حدیث نزدیک ابن عساکر کے بہی انس وغیرہ سے مرفوعاً آئی ہے لفظ حدیث کا یہ
ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سئل عن الراسخین فی العلم فقال من برت
یمینہ وصدق لسانہ واستقام قلبہ وعف بطنہ وفرجہ فذلک من الراسخین
فی العلم اس حدیث سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ جو عالم ہوکر سوگند دروغ کہاتا ہے یا سچ نہین بولتا ہی
یا قلب مستقیم نہین رکہتا ہے یا شکم وستر کو گناہ سے نہین بچاتا ہے وہ راسخین فی العلم مین داخل نہین
ہے گو کتنا ہی پڑہا لکہا کیون نہو جسطرح آجکل حال اکثر فضلاء مبتدعین و موحدین متبعین کا ہی
ف فلاسفہ ومعتزلہ نے بسبب صعوبت مقام کے نفی صفات کی اختیار کی ہے کرامیہ نفی قدم
صفات کرتے ہین اشاعرہ نے کہا صفات رب نہ عین ہین نہ غیر مگر سچ یہہ ہے کہ کتاب وسنت مین کہین
آتا پتا اس خوض لایعنی کا نہین چلتا کیسا عین کہان کا غیر یہہ غیر وعین بعینہ شئین وغنین ہے اسیطرح
جسنے یہہ کہا کہ صفات زائد ہین نفس ذات پر اوسنے ایسے امر مین خوض کیا ہے جسکا حکم اوسکو نہتا
شاہ ولی اللہ نے ٹہیک بات کہی ہے کہ حق اسجگہہ یہہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مسئلہ
مین کچہہ گفتگو نہین فرمائی بلکہ امت کو اسطرح کے تکلم وبحث کرنے سے روکا اور ڈانٹا ہے سو کسی شخص
کو نہین پہونچتا کہ جس بات سے آپنے منع فرمایا ہے اوسپر پیشقدمی کرے انتہی ف جہمیہ کا یہہ کہنا
کہ اللہ اپنی ذات سے ہر جگہہ موجود ہے بدلیل آیات معیت وقرب ونجوی وغیرہا کے خلاف آیت
محکم استواء کے ہے آدم سے لیکر خاتم تک جتنے پیغمبر ونبی آئے سبنے یہی کہا سنا کہ اللہ اس جہان سے
الگ فلک عرش کے اوپر خلق سے جدا ہے آخر جسنے یہہ کہا ہے کہ مین ساتہہ احسان والون صبر

کرنیوالون کے ہون اوسی نے تو یہہ بہی فرمایا ہے کہ مین بالاے عرش ہون تو اس معیت و علو مین کسیطرح کا تناقض و تعارض و تخالف و تباین نہین ہے گو بادی نظر مین قاصرین کی انظار مین کسیطرح کا تعارض ظاہر کیون نہو مگر محصلین کے نزدیک ہر آیت اپنے موقع و محل پر آئی ہے ❊

فصل

اصحاب حدیث کا ایک عقیدہ یہہ ہے کہ قرآن کریم خدا کا کلام و کتاب و وحی مستطاب و تنزیل جلیل ہے مخلوق نہین ہے جو اس کلام کو مخلوق کہتا ہے وہ کافر ہے مخلوق ہونے کے یہہ معنی ہین کہ معنی اس کتاب کے طرف سے اللہ کے ہین لفظ اس کتاب کی طرف سے رسول اللہ کے ہین تو یہہ عقیدہ معتزلہ کا تہا اہل سنت کا عقیدہ یہہ ہے کہ یہہ وہی کلام ہے جسکو جبریل علیہ السلام طرف سے اللہ تعالےٰ کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لائے ہین یہہ کلام قرآن عربی زبان ہے بے علمون کی تعلیم کے لیئے آیا ہے جاہلونکو ڈرانا خوشخبری سناتا ہے قال تعالےٰ انہ لتنزیل رب العالمین نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین یہہ وہی کلام خدا ہے جسکو رسول خدا نے امت کو پہونچایا ہے اللہ نے فرمایا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک حدیث مین آیا ہے اتمنعونی ان ابلغ کلام ربی یہہ کلام سینون مین محفوظ ہے بل ہو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم زبانون پر پڑہا جاتا ہے فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ مصحفون مین لکہا ہوا ہے وکتاب مسطور فی رق منشور وقال انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون حدیث مین آیا ہے نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا حتی انظر فی کلام اللہ عکرمہ مصحف کو ہاتہ مین لیکر کہتے ہذا کلام ربی کانون سے سنا گیا ہے یعنی انہین الفاظ و حروف و اصوات کے ساتہہ حتی یسمع کلام اللہ اشعریہ اسی کے قائل ہین ماتریدی کا یہہ قول کہ معنی اس آیت کے یہہ ہین کہ حتی یسمع ما یدل علیہ خلاف ظاہر قرآن ہے انکے نزدیک

موسی علیہ السلام نے نفس کلام نهین سُنا بلکہ ایک آواز سنی جو کلام پر دلالت کرتی تہی لاحول
ولا قوة الا باللہ بہرحال کسیطرح سے کوئی قاری اوسکو کیون نہ پڑہے یا حافظ حفظ نکرے
یا لافظ متلفظ ہو یا تالی کسی جگہہ اوسکی تلاوت کیون نکرے خواہ لڑکون کی تختیون پر لکہا جاوے
یا گہرون کی در و دیوار پر بے شک و شبہہ وہی کلام خدا ہے ہرگز مخلوق نهین خلق کلام کا اعتقاد
کرنا کفر صریح ہے یہی مذہب ہے اکابر اہلسنت وجماعت کا جیسے ابن خزیمہ ابوبکر اسمعیلی ابن مهدی
طبری وغیرہم امام جماعۂ اہلسنت احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی پکڑ دہکڑ اسی مسئلے پر ہوئی تہی اگر یہہ
ثابت قدم نرہتے تو مذہب اہلسنت کا دنیا سے جاچکا تہا مگر اللہ تعالی نے یہہ مرتبہ انہین کے لئے
گویا رکہہ چہوڑا تہا کہ اوس ہنگامے مین وہ نصرت حق کی جسکا پایان نهین جزاہ اللہ عنا
خیرا اتنی قبولیت کا پیا تہ تہا کہ انکے جنازہ مبارک پر آٹہ لاکہہ آدمی بے طلب جمع ہوگئے
تہے وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء یہہ عزت دنیا مین کسی بادشاہ وقت کو بہی حاصل
نہوئی بغداد مین وہ کون بشر تہا جسنے یہہ سعادت حضوری حاصل نکی یا بعد انکے جو ہجوم جنازہ
شیخ الاسلام ابن تیمیہ پر ہوا تہا پہر وہ کسی دوسرے عالم کے جنازہ پر نہوا تہا ان بہی کئی لاکہہ آدمی
جمع ہوگئے تہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء امام احمد نے فرمایا ہے جو کوئی یہہ کہتا ہے کہ
لفظی بالقرآن مخلوق وہ جہمی ہے جو کہتا ہے غیر مخلوق وہ بدعتی ہے طبری نے کہا یہی
بات حق ہے اسمین کفایت و قناعت ہے یعنی یہہ الفاظ قرآن جو ہمارے تمہارے موہنہ و زبان
سے نکلتے ہین مخلوق نهین ہین بلکہ بعینہ وہی کلمات و عبارات ہین جو خدا نے نازل کئے ہین سو
اسمین یہہ بحث کرنا کہ مخلوق ہین یا نهین خلاف طریقہ سنت ہے تہے سے یہہ خوض ہی کرنا نچاہئے
لفظ و معنی قرآن کے سب طرف سے خدا کے ہین یہہ کلام ایک صفت ہے منافی سکوت و آفت کی
اس کلام مین خدا نے امر و نہی کی ہے احوال گزشتہ وحال و استقبال سے اطلاع بخشی ہے ساری
کتب آسمانی اسی صفت کلام کی تفصیل ہین اس کلام کا ثبوت خود کلام اللہ سے ہے وکلم اللہ
موسی تکلیما حدیث مین آیا ہے کلم اباک کفاحا دوسری حدیث مین یون ہے ما منکم

من احد الا یکلمہ اللہ یوم القیامۃ یہ حدیثین سنن و صحاح کی ہین ف اللہ تعالیٰ کی آٹھ
صفتین ہین علم و قدرت و حیاۃ و سمع و بصر و ارادہ و تکوین و کلام سو یہ صفت کلام کی ایک
صفت ازلی سرمدی ہے اہل کلام نے اگرچہ بشدومد تمام اسبات کا انکار کیا ہے کہ اللہ کا کلام
جنس حروف و اصوات سے ہو لیکن اصحاب حدیث نے واسطے کلام اللہ کے اثبات حرف و صوت کا
بھی کیا ہے اور کسطرح یہ اوسکا اثبات نکرتے جبکہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جنپر
یہ کلام پاک اوترا ہے ذکر حرف و صوت کا فرمایا ہے حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے جسنے
پڑھا ایک حرف کتاب اللہ عزوجل کا اوسکے لئے دس نیکیان ہین اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے
دوسری روایت مین یون آیا ہے مین نہین کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف اور
لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے ام سلمہ کا لفظ یہ ہے کہ قرارت رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی حرف بحرف کھلی ہوئی ہوتی تھی رواہ ابو داؤد والنسائی والترمذی وصححہ
اسطرح کی اور بہت حدیثین ہین جنمین ذکر حروف کا آیا ہے رہی صوت یعنی آواز سو حدیث
طویل عبداللہ بن انس مین بذیل بیان حشر مرفوعاً یون آیا ہے کہ پکاریگا اللہ اونکو ایسی
آواز سے جسکو دور والا ویسا ہی سنے گا جیسا نزدیک والا اسکو امام احمد نے روایت کیا ہے
بخاری اس حدیث کو بطریق گواہی کے لائے ہین ابن مسعود کا لفظ یہ ہے کہ جب کلام کرتا ہی
اللہ ساتھ وحی کے تو سنتے ہین آواز اوسکی آسمان والے جیسے کوئی زنجیر کسی چکنے پتھر پر کھسکرتی
ہے اوسوقت وہ سب سجدہ مین گر پڑتے ہین اسکے سوا خود کلام مجید مین اطلاق لفظ قول
و کلمات کا قرآن شریف پر آیا ہے اور ظاہر ہے کہ کلمہ و کلام حروف سے مرکب ہوتا ہے اور وقت
تلفظ کے وسمین آواز موجود ہوتی ہے تفتازانی کا یہ اعتراض اس عقیدہ پر کہ یہ حنبلیونکی
بالکل نا انصافی ہے کہ وہ قائل ہین حرف و صوت کے بالکل لغو ہے کیا یہ بات اہل حدیث نے
اپنے جی سے گڑھی ہے کہ لائق قبول کے نہین ٹھیرتی حالانکہ دلیل اس دعوی کی ویسی ہی
قوی و صحیح ہے جسطرح دلیل نفس ثبوت کلام اللہ کی قوی و صحیح ہے پھر ایک دلیل کا ماننا دوسری

دلیل کا نہ ماننا اگر انصاف کا خون کرنا نہین ہے تو پہر کیا ہے ہمارے نزدیک جو شخص منکر حرف وصوت کا ہے اوسکو لازم ہے کہ وہ نفس کلام کا بہی انکار کرے صاف یون کہدے کہ نہ خدا تعالے متکلم ہے نہ کلام اوسکی صفت ہے انحصار تکلم کا طریقہ مالوفہ حیوانات مین سبب اس خبط وخلط کا ہوا ہے کیہ لوگ یہہ نہ سمجہے کہ تکلم کے لئے کچہہ مخارج حروف وادوات اصوات کا ہونا ضرور نہین ہے دیکہو سنگریزہ نے تسبیح کی تہی بکری کی زہر آمود بول اوٹہی تہی درخت وپتہر نے سلام کیا تہا جہنم کہیگی هل من مزید آخر یہہ کلام طریق معہود کے سوا ہے پس اگر قادر قدیر بہی بدون طریق عادی کے تکلم فرماوے تو کیا مشکل ہے ہان یہہ کلام نفسی جسکا ذکر کتب اشعریہ وماتریدیہ مین موجود ہے اسکی ہوا تک بہی کتاب وسنت مین نہین ملتی تمیز اس کلام نفسی کا صفت علم سے بجز اعتبار معتبر کے کسی دوسری طرح پر نہین ہوسکتا ہے بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین اثبات صفت کلام مین بسط تمام کیا ہے صفت قول وتکلم واسماع وعدم خلق قرآن وفرق تلاوت ومتلو کا اور ہونا کلام اللہ کا باحرف وصوت ادلہ کتاب وسنت سے جیسا کہ چاہیئے ویسا ثابت کیا ہے گو طریق تاویل کو بہی برتا ہے حسن العقیدہ مین لکہا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اللہ نے اس کلام کو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وحی کیا ہے وما کان لبشر ان یکلمه الله الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنه ما یشاء یہہ ہے حقیقت وحی کی وحی یون ہوتی ہے کہ کوئی بات دلمین پہونک دیجاوے یا رؤیا دکہائی جاوے یا وقت توجہ کرنے کے طرف غیب کے علم ضروری پیدا کردیا جاوے وراء حجاب یہہ ہے کہ ایک کلام منظوم سنا جاوے خارج مین کوئی قائل اوسکا نظر نہ آوے ارسال رسول خود ظاہر ہے

صداے شہپر جبریل عشق ہر ساعت	ز جنبش دل پر اضطراب می شنوم

ف بیہقی نے کہا ثبوت صفات الٰہی کا قرآن وحدیث دونون سے ہے ایک صفت خدا کی حیات ہے فرمایا هو الحی القیوم پہر کہا هو الحی لا اله الا هو پہر کہا وتوکل علی الحی الذی لا یموت حدیث مرفوع ابن عباس مین آیا ہے انت الحی الذی لا یموت رواه الشیخان عمر کا لفظ

مرفوع یہ ہے وھو حی لا یموت بیدہ الخیر رواہ البیہقی انس کی حدیث مین مرفوعاً
یون آیا ہے یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اس دعا کو بعض اہل علم نے اسم اعظم بہی کہا ہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وقت نزول کرب کے اسکو کہتے تہے دوسری صفت خدا کی
علم ہے لا یحیطون بشئ من علمہ الا بما شاء وقال انزلہ بعلمہ وقال الیہ یرد
علم الساعۃ وقال وسع کل شئ علما وقال انما العلم عند اللہ موسیٰ علیہ السلام
نے جب کہا کہ مین بڑا عالم ہون تو اللہ نے اونپر عتاب کیا کہ علم کو طرف خدا کے کیسلئے نہ پہیرا اسکو بخاری
نے ابی بن کعب سے مرفوعاً روایت کیا ہے حدیث استخارہ مین آیا ہے انی استخیرک بعلمک رواہ
البخاری عن جابر عمار بن یاسر کا لفظ مرفوع یہ ہے اللھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق
اخرجہ البیہقی تیسری صفت خدا کی قدرت ہے قال تعالے ھو القادر وقال
بلی قادرین علی ان نسوی بنانہ حدیث عثمان مین مرفوعاً آیا ہے اعوذ باللہ وقدرتہ
رواہ مسلم ابوذر کا لفظ مرفوع یہ ہے ومن علم انی ذو قدرۃ فاستغفرنی غفرت لہ
بقدرتی رواہ البیہقی قدرت کو کسی جگہہ بلفظ قوت بہی ذکر کیا ہے جیسے ھو اشد منھم قوۃ
وھو الرزاق ذو القوۃ المتین حدیث سجدہ مین آیا ہے شق سمعہ وبصرہ بحولہ و
قوتہ چوتہی صفت خدا کی عزت ہے وھو العزیز الحکیم وکان اللہ قویا عزیزا وقال
ان العزۃ للہ جمیعا وقال سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون حدیث ابی ہریرہ
مین آیا ہے وعزتک لا اسالک غیرھا رواہ البخاری ابن عباس کا لفظ مرفوعاً یہ ہے
اعوذ بعزتک اخرجہ البخاری عثمان کا لفظ یون ہے اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ رواہ
البیہقی حدیث ابی سعید مین مرفوعاً یہ لفظ آیا ہے العز ازاری والکبریاء ردائی پانچوین
صفت جلال ومجد وجبروت وکبریا و عظمت ہے یہ الفاظ جو معنی مین قریب بکدیگر ہین قرآن و
حدیث مین بہت جگہہ آئے ہین جیسے ذو الجلال والاکرام ولہ الکبریاء فی السموات والارض
انس کا لفظ مرفوع یہ ہے وعزتی وجلالی وعظمتی رواہ البخاری عوف کی حدیث مرفوع

میں ہے سبحان ذی الجبروت والملکوت ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے اهل الثناء
والمجد رواہ مسلم چھٹی صفت خدا کی مشیت و ارادہ ہے دونوں کے ایک ہی معنی ہیں وما
تشاؤن الا ان یشاء اللہ ولکن اللہ یهدی من یشاء ویزید فی الخلق ما یشاء
فعال لما یرید ابن عباس کہتے ہیں ایک اعرابی کی عیادت میں آپنے یوں فرمایا لا باس علیک
طهور ان شاء اللہ **وقال** ولکن اللہ یفعل ما یرید **وقال** یحکم ما یرید **وقال**
یرید اللہ لیبین لکم **وقال** یرید ان یتوب علیکم ابو سعید کا لفظ مرفوع یہ ہے اذا
اراد اللہ تعالے خلق شیئ لم یمنعه شیئ رواہ مسلم معاویہ کی حدیث مرفوع میں ہے
من یرد اللہ به خیرا یفقهه فی الدین رواہ الشیخان ساتویں صفت خدا کی سمع ہے
قال تعالے هو السمیع البصیر هو السمیع العلیم ان اللہ سمیع بصیر واللہ یسمع
تحاورکما انني معكما اسمع وارى انا نسمع سرهم ونجواهم حدیث ابی موسی میں مرفوعاً
آیا ہے تدعون سمیعا بصیرا رواہ البخاری عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے ان اللہ قد
سمع قول قومك رواہ الشیخان آٹھویں صفت خدا کی بصر و رویت ہے آیات مذکورہ دلیل
ہیں اس صفت کی فسیری اللہ عملکم الم یعلم بان اللہ یری علاوہ ان صفات کے
بعض آیات و اکثر احادیث میں اطلاق لفظ ذات نفس شخص مرہ صورت وجہ عین یدین
یمین کف حثیات اصابع ساعد ذراع صدر ساق قدم رجل جنب کا آیا ہے رحم
ظل اللہ استواء فوق من فی السماء رفع عروج صعود معیت مرصاد دنو قرب اتیان
اللہ نزول هرولہ وطا روح نفس تقدیر نفس کو بیان فرمایا ہے اللہ کا سامنے مصلی کے
ہونا ذکر کیا ہے ضحک عجب فرح تبشبش نظر غیرت ملال استحیاء استہزاء خدیعت مکر
فراغ تردد فضل رحمت محبت رضا سخط غضب عداوت ولایت اختیار صبر اعادہ کو
خلق محاضرہ مصافحہ اطلاع اشراف عندیت تقلیب قلوب سبق کلمہ شفاعت بالاذن کا
بیان فرمایا ہے دلیلیں ان صفات کی قرآن و حدیث میں موجود ہیں کتاب الجوائز والصلات

مین سارے ادلہ انکے مذکور ہین اگر وہ سب دلیلین اس جگہہ لکہی جاوینگی تو یہہ رسالہ ایک بڑی کتاب
ہو جاویگا ف اصحاب حدیث شاہد ہین اس بات کے کہ اللہ تعالے ساتون آسمان کے اوپر بالاے
عرش ہے جسطرح قرآن مین سات جگہہ ذکر استوار کا آیا ہے رسالہ احتوار اسی بیان مین ہے اوسمین
ادلہ کتاب وسنت اقوال ائمہ امت بتفصیل مذکور ہین یہہ سب آیات و روایات محمول ہین ظاہر پہ
علم انکا حوالہ علم آلہی ہے آم سلمہ نے کہا ہے استوار مجہول نہین کیف معقول نہین اقرار استوار کا ایمان
ہے انکار اوسکا کفر ہے یہی بات امام مالک نے بہی کہی ہے ابن مبارک کہتے ہین نعرف ربنا فوق
سبع سموات علی العرش استوی بائنا من خلقه ولا نقول کما قالت الجهمية انه
ههنا اس لفظ سے اشارہ طرف زمین کے کیا ابن خزیمہ نے کہا ہے جو منکر ہے استواے رحمن کا
بالاے عرش پر وہ کافر حلال الدم ہے اوس سے توبہ کرائین اگر نکرے تو فی الفور اوسکی گردن مارین
اور کسی مزبلہ پر اوسکو ڈالدین تا کہ اوسکی بدبو سے اہل اسلام و معاہدین کو ایذا نہ پہونچے اوسکا مال
فی ہے کوئی مسلمان اوسکا وارث نہین ہوسکتا کیونکہ حدیث مین آیا ہے لا یرث المسلم الکافر انتہی
یہی قول سارے ائمہ سلف و محدثین کا ہے ف اصحاب حدیث نے جسطرح اثبات استوار کا کیا ہے
اسیطرح اثبات صفت نزول حق تعالے کا بہی کیا ہے کہ وہ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے
یہہ نزول مشابہ نزول مخلوق کے نہین ہے بلکہ بلا تمثیل و تکییف ہے جو خبر صحیح اس باب مین آئی ہے
اوسکو ظاہر لفظ پر جاری کرتے ہین علم اوسکا خدا کو سونپتے ہین اسحق بن راہویہ سے امیر عبد اللہ
بن طاہر نے کہا اے ابا یعقوب حدیث مین آیا ہے ینزل ربنا کل لیلة الی السماء الدنیا یہہ
نزول کیسا ہے کیونکر ہے انہون نے کہا اعز الله الامیر لا یقال لامر الرب کیف انما ینزل
بلا کیف ابن مبارک سے کسی نے کیفیت اس نزول کی پوچہی تہی کہا ینزل کیف یشاء پہر کہا
اذا جاءك الحديث عن رسول صلی الله عليه وآله وسلم فاخضع له حدیث نزول جمعین
مین آئی ہے اس مسئلہ کے بیان مین شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ایک کتاب مستقل لکہی ہے ابو ہریرہ کا لفظ
یہہ ہے اذا مضی نصف اللیل او ثلثاه ینزل الله الی السماء الدنیا الخ صابونی نے

احادیث نزول کو اپنی سند سے ذکر کیا ہے پھر یہ کہا کہ اخبار نزول کو علماء حجاز و عراق نے اپنی سند سے ثابت کیا ہے ابن خزیمہ نے کہا ہے فنشهد شهادة مقر بلسانه مصدق بقلبه مستيقن بما في هذه الاخبار من ذكر النزول من غير ان نصف الكيفية لان نبينا صلى الله عليه واله وسلم لم يصف لنا كيفية نزول خالقنا الى السماء الدنيا واعلمنا انه ينزل ام سلمہ نے دن عرفہ کے کہا کہ آج وہ دن ہے کہ اللہ تعالے آسمان دنیا پر نزول کریگا اسیطرح شب نصف شعبان میں ذکر نزول رب کا آسمان دنیا پر آیا ہے صابونی کہتے ہیں جب احادیث نزول ثابت ہو گئیں تو اہل سنت نے ان حدیثوں کو قبول کیا قائل نزول ہوئے بدون تشبیہ کے انکا اعتقاد یہ ہے کہ کوئی صفت بہی خدا کی مشابہ صفات مخلوق کے نہیں ہے جسطرح کہ ذات اوسکی کسی مخلوق کی ذات سے مشابہ نہیں ہے انتہے غرضکہ اللہ تعالے گو بالاے عرش سے فرش آسمان دنیا پر آوے اللہ ہی ہے بندہ فرش زمین سے اگرچہ بالاے ہفت آسمان تک پہونچے پہر بندہ ہی ہے جسطرح کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو معراج ہوئی تھی

الرب رب وان تنزل	والعبد عبد وان ترقى

ف نسفی نے جو یہ کہا ہے کہ محدث عالم کا اللہ واحد قدیم حی قادر علیم سمیع بصیر شائی مرید ہے یہ ٹھیک کہا ہے قرآن و حدیث سے اسیطرح ثابت ہوا ہے اسکے بعد جو یہ لکہا ہے کہ اللہ نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود نہ متبعض نہ متجزی نہ متناہی نہ موصوف بماہیت نہ موصوف بکیفیت نہ وہ متمکن کسی جگہہ میں ہے نہ اوسپر کوئی زمانہ جاری ہو سکتا ہے سو یہ لکہنا اونکا ماخوذ ہے الفاظ و عبارات فلاسفہ حمقا سے گو معنی ان الفاظ کے صحیح ہی کیوں نہوں مبانی و معانی حدیث و قرآن کریم کیا کافی مقصود و شافی مراد وافی مطلوب نہیں ہیں جو اہل اسلام ان الفاظ وحشیانہ کو اختیار کریں بلکہ جو تفصیل صفات الٰہی کی کتاب و سنت میں آئی ہے یہہ سارے الفاظ اوسکے ادا میں قاصر ہیں کہان اللہ و رسول کا کلام معجز نظام کہان حکماء یونان فلاسفہ نافرجام کا کلام ضلالت التیام ملت اسلام میں جو لوگ ایمہ علم کلام تہے انہین

جس کسیکو خدانے ہدایت کی تھی وہ یہہ کہہ گیا ہے کہ علیکم بدین الاعراب والعجائز والصبیان
امام الحرمین جوینی امام رازی امام غزالی وغیرہم نے آخر عمر مین اسبات پر ندامت وخجالت ظاہر
کی کہ ہمنے بیفائدہ عمر شغل علم کلام مین کیون برباد کی اس علم سے ہرگز معرفت خداوند تعالے
کی حاصل نہین ہوتی ہے بجز شکوک وظنون وحیرت کے کچھہ ہاتھہ نہین آتا ہے حق بحت صدق
صرف وہی سیدہی سادہی بات ہے جو صاف صاف کتاب وسنت مین آئی ہے ہم اوسی بات پر
مرتے ہین وللہ الحمد

آیا جو وجود مین سو معدوم ہوا سمجھے اتنا کہ کچھہ نہ سمجھے افسوس	بے سمجھی تھی سب جو کچھہ کہ مفہوم ہوا معلوم ہوا کہ کچھہ نہ معلوم ہوا

غرضکہ معرفت صفات الٰہی کا گر یہی قرآن وحدیث ہے جسنے انکو چھوڑکر دوسرے کی بات سنی
وہ گمراہ ہوا معطل کو عابد عدم کہا ہے ممثل کو عابد صنم بتایا ہے معطل اعمی ہے ممثل اعشی ہے خدا کا
دین درمیان غالی وجافی کے ہے نہ اوسمین افراط ہے نہ تفریط جو سچ ہے وہ اتنی بات ہے کہ صفات
کا انکار نکرے اونکی کیفیت خدا کو سونپے سلف کا مذہب اثبات بلا تشبیہہ تنزیہ بلا تعطیل ہے
اسی اعتقاد پر سارے ایمۂ اسلام مجتہدین کرام گزرے ہین جیسے مالک وابو حنیفہ وشافعی وثوری
واوزاعی وابن مبارک وامام احمد وابن راہویہ وغیرہم یہی اعتقاد مشائخ امجاد کا بہی تہا جیسے
فضیل بن عیاض ابو سلیمان دارانی سہل تستری وغیرہم ان ایمہ مین درمیان اصول دین کے
کچھہ جھگڑا اتفاقًا نہ تہا یہی مذہب سارے محدثین محسنین کا بہی ہے سارے کتب آسمانی انبیا بیج اہل
جملہ عقلاء روے زمین اسی کے قایل ہین ہان فقط ایک مٹھی بہر معتزلہ جہمیہ فرعونیہ نے انکار اس
مسئلہ صفات کا کیا ہے سو علماء محققین نے اونکے لتے لے ڈالے ہین جھوٹے کو اوسکے گھر تک پہونچادیا
ہے ہمکو اثبات کمال کے لئے یہہ آیت کافی ہے الرحمن علی العرش استوی نفی نقص وزوال کے
لئے یہہ کریمہ شریفہ شافی ہے لیس کمثلہ شیئ اگر اعتقاد اجمالی درکار ہے تو سورۂ اخلاص کفایت
کرتی ہے اگر ایمان تفصیلی مطلوب ہے تو قرآن کریم حدیث رسول رحیم بس کرتی ہے ہم جو خدا کو اوسطرح

پہچانین جسطرح کہ اوسکو افلاطون ارسطو بوعلی سینا ابن سبعین وغیرہم نے پہچانا ہے تو اسکی ہمکو
کیا ضرورت ہے ہم نہ ان لوگون کے بندے ہین نہ انکی امت ہین ہمکو تو ارشاد آلہی ہدایت رسالت
پناہی کافی وافی شافی ہے قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون یہہ بیچارے سمکار کیا اور
انکی عقل کیا ما للتراب ورب الارباب ف شرح حسن العقیدہ مین لکھا ہے اللہ تعالے اپنی
ذات وصفات مین کسی چیز کا محتاج نہین ہے نہ کوئی اوسپر حاکم ہے وہی سبکا حاکم ہے کوئی چیز اوسپر
غیر کے واجب کرنے سے واجب نہین ہوتی ہے ہان کبھی وہ وعدہ کرتا ہے پہر اوس وعدہ کو وفا فرماتا
ہے یہہ ایفا اوسنے خود اپنے اوپر واجب کیا ہے سارے کام اوسکے متضمن حکمت ہین حکیم اوسکا نام
ہے افحسبتم انما خلقناکم عبثا مصلحت کلیہ ہر امر کی اوسیکو معلوم ہے نہ کسی دوسرے کو اوسکی ذات
پاک پر نہ کوئی لطف جزئی خاص واجب ہے نہ اصلح خاص ورنہ کسی کافر فقیر معذب فی الدارین
کو پیدا نکرتا کیونکہ اوسکے لئے عدم وجود سے زیادہ صالح تر ہے اللہ سے کوئی امر قبیح نہین ہوتا ہے
بلکہ جو کچھ اوسنے پیدا کیا ہے وہ سب حسن ہے حدیث مین آیا ہے الخیر کلہ بیدیک والشر لیس
الیک اوسکے فعل وحکم مین جور وظلم نہین ہوسکتا ہر خلق وامر مین رعایت حکمت کی فرماتا ہے یہہ
کام اوسکا اسلئے نہین ہے کہ وہ اپنی ذات وصفات کو کامل کرنا چاہتا ہے یا اوسکی طرف
حاجت وغرض لگی ہوئی ہے کہ یہہ دلیل ہے ضعف وقبح کی بلکہ اوسمین مصالح عباد وبلاد و
مخلوقات کے بحسب مشیت مراد ہین سواے خدا کے کوئی حاکم نہین ہے عقل کیا چیز ہے جس سے
کسی چیز کا حسن وقبح معلوم ہوسکے یا وہ ثواب وعقاب کا حکم لگا سکے حسن وقبح ہر چیز کا خدا
کے حکم وقضا سے ہوتا ہے لوگون کو جو تکلیف دی ہے کبھی مصلحت اوسکی اتفاقا کسی کی عقل مین آجاتی
ہے مناسبت ثواب وعقاب کی دریافت ہوجاتی ہے کبھی وہ مصلحت اخبار رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے معلوم ہوجاتی ہے کبھی بالکل معلوم نہین ہوتی ساری صفتین خدا کی ذات مین ایک ہی
ہین تکرر وتعدد کو اونمین دخل نہین ہے بحسب تعلق وتجدد کے انتہا نہین رکھتین بلکہ خود یہہ تعلق
بہی متعدد نہین ہے تعدد وتجدد متعلق بفتح لام مین ہے احکام تعلق کا ظہور متفاوت ہوتا ہے

یہہ مطابق تفاوت متعلقات کے ہوتا ہے ورنہ اوسکی ذات پاک ہرطرح کے حدوث و تجدد و تغیر و تعدد سے بری و منزہ ہے واللہ اعلم ؛

باب دوسرا بیان مین اسمار ورویت الٰہی کے

ثبوت خدا کے ناموں کا کتاب و سنت و اجماع سلف امت سے ہے فرمایا و للہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا وقال ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ وقال ھو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنیٰ شوکانی نے کہا ہے کہ یہہ آیتین مجملاً مشتمل ہین اسبات پر کہ اللہ کے لیئے نام ہین نہ تفصیلاً انتہے مراد نام سے وہ لفظ ہے جو تنہا ذات یا ذات وصفات دونون پر دلالت کرتا ہے قالہ الصاوی بیضاوی نے کہا اور الفاظ ہین یا صفات ہین اللہ کے ناموں کی بزرگی سبکے ناموں پر اسلئے ہے کہ یہہ نام اشرف معانی پر بخوبی دلیل ہین انتہے حدیث حذیفہ مین آیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب بچھونے پر جاتے فرماتے اللھم باسمک احیی و باسمک اموت رواہ البخاری اس سے نام خدا کا ثبوت ہوا حدیث بطاقہ مین آیا ہے فلا یثقل مع اسم اللہ شیئ اسیطرح یہہ اور بہت سی حدیثین آئی ہین علماء حدیث و قرآن کا اتفاق و اجماع ہے اثبات اسماء پر کوئی مخالف انکا اس امر مین معلوم نہین ہے سو جب ثبوت اسماء الٰہی کا ان تینوں طرح سے ہو چکا ہے اور قرآن شریف سے بہی معلوم ہو گیا ہے کہ اللہ ہی کو ان ناموں سے پکارنا چاہئے تو جو کوئی ماسوا اللہ کو پکارتا ہے وہ مشرک ہے اہل اعمال نام ملائکہ و شیاطین کے پڑہتے لکھتے ہین فقیر اولیاء اللہ کے نام کا وظیفہ کرتے ہین کوئی رسول اللہ کے نام کا ورد بحرف ندا کیا کرتا ہے کوئی اسماء اہل بدر کا وظیفہ خوان ہے کوئی سارے انبیاء کے ناموں کی تسبیح پہیرتا ہے سو یہہ سب ورد وظیفے خلاف مقصود شرع شریف ہین سوا اللہ کے نہ کسیکو پکارے نہ کسی کے نام کو جپے ٭ اللہ کا نام سچا جوتا ہے سب جتن **ف** مشہور یہہ ہے کہ اللہ کے نام توقیفی ہین یہی بات ٹہیک ہے مگر بعض علماء نے کہا ہے کہ

یہہ توقیف اسمار مین ہے نہ صفات مین معتزلہ وکرامیہ کا قول یہہ ہے کہ جب کوئی معنی کسی لفظ
کے حق مین اللہ کے ثابت ہون پہر اوسپر عقل بہی دلالت کرے تو اوسکا بولنا اللہ پر جائز ہے حلیمی نے
کہا آخر عجم نے اللہ کے ایسے نام رکہے ہین جو شرع شریف مین نہین آئے ہین حالانکہ اون نامون
کی صحت پر اتفاق ہے انتہیٰ جیسے لفظ ایزد یا لفظ یزدان یا لفظ خدا فارسی مین یا لفظ گاڈ
انگریزی مین یا لفظ نرنکار ہندی مین مگر مختار غزالی وغیرہ محققین یہی ہے کہ جب یہہ سارے نام
توقیفی ٹہیرے تو انہین پر توقف کرنا چاہیئے دوسرونکے تراشے ہوئے نام نہ بولے بلکہ غزالی
نے یہانتک کہا ہے کہ جو نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپکے مان باپ نے نہین کہا
ہے نہ خود آپنے وہ نام اپنا مقرر فرمایا ہے ہمکو اوس نام کا رکہنا درست نہین ہے اسیطرح ہر
شبہی نام کا شخص سو جب یہہ بات حق مخلوقین مین منع ہے تو خدا کے حق مین بالاولے ممتنع ہوگی بلکہ
اسپر اتفاق ہے کہ جس نام یا صفت سے توہم نقص کا ہو گو نص مین آیا ہو اوسکو بہی بولنا نچاہیئے
جسطرح لفظ ماہد زارع فالق حالانکہ فنعم الماھدون ام نحن الزارعون فالق
الحب والنوی آچکا ہے اسیطرح ماکر و بنّاء نہ کہے گو مکر اللہ والسماء بنینٰھا فرمایا ہے
انتہیٰ معلوم ہوا کہ خدا ورسول کے حق مین اونہین اسمار وصفات کا بولنا کہنا اطلاق استعمال
کرنا درست ہے جو شرع شریف مین آچکے ہین جیسے اسمار حسنی اپنی طرف سے کوئی نام وصفت واسطے
اللہ ورسول کے نہ تراشے جسطرح دلائل الخیرات وغیرہ مین لفظ قندیل عرش اللہ وغیرہ
آیا ہے اسلئے کہ ان دونون صاحبون کے نام توقیفی ہین نہ قیاسی ہان بعض اہل علم کے نزدیک
بولنا اوس نام وصفت کا جائز ہے جسپر علمار امت نے اجماع کیا ہے جیسے لفظ خدا وایزد وغیرہ
واللہ اعلم **ف** حلیمی نے کہا اسمار حسنی کی تقسیم پانچ عقائد پر ہے ایک اثبات باریتعالے ان اسمار
مین رد ہے معطلہ پر جیسے حی باقی وارث وغیرہ دوسری توحید حق تعالے انہین رد ہے مشرکین
پر جیسے کافی علی قادر وغیرہ تیسری تنزیہ خدا انہین رد ہے مشبہہ پر جیسے قدوس مجید محیط وغیرہ
چوتہے یہہ اعتقاد کہ ہر موجود خدا ہی کا اختراع و ایجاد کیا ہوا ہے انہین رد قائلین ہے علت و

معلول پر جیسے خالق باری مصور قوی وغیرہ پانچوین اعتقاد اس بات کا کہ مدبر و مصرف سارے
مخترعات کا وہی ایک اللہ ہے جسطرح چاہتا ہے لوٹتا پھیرتا ہے جیسے قیوم علیم حکیم انمین رد ہے
قائلین طبایع و تدبیر کواکب و تدبیر ملائکہ پر انتہے بیہقی نے کہا پہر انمین ایسے نام بہی ہین جو دو
معنی پر دلالت کرتے ہین دو قسم یا زیادہ اقسام مین داخل ہوتے ہین سید محمد بن اسمعیل امیر نے ضابطہ
اطلاق اسماء الٰہی کا یہہ بیان کیا ہے کہ ایک وہ نام ہین جنکا اطلاق باب دعا و نداء و طلب حاجات
مین آتا ہے جیسے یا غفور یا رحیم یا رزاق یا حی یا قیوم برحمتک استغیث دوسرے وہ نام ہین
جنکا اطلاق باب اخبار مین ہوتا ہے جیسے اللہ موجود اللہ متکلم کہ اسطرح پر بولنا انکا درست
ہے مگر باب دعا مین یہہ اسماء نہین بولے جاتے مثلاً یون نہین کہین گے یا متکلم اغفرلی اسیطرح
لفظ ماہر و زارع وغیرہ کا حال ہے کہ باوجود ورود سمع کے اطلاق انکا ایک باب سے دوسرے باب
مین ٹہیک نہین ہے رازی کی تقریر یہہ ہے کہ اسماء صفات تین طرح پر ہین ایک وہ جو قطعاً
ثابت ہین دوسرے وہ جو قطعاً ممنوع ہین تیسرے وہ جو مقرون بکیفیت ہین پہلی قسم مین ایک
وہ نام ہین جو مفرداً و مضافاً بولے جاتے ہین جیسے قادر قاہر دوسرے وہ جو مفرداً جائز ہین نہ مضافاً
مگر بشرط جیسے خالق کہ اسکا تنہا بولنا اور خالق کل شیئ کہنا دونون جائز ہے مگر خالق القردۃ
نہ بولین گے تیسرے وہ نام کہ مضافاً درست ہین مفرداً نادرست جیسے منشی کہ منشی الخلق
جائز ہے نہ نرا منشی دوسری قسم کی صورت یہہ ہے کہ جو نام اوسمین سمعاً وارد ہوا ہے اوسکا اطلاق
جائز ہے اوسکو مالیق بہ پر محمول کرینگے تیسری قسم مین جو نام سمعاً آچکا ہے اوسکا اطلاق درست ہے
مگر اوس پر قیاس نکیا جاویگا نہ تصرف باشتقاق جیسے ومکر اللہ ویستہزی بہم کہ اللہ کو
ماکر و ستہزی کہنا جائز نہین ہے انتہٰے **ف** ایک جماعت اہل علم نے اسماء حسنیٰ کی شرح عربی فارسی
بلکہ اردو مین بہی لکہی ہے سب سے بہتر وہ معنی ہین جو بیہقی نے حلیمی سے کتاب الاسماء و الصفات
مین یا شوکانی رحنے شرح عدہ مین یا مفسرین و محدثین نے ذیل تفسیر و شرح حدیث مین لکہے
ہین **قال تعالےٰ** وذروا الذین یلحدون فی اسمائہ سیجزون بما کانوا یعملون

یعنی جو لوگ اللہ کے ناموں میں الحاد کرتے ہیں حق وصواب کو چھوڑ دیتے ہیں اسمار حسنیٰ کے سوا اور
نام تراشتے ہیں تم اونکو چھوڑ دو وہ اپنے کئے کی جزا سزا پاوینگے مثلاً یون کہے یا سخی یا رفیق
اسلیئے کہ خدا نے یہہ نام اپنے لیئے نہیں بتائے اسی الحاد میں یہہ بھی داخل ہے کہ جوہر وجسم
وعقل وعلت وواجب الوجود وعلۃ العلل اول الاوائل وغیرہ الفاظ مخترعہ عبارات متفلسفہ کا
اطلاق ذات پاک باریتعالے پہ کیا جاوے مانا کہ انکے معنی صحیح ہیں لکن توقیف اس اطلاق سے
منع کرتی ہے بعض علماء نے یہہ بھی کہا ہے کہ الحاد فی الاسم تین طرح پر ہوتا ہے ایک یہہ کہ اللہ
کے ناموں کو غیر اللہ پر بولا جاوے جسطرح کفار نے بتوں کے نام لات وعزیٰ ومناۃ اللہ
وعزیز ومنان سے نکالکر ٹھیرائے تھے مسیلمہ کذاب نے اپنا نام رحمن رکھا تھا اسی قسم میں یہہ
بھی داخل ہے کہ بعینہ نام خدا کا کسی مخلوق پر بولے جسطرح ہنود راجوں کو ان داتا کہتے ہیں
بمعنی رازق حالانکہ یہہ وصف مخصوص ہے ساتھہ خدا کے اسیطرح کسی امیر رئیس کو غریب پرور
خداوند نعمت کہنا درست نہیں ہے اسلیئے کہ یہ الفاظ ترجمہ ہیں لفظ رب وولی نعمت کے
دوسرے وہ نام رکھنا اللہ کا جو جائز نہیں ہے جیسے ابو المسیح ابو العزیز وغیرہ نصاریٰ اب و
ابن وروح القدس بولتے ہیں کرامیہ لفظ جسم کا اطلاق اللہ پر جائز رکھتے ہیں یا جسطرح معتزلہ
اثنار کلام میں لکھہ جاتے ہیں کہ اگر اللہ تعالے ایسا کرتا تو سفیہہ مستحق الذم ہوتا نعوذ باللہ
ان الفاظ میں نہایت درجہ کی بے ادبی وگستاخی ہے اللہ پاک کی تنزیہ ایسی بول چال گفتگو
محاورہ سے واجب ہے تیسرے یہہ کہ بندہ ذکر اپنے رب کا ایسے لفظ سے کرے جسکے معنی نہیں جانتا
ہے نہ اوسکے مسمیٰ کو پہچانتا ہے شاید وہ مسمیٰ ایسا امر ہو جو لائق وصف جلال ذو الجلال نہیں
ہے سو یہہ تینوں قسمیں الحاد کی ہیں انتہی معلوم ہوا کہ جس لغت وزبان کا یہہ شخص عالم عارف
نہیں ہے اوس لغت کا لفظ حق میں اللہ تعالے کے نہ بولے گو وہ لفظ برا نہو بلکہ اچھا ہی کیوں
نہو اسلیئے کہ یہہ بات خلاف توقیف ہے پس جو اسم وصفت شرع میں نہیں آیا ہے اوسکے
بولنے ہی کی کچھہ حاجت نہیں ہے خدا کے نام نیک کیا کم ہیں کہ اونکو چھوڑکر تیرے میرے نام

رکھے ہوئے پکارے جاوین ف حدیث ابی ہریرہ ہین مرفوعاً آیا ہے اللہ کے ننانوے (۹۹) نام ہین ایک
کم سو جسنے اونکو گن لیا یا سیکھ لیا یا یاد کرلیا وہ بہشت مین جاویگا اللہ ایک ہے ایک کو دوست
رکھتا ہے رواہ الشیخان واھل السنن وغیرھم ترمذی نے ان ناموںکو نام بنام ذکر کیا
ہے لفظ هو الله سے شروع کرکے لفظ صبور پر گنتی ختم کی ہے یہہ حدیث حسن ہے ایک جماعت
حفاظ نے ان اسمار کو اس روایت مین مدرج کہا ہے یعنی غیر مرفوع مگر بعض طرق سے یہہ نام
مرفوعاً بھی آئے ہین گو سند اوسکی ضعیف ہے بعض علمار نے تتبع ان اسمار کا خود قرآن کریم
سے کیا ہے کسی نے اسیقدر نام کسی نے کم بیش نام نکالے ہین لفظ حدیث مذکور کا اسجگہ احصاها
ہے یہہ لفظ متفق علیہ شیخین ہے دوسری روایت مین لفظ من حفظها آیا ہے بخاری نے اسی
لفظ کو تفسیر لفظ احصار ٹھیرایا ہے بعض نے کہا ہے احصار کے یہہ معنی ہین کہ ان اسمار کے
معانی پر عامل قائم ہو مثلاً جب رازق کہے تو اوسی پر رزق کا اعتماد رکھے نہ کسی اور پر بعض نے
کہا احصار یہہ ہے کہ اللہ کو سارے نامون کے ساتھہ پکارے یہہ نکرے کہ بعض نامون پر
اقتصار کرے کسی نے کہا بلکہ مراد از بر کرنا ان نامون کا ہے غرضکہ کچھہ ہی مطلب ہو جو ان اسمار
کا محصی ہے یا حافظ یا انپر عامل ہے وہ موعود بہ جنت ہے اللهم ارزقنا اگر کسیکو یہہ نام
نوک زبان پر مسلسل یاد نہین ہین مگر وہ ہمیشہ تلاوت قرآن شریف کی کرتا رہتا ہے تو وہ بھی
مستحق اجر مذکور کا ہے اسلئے کہ یہہ سارے نام قرآن پاک مین مع شئے زائد موجود ہین رہی
یہہ بات کہ اس حدیث سے حصر اسمار ثابت ہوتا ہے یا نہین سو حدیث مذکور مین کوئی لفظ مفید
حصر کا نہین آیا ہے بلکہ مطلب حدیث کا یہہ ہے کہ اتنے ہی نامون کے یاد رکھنے عمل کرنے پر جنت
ملتی ہے گویا یہہ خبر دی ہے دخول جنت کی نہ حصر اسمار کی اسیوجہ سے دوسری حدیث ابن
مسعود مین آیا ہے کہ اسألك بكل اسم سميت به نفسك رواہ احمد وصححہ ابن حبان
بعض علمار نے کہا ہے اللہ کے ہزار نام ہین مگر یہہ کم ہین انتہے لکن ہمکو اوسیقدر نام معلوم
ہین جو کتاب وسنت مین آئے ہین گو اصل مین کتنے ہی نام کیون نہون حدیث مذکور سے بعض نے

یہہ سمجھا ہے کہ اسم عین مسمی ہوتا ہے سو یہہ بات نہین ہے بلکہ مراد اسجگہ تسمیہ ہے سچ پوچھو تو اس
مسئلہ مین غور کرنیکی ہی کچھ ضرورت نہین ہے سلف نے اسمین خوض نہین کیا بلکہ یہہ بڑا علم کلام
ہے خلف مین آگئی ہے خوبی اسلام کی یہہ ہے کہ مسلمان لایعنی کام سے بچے سو وہ تو نہ ہوا کنا نخوض
مع الخائضین پر عمل کیا اللہ تعالے نے قرون ثلٰثہ مشہود لہا بالخیر کو اس آفت سے عافیت مین
رکہا تہا جب متکلم و فقہا و صوفیہ آئے یہہ خرافات لائے اسکو علم سمجھا یہہ نہ سمجھے کہ حدیث مین آیا
ہے ان من العلم لجہلاً ف یہی یہہ بات کہ قسم کہانا ان ناموں کے ساتھ چاہیے یا نہین
سو فتح الباری مین لکہا ہے کہ جو نام خدا کا قرآن یا حدیث مین ثابت ہوا ہے اوس سے حلف
منعقد ہو جاتا ہے شوکانی کا لفظ مختصر مین یہہ ہے کہ الحلف انما یکون باسم اللہ او
صفتہ لسو یحرم بغیر ذلک انتہے اسم سے مراد نہ وہ نام ہین صفت سے یہہ مراد ہے
کہ مثلاً یون کہے و رب الکعبۃ والذی نفسی بیدہ یا و مقلب القلوب یا وعزتک
غیر اللہ کی قسم کہانا پیغمبر ہو یا پیر یا بادشاہ ہو یا امیر قبر ہو یا اور کچھہ اسلئے حرام ٹھیرا ہے کہ حدیث
مین آیا ہے من حلف بغیر اللہ فقد کفر اسکو ترمذی نے حسن حاکم نے صحیح کہا ہے دوسری
روایت یون ہے فقد اشرک رواہ احمد تیسری روایت یہہ ہے فقد کفر و اشرک
حجۃ اللہ البالغہ مین لکہا ہے کہ بعض محدثین نے اس حدیث کو محمول تہدید و تغلیظ پر کیا ہے
لکن مین اسکا قائل نہین ہون میرے نزدیک مراد اس سے یمین منعقدہ و یمین غموس باسم غیر اللہ
ہے انتہے یعنی ایسی قسم کہانیوالا بالیقین کافر مشرک ہو جاتا ہے جاہلون مین کوئی شاہ مدار
کی قسم کہاتا ہے کوئی مسعود سالار کی کوئی کسی اور پیر فقیر ملا مشائخ کی کوئی اعضا جسم یار
کی سو یہہ سب قسمین کفر خالص شرک صرف ہین اگر تو بہ نصیب نہوئی تو ایمان کو گویا اسلام کیا
اسلام کا تسمہ تک نہ چہوڑا آن قسم شعراء کی کلام موزون مین اگر عفو ٹہیرے تو کچہہ بعید نہین
ہے اسلئے کہ وہ کسی مطلب کیواسطے نہین ہوتی کہ انعقاد اوس یمین کا سمجہا جاوے بعض
انبساط خاطر کے لئے گپ شپ کرتے ہین گل و ریحان و نعل و دستار تک کی قسم کہاتے ہین

یہہ قسم اگر خدا چاہیگا تو داخل ہین لغو ہوگی لا یواخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم الآیۃ

ف وہ نام مبارک الٰہی جو اثبات باریتعالے پہ دلالت کرتے ہین اللہ کے ہونیکا اعتراف واقرار کراتے ہین یہہ ہین اول قدیم باقی حق مبین ظاہر وارث واحد بیہقی نے قدیم کی سند حدیث مرفوع سے روایت کی ہے پس اگر یہہ روایت صحیح ہے تو یہہ نام گو اسمار حسنی ہین نہین ہین مگر جائز الاطلاق ٹھیریگا والا فلا ان آٹھہ ناموں کے معنی کتاب الجوائز والصلات مین لکھے ہین اسیطرح باقی اسماء آئندہ کے معنی وہ نام جنسے وحدانیت عزاسمہ ثابت ہوتی ہے یہہ ہین واحد اللہ وتر کافی علے رفیع وہ نام جنسے ابداع اختراع ثابت ہوتا ہے یہہ ہین اللہ حی قیوم وہ نام جنکو اسم اعظم کہا ہے یہہ ہین عالم قادر حکیم سید جلیل بدیع باری ذاری خالق خلاق صانع فاطر بادی مصور مقتدر مالک ملیک جبار وہ نام جنکو دلالت ہے نفی تشبیہ پہ یہہ ہین احد عظیم عزیز متعالی باطن کبیر سلام غنی سبوح قدوس مجید قریب محیط فعال قدیر غالب طالب واسع جمیل واجد محصی قوی متین ذوالطول سمیع بصیر علیم علام خبیر شہید حسیب وہ نام جنکو دلالت ہے اثبات تدبیر الٰہی پہ وہ یہہ ہین مدبر قیوم رحمن رحیم حلیم کریم اکرم صبور عفو غافر غفار غفور رؤف صمد حمید قاضی قاہر قہار فتاح کاشف لطیف مومن مہیمن باسط قابض جواد منان مقیت رزاق رازق جبار کفیل غیاث مجیب ولی والی مولی حافظ حفیظ ناصر نصیر شاکر شکور بر فالق متکبر رب مبدی معید محیی ممیت ضار نافع وہاب معطی مانع خافض رافع رقیب تواب دیان وفی ودود عدل حکیم مقسط صادق نور رشید ہادی حنان جامع باعث موخر مقدم معز مذل وکیل سریع الحساب ذوالفضل ذوانتقام مغنی طبیب شافی حیی کریم یہہ سب چہیاسی نام دلیل ہین تدبیر وتصرف باریتعالے پر سب سے زیادہ گنتی مین یہی نام ہین اس سے معلوم ہوا کہ سارے عالم مین سوا خدا کے کسی کی نہ کوئی تدبیر ہے نہ کوئی تصرف یارون کا استغاثہ کرنا استعانت بغیر اللہ کرنا زندہ سے ہو یا مردہ سے قبر سے ہو یا شجر سے یا حجر سے حیوان سے ہو

یا انسان سے شرک صریح ہے خدا کے سوا وہ کون ہے جو مفلس کو آسودہ کرے بیمار کو شفا دے
حاجتمند کی مراد برلائے مصیبت زدہ کی بلا ٹالے یا کسیکو اولاد بخشے مخلوق کو کھلائے پلائے سولائے
جگائے بٹھائے چلائے جدا کرے ملائے مارے یا جلائے وہ نام جو ابواب مختلفہ مین داخل ہو سکتے
ہین یہہ ہین ذو العرش ذو الجلال والاکرام فرد ذو المعارج **ف** دیکھنا اللہ تعالے کا
آنکھ سے عقلاً جائز و نقلاً واجب ہے مسلمان قیامت کے دن خدا کو اپنی آنکھ سے دیکھینگے
قال تعالے وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ حدیث ابی سعید خدری مین
آیا ہے کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کیا ہم اپنے رب کو دیکھینگے فرمایا
تمکو سورج کے دیکھنے مین جبکہ وہ صاف ستھرا ہو کچھہ دہوکا ہے کہا نہین فرمایا تمکو کچھہ شک ہے
دیکھنے مین چودھوین رات کے چاند مین جبکہ وہ صاف ہو کہا نہین فرمایا تم شک نکروگے دیکھنے
مین اپنے رب کے جسطرح شک نہین کرتے ہو تم دیکھنے مین سورج چاند کے الحدیث رواہ الشیخان
دوسری روایت مین یون آیا ہے بیشک قریب ہے کہ تم دیکھوگے اپنے رب کو جسطرح دیکھتے ہو تم
سورج کو تمکو کچھہ دہوکا نہوگا اوسکے دیکھنے مین ابن القیم نے نونیہ مین ایک فصل مستقل اثبات رویت
حق تعالی مین لکہی ہے بعض اشعار اوسکے یہہ ہین ؎

ویرونه سبحانه من فوقهم	نظر العیان کما یری القمران
هذا تواتر عن رسول الله لم	ینکره الا فاسد الایمان

شیخ الاسلام نے بہی ایک کتاب مستقل اسی مسئلہ مین تالیف کی ہے دلیلین رویت کی حدیث مین
بہت موجود ہین سبکے ذکر کرنے مین کتاب بڑہتی ہے کتاب حادی الارواح مین بہی اس مسئلہ کو
بسط سے لکہا ہے مشہور یہہ ہے کہ معتزلہ و شیعہ منکر رویت ہین خوارج و بعض مرجیہ کا بہی یہی مذہب
ہے انکی دلیل لفظ لن ترانی ہے لن کو واسطے تابید نفی کے کہتے ہین سو یہہ دعوی انکا باطل ہے
محاورہ عرب سے ثبوت اس مدعا کا نہین ہوتا ہے نری انکی لن ترانی ہے سارے صحابہ و تابعین
و ائمہ اسلام کا اتفاق ہے رویت الہی پر منکر اوسکے یہی جہمیہ معطلہ باطنیہ رافضیہ ہین باقی جو مسلمان

دوسری دلیل انکی لا تدرکه الابصار ہے یہہ قصور انکی بصیرت و بصارت کا ہے کہ اس آیت سے نفی رویت سمجھے ہین حالانکہ یہی آیت دلیل ثبوت رویت کی ہے اسلئے کہ اسمین نفی ادراک کی فرمائی ہے نہ رویت کی ادراک اور چیز ہے رویت اور چیز بہت چیزین دیکھنے مین آتے ہین مگر حقیقت اونکی مدرک نہین ہوتی صابونی کہتے ہین اہل سنت گواہ ہین اسبات کے کہ اہل ایمان اپنے رب کو آنکھوں سے دیکھین گے اللہ کیطرف نظر کرینگے جسطرح کہ خبر صحیح مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے آیا ہے انکم ترون ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر یہہ تشبیہہ رویت کی رویت سے ہے نہ تشبیہہ مرئی کی مرئی سے انتہے زہری نے کیا خوب بات مناسب اس مقام کی کہی ہے علی اللہ البیان و علی الرسول البلاغ و علینا التسلیم بعض سلف نے کہا ہے قدم الاسلام لا یثبت الا علی قنطرۃ التسلیم یہہ رویت دو طرح پر ہوسکتی ہے ایک انکشاف تام بلیغ جو تصدیق عقلی سے زیادہ تر ہو یہہ انکشاف زائد ہے نرے علم پر جسطرح کوئی شخص چاند کو دیکھکر آنکھین بند کرلیتا ہے اس حالت مین بھی بے شبہہ چاند اوسپر منکشف رہتا ہے چاند کی صورت اوسکی آنکھ مین برابر پھرتی ہے بلکہ یہہ انکشاف نظر سے زیادہ تر ہوتا ہے اس دیکھنے کو گویا آنکھ کا دیکھنا کہہ سکتے ہین لیکن یہہ رویت بدون مقابلہ و جہت و لون و شکل کے ہوتی ہے جسطرح رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے انی اراکم من وراء ظهری رواه الشیخان یا جسطرح کہ اللہ تعالے ہمکو دیکھتا ہے معتزلہ اسی طرح کے دیکھنے کے قائل ہین بعض اہل سنت بھی اسیطرف مائل ہین سو یہہ بات انکی غلط نہین ہے بلکہ خطا انکی فقط اتنی ہے کہ طریق رویت کو اسی ایک صورت مین حصر کرتے ہین یا رویت کے صرف یہی ایک معنی بتاتے ہین حالانکہ کوئی دلیل اس بات پر موجود نہین ہے دوسری شق یہہ ہے کہ اللہ تعالے بصور کثیرہ متمثل ہوکر نظر آوے اون صورمین جو کہ لایق جناب قدس باریتعالے ہین مماثلت مخلوق تصور اوہام سے الگ تھلگ ہین حدیث مین آیا ہے ان اللہ یتجلی بصور کثیرۃ لاهل الموقف دوسری حدیث مین ہے ادخل علی ربی و هو علی کرسیه تیسری حدیث مین ہے ان اللہ یکلم ابن ادم شفاها محدثین با تمکین

اسی کے قائل ہین اُس بنیاد پر اللہ کو سب مسلمان اپنی آنکہہ سے دیکہین گے یہہ دیکہنا بشکل و الوان و
جہت و سو جہہ کے ساتھہ ہوگا جسطرح خواب مین اتفاق ہوتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے فرمایا ہے رأیت ربی فی احسن صورۃ دوسری روایت مین آیا ہے فی صورۃ شاب
قرنطا دنیا مین جو خواب مین نظر آتا ہے وہ وہان بیداری مین دکھلائی دیگا شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی نے کہا ہے ہم ان دونون صورتون کے معتقد ہین اور اگر کوئی اور صورت مراد
خدا و رسول ہے تو اوسپر بہی ایمان لاتے ہین اگرچہ وہ صورت بعینہ ہمکو معلوم نہو انتہی رازی
نے کہا دیکہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا خدا کو خواب مین بصورت مخصوص جائز ہے
انتہی معلوم ہوا کہ دنیا مین کوئی خدا کو بچشم سر حالت بیداری مین نہین دیکہہ سکتا ہان خواب مین
اگر دیکہے تو ہوسکتا ہے امام احمد حنبل نے بارہا خواب مین دیکہا بات چیت کی یہہ پوچہا کہ اے رب
تیرا تقرب کس عمل سے ہوسکتا ہے فرمایا تلاوت قرآن سے کہا سمجہہ یا بے سمجہے فرمایا جسطرح ہو ابو منصور
ماتریدی کا انکار بابت رویت منام مخالف حدیث خیر الانام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہے حاصل
کلام یہہ ہے کہ دلیل سمعی رویت الٰہی کو دار آخرت مین واجب بتاتی ہے قال تعالیٰ للذین
احسنوا الحسنیٰ و زیادۃ لهم ما یشاؤن فیها و لدینا مزید مراد لفظ زیادہ و لفظ
مزید سے یہی رویت پروردگار ہے حدیث ابو سعید کو جو اس باب مین آئی ہے اکیس صحابہ نے
روایت کیا ہے امت کا اجماع وقوع اس رویت پر ہوچکا ہے نسفی کا یہہ کہنا کہ یہہ رویت نہ کسی
مکان مین ہوگی نہ جہت مین بلکہ بلا مقابلہ و اتصال شعاع و ثبوت مسافت درمیان رائی و خدا کے
ہوگی شق اول مذکور پر گو درست ہو مگر جبکہ یہہ قیود کسی حدیث مرفوع مین نہین آئی ہین تو اونکا
ذکر کرنا ہی کیا ضرور ہے ظاہر حدیث پر ایمان لانا مراد کو سپرد صاحب مراد کرنا کفایت کرتا ہے یہہ سارا
بکہیڑا انکا اسلئے ہے کہ تشبیہ لازم نہ آوے سو ہمکو تشبیہ سے کیا غرض جیسا اللہ ویسی وسکی رویت
وہ کسیطرح دکہائی دے تمثیل مخلوق سے الگ ہے یہہ رویت جنت مین جانے سے پہلے وقت حشر
دونون جگہہ ہوگی کتاب و سنت و اجماع صحابہ و ائمہ اسلام و اتفاق اہل حدیث کا اسی بات پہ ہے

بیہہ دیکھنا جہت فوق و علو مین ہوگا نہ بہت اسفل و خلف و یمین و شمال و روبرو مین حدیث
مین آیا ہے فاذا الرب قد اشرف علیھم من فوقھم رواہ اہل السنن علی قاری نے
کہا ہے احادیث رویت کی بتواتر معنوی ثابت ہین قبول کرنا اونکا واجب ہے طمع اہل بدعت
کا لائق التفات کے نہین ہے ف عورتون کے دیکھنے مین خدا کو اختلاف ہے حق یہہ ہے کہ یہہ
بہی گاہ گاہ خدا کو دیکہین گی جسطرح دنیا مین روز عید دربار عام ہوتا ہے گو مثل خواص مومنین
کے ہر صبح و شام نہ دیکہین عامہ مومنین جمعے کے جمعے دیکہین گے قالہ السیوطی لکن کوئی دلیل
واضح اس بات پر معلوم نہین ہے کہ دیکہنا مستورات کا خداوند پاک کو برخلاف اوقات رجال کے
ہوگا عموم ادلہ رویت تو مقتضی اس امر کی ہین کہ رویت مین سب یکسان برابر ہون گو درجات
مین متفاوت ہون یہہ اور بات ہے کہ مرد بہشت مین زیادہ ہونگے عورتین کم ہونگی مگر جب کہ
بعض عورتین جنت مین گئین گو جہنم مین سب سے زیادہ ہی ہونگی تو اب کوئی مانع اونکے عروج مرتبہ
سے نہین ہے مغفرت بہی ہو گئی دخول بہشت بہی ہوا اب محرومی دیدار کسلئے ہے فاطمہ خدیجہ
عائشہ آسیہ مریم وغیرہا تو ہزارون لاکھون مردون سے بہتر ہین انکو دیدار کا گاہ گاہ ہونا
صبح شام مثل خواص عباد کے نہونا نہایت انوکہی بات معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم

باب تیسرا بیان مین خلق افعال عباد وغیرہ کے

بندون کے جتنے کام ہین سب اللہ کے پیدا کئے ہوئے ہین ممکن کی کیا ہستی ہے کہ وہ ممکن کو بنا سکے
بلکہ ساری ممکنات کیا جوہر کیا عرض کیا افعال عباد سب مخلوق خدا ہین اتنی بات ہے کہ اللہ پاک
نے اسباب و وسائط کو اپنے فعل کا پردہ ٹہیرایا ہے ع

کہہ سکے کون کہ یہہ جلوہ گری کسکی ہے ۔ پردہ چھوڑا ہے وہ اوسنے کہ اوٹہائے نہ بنے

ہان فعل اختیاری عباد و حرکت جماد مین فرق ہے خدا نے اپنے بندونکو صورت قدرت و
ارادے کی دی ہے اللہ کی عادت یون ہی جاری ہے کہ جب بندہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے

تو اللہ اوس کام کو پیدا کر دیتا ہے وجود مین لاتا ہے اسی ارادہ و قدرت کی بنیاد پر بندہ
کو کاسب کہتے ہین اسی اصل پر مدح و ذم ثواب و عقاب مرتب ہوتا ہے انکار کرنا فرق کا درمیان
حرکت جماد و حرکت حیوان کے کفر ہے خلاف شرع خلاف بداہت عقل ہے بوجود درد مضروب مین
بعد ضرب کے جو شکستگی شیشے مین بعد کسر کے پائی جاتی ہے یہہ سب مخلوق خدا ہے بندہ کو اس
کام مین کچہہ بھی دخل نہین ہے نہ بطریق تخلیق نہ بطریق اکتساب اسیطرح غیر خدا کو کسی چیز کا خالق
جاننا کفر ہے یہی وجہ ہے کہ حدیث شریف مین قدریہ کو مجوس امت فرمایا ہے اگرچہ یہہ حدیث
ضعیف ہے مگر مراد قدریہ سے اسجگہہ معتزلہ ہین یہہ کہتے ہین کہ بندہ اپنے کاروبار مین قدرت
مستقل رکہتا ہے اسکے افعال خود اسی کے مخلوق ہین اللہ تعالے کا کچہہ دخل افعال حیوان
مین نہین ہے قدر کے یہہ منکر ہین اسلئے قدریہ کہلائے یہی شیوہ آجکل نصاری و نیچریہ کا
ہے حالانکہ یہہ اعتقاد بالکل خلاف قرآن شریف کے ہے واللہ خلقکم وما تعملون مجوس
کہتے ہین پارسیونکو انکے بیان دو خدا ہوتے ہین ایک خیر کا جسکو یزدان کہتے ہین دوسرا
شر کا جسکو اہرمن بولتے ہین سو قدریہ اُنسے بہی زیادہ بدتر ہین کہ یہہ تو دو ہی خدا بتاتے
ہین قدریہ غیر متناہی خالق ٹہیرتے ہین کیونکہ گنتی بندون کی سوا خدا کے کوئی نہین جان سکتا
یہہ ہر بندہ کو خالق اوسکے افعال کا سمجہتے ہین غرضکہ بندہ کا کوئی بہی فعل ہو کفر یا ایمان
طاعت یا عصیان اعضا سے ہو یا دل سے سب کام بندہ کے اللہ ہی کے ارادہ و مشیت
و حکم و قضا و تقدیر سے ہوتے ہین اگر خدا نہ چاہتا تو کوئی کام بہی نہوتا کافر و فاسق کا کفر و فسق
خدا نے مطابق اونکے اختیار کرنے کے ارادہ کیا ہے اسلئے کچہہ جبر اونپر نہین ہے مکلف ہونا اونکا
ساتہہ ایمان و طاعت کے صحیح ہے آن بندون کے لئے افعال اختیاریہ ہین جنپر ثواب ملتا ہے
اگر طاعت ہی عقاب ہوتا ہے اگر معصیت ہے یہہ بات نہین ہے کہ بندونکا کچہہ بہی فعل نہو بلکہ
جبر ہی جبر ہے انکے حرکات سکنات مثل جمادات کے ہون نہ کچہہ انکو قدرت ہو نہ قصد و اختیار
کہ یہہ عقیدہ بالکل باطل ہے فرق درمیان حرکت بطش و حرکت رعشہ کے ایکا م ضروری بہی

ہے یہہ بہی معلوم ہے کہ حرکت اول اختیار سے ہوتی ہے نہ حرکت ثانی بندہ کو اگر اصلاً فعل نہوتا تو
تکلیف بہی اوسکی صحیح نہوتی نہ استحقاق ثواب کا رکہتا نہ عقاب کا حالانکہ قرآن شریف مین آیا ہے
جزاءً بما کانوا یعملون یہہ جزا ہے اون کامون کی جو وہ کیا کرتے تہے پہر فرمایا فمن شاء فلیؤمن
ومن شاء فلیکفر جسکا جی چاہے وہ مومن بنے جسکا جی چاہے وہ کافر بنے اگرچہ فعل بندہ کا
اختیار بندہ مین ہے لکن کچہہ اختیار اوسکا اس اختیار مین نہین ہے ع مجبور بودہ ایم کہ مختار
گشتہ ایم غرضکہ فعل مین مختار اختیار مین مجبور ہے یا صورت مین مختار ہے معنی مین مجبور ہے
وجود واختیار وکسب کا جزار اعمال مین شرط ہونا بالعرض ہے نہ بالذات یہہ بات کلام صحابہ
وتابعین سے سمجہی گئی ہے یہہ مسئلہ قضا وقدر وجبر واختیار کا نہایت باریک حیرت انگیز ہے اسمین
زیادہ خوض کرنا آدمی کو گمراہ کردیتا ہی یہان عجز وسکوت کافی ہے مرجع اسکا یہہ آیت شریفہ ہے لا
یسئل عما یفعل وھم یسئلون لکن سچ یہہ ہے کہ یہہ ساری حیرت اہل بحث وجدل کو ہوتی
ہے یہہ گمراہی انہین صاحبون کا دامن پکڑتی ہے کیونکہ یہہ اثبات عقائد کا کارخانہ عقل
سے چاہتے ہین ہمکو یہہ مسئلہ خبر شارع علیہ السلام سے معلوم ہوچکا ہے ہمین اوسپر ایمان لانا
کفایت کرتا ہے کوئی عمل اس مسئلہ کے دریافت پر موقوف نہین ہے اعملوا کل میسر لما خلق لہ
بعد خبر شارع کے بہی اگر کچہہ غلیان باطن انسان مین باقی ہے تو اب اوسکو کسی اور ایمان کی
فکر کرنا چاہیے ع شرمے شرمے کہ رفت ایمان شرمے ٭ ہان فعل حسن سے اللہ راضی ہوتا ہی
فعل قبیح سے راضی نہین ہوتا ہے جسکو چاہتا ہے راہ نیک دکہاتا ہے جسکو چاہتا ہے گمراہ کردیتا
ہے استطاعت ہمراہ فعل کے ہوتی ہے یہی حقیقت ہے اوس قدرت کی جس سے فعل صادر
ہوتا ہے استطاعت کا لفظ سلامتی اسباب وآلات وجوارح پر بولا جاتا ہے تکلیف کا صحیح ہونا
اسی استطاعت پر موقوف ہے جو بات بندہ کی وسعت وطاقت مین نہین ہے اوس کام
کی تکلیف بہی اوسکو نہین دیجاتی ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا معلوم ہوا کہ انسان پر
جو کچہہ حال گزرتا ہے وہ سب اوسکی وسعت مین داخل ہے اگر داخل نہوتا تو وہ بلا اسکے سر پر

نہ آتی ہیہ اوس تکلیف کو اگر اپنی طاقت سے باہر خیال کرتا ہے تو ہیہ اوسکی سمجھہ کا ایر پھیر ہے
صابونی کہتے ہین اہل سنت وجماعت کا مذہب ہیہ ہے کہ اعمال عباد خیر ہون یا شر سبکا ارادہ
کرنیوالا خدا ہے کوئی بے اوسکی مشیت کے ایمان نہین لاتا نہ کوئی کفر کرتا ہے وہ چاہے تو سبکا ایکہی
طرح کا کردے اگر ہیہ چاہتا کہ کوئی اوسکی نافرمانی نکرے تو ابلیس کو پیدا نکرتا معلوم ہوا کہ کفر
کفار کا ایمان مومنین کا اوسی کی قضاو قدرت وارادت ومشیت سے ہے قال تعالے
ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم ولا یرضی لعبادہ الکفر وان تشکروا یرضہ لکم
بندہ کا اکتساب خدا کی مخلوق ہے اسمین کچھہ شک نہین جو اس بات کا منکر ہے اوسکا شمار اہل
ہدایت ودین مین نہین کیا جاتا ہے جسکو خدا نے گمراہ کردیا ہے اوسکو کوئی حجت خدا پر یا کوئی عذر
نزدیک خدا کے نہین پہونچتا بلکہ پوری پوری حجت خدا ہی کے لئے ہے اگر وہ چاہتا تو سبکو
راہ پر لگا دیتا ہر جان کو ہدایت کرتا لکن بات تو ہیہ ٹھہر چکی ہے کہ جہنم انس وجن سے بھری جاویگی
اب خلاف اس قرارداد کے کیونکر ہو سکتا ہے ایک فریق کو براہ فضل کے واسطے نعیم کے پیدا کیا ہے
دوسرے فریق کو براہ عدل کے واسطے جحیم کے بنایا ہے کوئی غوی ہے کوئی رشید کوئی شقی
ہے کوئی سعید کوئی رحمت سے قریب ہے کوئی اوس سے دور کسکا مقدور ہے کہ پوچھہ سکے کہ
ہیہ کیا ہوا اور کیا ہوتا ہے ہان انسے پوچھا جاویگا کہ تمنے کیا کیا کسلئے کیا کسکے لئے کیا اوسوقت
آگے دال کا بہاؤ معلوم ہو جاویگا حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ فرشتہ مان کے پیٹ ہی
مین لکھہ جاتا ہے کہ رزق وعمل واجل کیا ہے شقی ہے یا سعید یہانتک کہ بعضا آدمی جنت
کے کام کرتا ہے جنت اوس سے ایک ہاتھہ رہجاتی ہے اتنے مین قسمت کا لکھا آگے آجاتا ہے اہل نار
کے سے کام کرنے لگتا ہے نار مین جاتا ہے اسیطرح بالعکس اسکے تو ضکہ خیر وشر نفع وضر سب
خدا کے قضا وقدر سے ہوتا ہے کوئی اوسکو پھیر نہین سکتا نہ اوس سے بچ سکتا ہے آدمی کو
وہی پہونچتا ہے جو اللہ نے اوسکی تقدیر مین لکھہ رکھا ہے کیا مقدور ہے کہ کوئی کسیکو فائدہ
یا نقصان پہونچا سکے جب تک کہ خدا نچاہے ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف

له الا هو وان یردک بخیر فلا راد لفضله اصحاب حدیث کا یہہ مقولہ ہے کہ عواقب
عباد مبہم ہین کوئی نہین جانتا کہ کیسا خاتمہ ہوگا بہلا یا برا نہ کسی پر بعینہ حکم جہنمی ہونے کا کرتے ہین
نہ جنتی ہونے کا اسلیئے کہ یہہ غیب کی بات ہے غیب کو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا ہم نہین جانتے
کہ کون انسان کس حالت پر مریگا اسیلیئے انا مومنون انشاء اللہ کہتے ہین جو شخص اسلام
پر مرا ہے اوسکے لیئے گواہی جنت کی دیتے ہین جو کفر پر مرا ہے اوسکو دوزخی سمجھتے ہین جنہون نے
گناہ کمائے ہین اونکو عذاب نار ہوگا اگر توبہ نہین کی ہے پہر آخر کو بصورت صحت ایمان دخلاص
توحید کے جنت مین پہیرے جاوینگے کوئی مومن موحد مسلم مخلص نار مین باقی نرہیگا یہہ فضل ہے
اللہ کا جو شخص کفر پر مرا ہے والعیاذ باللہ منه وہ جہنم کیطرف پہیرا جاویگا ہرگز اوس سے نجات
نہ پاویگا اوسکے جہنم مین رہنے کا کچہہ ٹہکانا نہین کہ کتنا رہیگا جنکے لیئے رسول خدا نے جنت کی
گواہی دی ہے وہ بیشبہہ جنتی ہین جیسے عشرہ مبشرہ وغیرہم **تنبیه** یہہ تو ٹہیک ہے کہ ہم کسیکو
بالخصوص جنتی دوزخی نہین کہہ سکتے ہین نہ ہمکو اس کہنے کی اجازت ہے لیکن قرائن حالت سے
اتنا معلوم کرسکتے ہین کہ فلان شخص کے اعمال اہل جنت کے سے ہین اور فلان شخص کے اعمال
اہل نار کے سے ہین پہر جو کوئی جن اعمال مین گرفتار ہے اوسکا وہی حکم ہے کیونکہ جو جنت مین جانے
والا ہوتا ہے اوس سے کام بہی ویسے ہوتے ہین جو جہنم کا رہنے والا ہوتا ہے وہ برے کام کرتا ہے
کل میسر لما خلق له ۵

ہر کسے را بہر کارے ساختند		میل اورا در دلش انداختند	

فالهمها فجورها وتقواها اس آیت سے یہہ بہی سمجہا جاتا ہے کہ فاجر لوگ زیادہ متقی
لوگ تہوڑے ہوتے ہین فاجر اہل جہنم ہین متقی اہل جنت ہین ان الابرار لفی نعیم وان الفجار
لفی جحیم اب ہر آدمی اپنے اعمال فعال کو جانچ لے کہ اوس سے کسطرح کے کام ہوتے ہین اگر اعمال
صالحہ ہوتے ہین سمجہے کہ انشاء اللہ جنت ملیگی اگر فسق وفجور ہوتا ہے یا کفر وشرک وزور تو سمجہلے
کہ وہ جہنم مین جاویگا اگر خدا نے چاہا واللہ اعلم ۞

باب چوتھا بیان مین ایمان وغیرہ کے

اہل حدیث کہتے ہین ایمان نام ہے قول وعمل ومعرفت کا طاعت سے بڑہتا ہے معصیت سے گھٹتا ہے عمیر بن حبیب نے کہا جب ہم خدا کو یاد کر کے حمد وتسبیح کرتے ہین تو ایمان زیادہ ہوجاتا ہے جب ہم غافل ہوجاتے ہین خدا کو بہولنے لگتے ہین تو ایمان ناقص ہوجاتا ہے تمام سلف کا یہی قول ہے کہ ایمان نام ہے عمل وقول کا جو شخص یہہ کہتا ہے کہ ایمان نام ہے نرے اقرار کا عمل اوسمین داخل نہین ہے اوسپر اوزاعی ومالک وغیرہما نے انکار کیا ہے انکا قول یہہ ہے کہ بے عمل کے ایمان نہین ہوتا جسکے طاعات وحسنات زیادہ ہین اوسکا ایمان بہی کامل ہے جو طاعت کم کرتا ہے معصیت زیادہ کرتا ہے غافل ومضیع ہے اوسکا ایمان ناقص ہے ایمان یہہ ہے کہ جو کچھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف سے خدا کے لائے ہین دل سے اوسکی تصدیق کرے زبان سے اوسکا اقرار کرے جوارح سے اوسکے موافق کام کرے یہہ قول بعض اہل علم کا کہ ایمان نہ بڑہے نہ گہٹے بلکہ زیادتی ونقصان عمل مین ہوتی ہے ٹہیک نہین ہے بلکہ خلاف ظاہر نظم قرآن شریف ہے کیونکہ خود اللہ نے فرمایا ہے زادتہم ایمانا اسطرح کی اور بہت آیتین ہین تاویل کی ضرورت وہان ہوتی ہے جہان حمل ظاہر پر متعذر ہوتا ہے یہان کوئی مانع اس حمل سے نہین ہے ایمان اجمالی کا رتبہ کچھہ ایمان تفصیلی سے گہٹکر نہین ہوتا ہے دونون طرح کے مومن ناجی ہین یہہ تفصیل جو اہل کلام نے نکالی ہے خالی فساد سے نہین ہے سمرقندی کہتے ہین ایمان مخلوق ہے اہل بخارا کہتے ہین مخلوق نہین ہے یہی قول ہے ایک جماعت محدثین کا اشعریہ بہی اسیطرف مائل ہین لکن جبکہ صحابہ وتابعین نے اسمین کچھہ کلام نہین کیا ہے تو ہمکو بہی اس بحث سے سکوت کرنا اولی تر ہے ایمان نوم وغفلت وبیہوشی وموت کے ساتہہ بہی باقی رہتا ہے اگرچہ ہر ایک چیز انمین سے ضد تصدیق ہے مگر جبکہ شارع نے حکم بقاء ایمان کا ان حالات مین کیا ہے تو اب معترض کون ہین جو اونکے انکار کا اعتبار کیا جاوے بعض کہتے ہین کہ ایمان و اسلام ایک ہی چیز ہے

یہی قول ہے حنفیہ کا شافعیہ بھی اسیکے قائل ہین لکن جب یہہ بات درست ٹھیرویگی تو یہہ بات بھی لازم آئیگی
کہ ایمان مین عمل داخل ہے کیونکہ حدیث جبریل مین جو متفق علیہ شیخین ہے اطلاق ایمان کا تصدیق پہ
اطلاق اسلام کا اعمال پہ اطلاق احسان کا اخلاص وحضور دل پہ آیا ہے گو انجام سبکا ایک ہی کیون
نہ ٹھیرے لکن ظاہر نظر مین درمیان ایمان واسلام کے فرق مذکور ثابت ہے یہہ اور بات ہے کہ کسیکو یہہ
نہین کہہ سکتے ہین کہ وہ مومن ہے مگر مسلم نہین یا مسلم ہے مگر مومن نہین کیونکہ ایمان بدون اسلام
کے اسلام بدون ایمان کے نہین ہوسکتا ہے جسنے دونون کو ایک کہا ہے اوسکا یہی مطلب ہے دین
کا لفظ ایمان اسلام سارے شرائع واحکام پہ بولا جاتا ہے جب کسی مومن سے تصدیق مع الاقرار
پائی گئی تو اب وہ یہہ بات کہہ سکتا ہے کہ مین سچ مچ مومن ہون لکن اکثر سلف یون کہا کرتے تھے کہ
انشاء اللہ ہم مومن ہین یہہ کہنا انکا بطریق تبرک کے باسم خدا تھا نہ بطور شک کے اس صورت مین
دونون باتون کا ایک ہی انجام ٹھیر آنسکی کا یہہ لکھنا کہ انشاء اللہ کہنا نہ چاہئے ٹھیک نہین ہے
بلکہ اس جملہ مبارکہ کو ہر بات کے ساتھہ کہنا چاہیے ف ایمان یاس مقبول نہین ہے مراد یاس سے
اسجگہہ سکرات موت معائنہ احوال آخرت ہے کیونکہ مرتے دم مومن بہشت کو کافر فاسق دوزخ کو دیکھنے
لگتا ہے اوسوقت کا ایمان لانا کافر کو کچھہ مفید نہین ہوتا یہہ معاملہ ایمان بالغیب کا تھا کچھہ دیکھے بھالے
کا سودا نہین ہے سارے اہل حق کا اول سے آخر تک اسی ایمان کے مقبول نہونے پہ اتفاق واجماع
ہے حدیث مین آیا ہے توبہ جب تک قبول ہوتی ہے کہ غرغرہ نہین لگا قرآن مین فرمایا ہے فلم یک
ینفعهم ایمانهم لما رأوا بأسنا دوسری آیت مین یون آیا ہے کہ لیست التوبة للذین
یعملون السیئات حتی اذا حضر احدهم الموت قال انی تبت الآن معلوم ہوا کہ جو
لوگ عمر بھر گناہ کبیرہ کرتے رہتے ہین جب اونکو موت آنے لگتی ہے زندگی سے ناامیدی ہوتی ہے تو
توبہ کرنے کو تیار ہو جاتے ہین سو ایسونکی توبہ قبول نہین ہوتی ہے

	توبہ بار النفس باز پسین دست روست		بیخبر دیر رسیدی عہد محمل لبستند	-

ف سعید شقی شقی سعید ہو جاتے ہین اسطرح پہ کہ ایمان کے بعد مرتد ہو گیا یا عمل صالح کے

بعد کبیرہ گناہ کرنے لگا یا کفر کے بعد ایمان نصیب ہوا کبائر کے بعد توبہ حاصل ہوئی توفیق عمل
صالح ملی یہہ تغیر سعادت وشقاوت پر ہوتا ہے نہ اسعاد و اشقار پر اسلئے کہ یہہ دونون خدا
کی صفت ہین اسعاد کہتے ہین تکوین سعادت کو اشقار کہتے ہین تکوین شقاوت کو سو اللہ کی
ذات پاک پر یا کسی اوسکی صفت مبارک پر کسیطرح کا تغیر نہین آسکتا ہے ف گناہ کبیرہ ہوجانے
سے ایمان نہین جاتا اگرچہ بالکل ناقص ہوجاتا ہے اسلئے کہ اصل تصدیق ہنوز باقی ہے نہ مرتکب
کبیرہ کفر مین داخل ہوتا ہے معتزلہ کا ایسے شخص کو ایمان سے بالکل خارج کردینا خوارج کا ایسے شخص کو
داخل کفر کہدینا خلاف مقصود قرآن وحدیث ہے یہہ اور بات ہے کہ کسی کے اتنے گناہ ہون وہ
ایسا اوسپر اڑا ہوا ہو کہ انجام اوسکا بخیر نہو اللہ تعالےٰ اوسکو بسبب اوس اصرار و تکرار و تمرد کے
نہ بخشے ورنہ توبہ سارے گناہون کو ملیامیٹ کردیتی ہے گنہگار ونکو مثل بے گناہون کے بنادیتی
ہے بڑے بدبخت وہ لوگ ہین جنکو توبہ نصیب نہین ہوتی ہے خصوصاً بعد چالیس پچاس برس کی
عمر کے بھی انسے زیادہ شقی کمبخت بدنصیب وہ لوگ ہین جو توبہ کرکے مدتون اچھے خاصے رہتے ہین پھر
ایکبارگی توبہ توڑکر وہی اگلے نکمے کام کرنے لگتے ہین نعوذ باللہ من غضب اللہ ۔

بڑی اک دہوم سے ٹوٹے گی توبہ		ذرا مشہور ہولین اہل دین سے	

یہہ علامت ہے سوء خاتمہ کی ف اہل سنت کا یہہ قول ہے کہ مومن سے کیتنے ہی گناہ بڑے چھوٹے
کیون نہون وہ کافر نہین ہوتا گو دنیا سے بے توبہ ہی کیون نہ گیا ہو جبکہ توحید و اخلاص پر مرا ہی
اللہ کو اختیار ہے چاہے معاف کرے بہشت مین اوسکو دن قیامت کے سالماً غانماً لیجاوے آگ مین
نہ ڈالے نہ کسی گناہ کے کرنے پر پکڑے نہ کسی اکتساب شر پر عقاب کرے چاہے عذاب کرے آگ مین
سزا جزا دے لکن مدام آگ مین نرہیگا ایک دن آزاد ہوگا دار البوار سے نکلکر بہشت کی سیر کرے گا
سہل بن محمد نے کہا ہے مومن مذنب گو معذب بنار ہوگا لکن کافرون کی طرح پر آگ مین ڈالا نجاویگا
نہ اونکی طرح اوسمین رہیگا نہ مثل اونکے شقی ہوگا یہہ اسلئے کہا ہے کہ قرآن مین آیا ہے اللہ شرک کو
نہین بخشتا باقی سارے گناہونکو بخشتا ہے بڑے ہون یا چھوٹے صغیرہ پر عقاب کرنا کبیرہ کا معاف

کر دینا بہی جائز ہے جبکہ بطور استحلال کے نہو کیونکہ حلال کر لینا کسی گناہ کا کفر ہوتا ہے معلوم ہوا کہ مرتکب صغائر بے ڈر نر ہے مرتکب کبائر تا امید نہو یہہ کسیکو معلوم نہین ہے کہ ہمارے صغائر بخشدے گئے ہین یا نہین پہر کبائر کا کیا ذکر ہے خصوصاً وہ کبائر جنسے توبہ بہی نصیب نہین ہوئی ہے یا توبہ کرکے پہر وہی کام ہونے لگے ایسے لوگون پر اگرچہ حکم کفر کا صراحتاً نہین ہے لیکن خوف سوء خاتمہ کا بالضرور ہے اے اللہ تو ہمکو سب گناہون سے بچا جو گناہ ہوئے ہین اونکو معاف فرما ہم ہزار زبان لاکہہ دل سے توبہ کرتے ہین ایمان کامل پر مرنا چاہتے ہین تجہیر یہہ بات کچہہ مشکل نہین جسطرح ہم پر یہہ امر آسان نہین ہے ؎

ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو		ایمنی از تو مخافت ہم ز تو	

ف اسمین اختلاف ہے کہ تارک نماز فرض کا عمداً کافر ہے یا نہین امام احمد و علماء سلف اوسکو کافر کہتے ہین اسلام سے باہر نکالتے ہین اسلئے کہ حدیث صحیح مین درمیان مسلم و کافر کے یہی فرق آیا ہے سو جسنے نماز ترک کی وہ کافر ہوا ترک کرنا نماز کا یون ہوتا ہے کہ بالکل نماز ہی نہین پڑہتا ہے یا ایک دو وقت کی پڑہتا ہے باقی اوڑا جاتا ہے یا جب وقت نماز کا باقی نہین رہتا تو او ٹہکر دو چار ٹکرین لگا لیتا ہے یا دیدہ و دانستہ وقت نماز کا گزر جانے دیتا ہے یہہ اور بات ہے کہ کسی عذر بیماری یا خواب سے دیر ہو جاوے یا اتفاقاً وقت نہ ملے سو ایسی حالت مین جسوقت کہ نماز یاد آوے اوسیوقت فی الفور پڑہ لے یہہ نماز ادا ہو گی نہ قضا شافعی و ایک جماعت علما سلف کا یہہ مذہب ہے کہ جب تک نماز کو فرض اعتقاد کرتا ہے تب تک کافر نہین ہوتا ہان لائق قتل کے ہو جاتا ہے جسطرح مرتد واجب القتل ٹہیر جاتا ہے حدیث کی یہہ تاویل کی ہے کہ ترک سے مراد انکار وجوب نماز ہے نہ فوت نماز لیکن اسمین کچہہ شک نہین ہے کہ جو حدیثین اس باب مین آئی ہین اون کے الفاظ دلیل ہین کفر ترک پر نہ جحود پر اسی جہت سے ابن القیم نے کتاب الصلوۃ مین ترجیح کفر تارک صلوۃ کی لکہی ہے یہی حق بہی معلوم ہوتا ہے اکثر علماء جو تارک نماز کو کافر کہتے ہین وہ تارک روزہ و حج و زکوۃ کو فاسق بتاتے ہین نہ کافر حالانکہ اس تفرقہ پر کوئی دلیل قرآنی یا سنتی موجود نہین ہے بلکہ حدیث

سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان سب عبادات کا ایک ہی حکم ہے کیونکہ یہی چیزین اسلام کی بنیاد ہین
جس گھر کی ایک دیوار بھی گرجاتی ہے تو وہ گھر محفوظ نہین رہتا ہے اسیطرح جب ان ارکان اربعہ سے
ایک رکن کو بھی عمداً ترک کیا تو خانہ اسلام ویران ہو گیا صاحب خانہ کافر بنگیا اس تقریر سے یہہ
بات بھی سمجھی گئی کہ مثل تارک عمد صلوة تارک صوم وحج وزکوة بھی کافر ہے گو مرتکب کبیرہ کافر نہو
اوسکے لئے توکبھی نہ کبھی امید مغفرت کی بھی ہے اگر اصل توحید واخلاص صحیح ہے انکے تارک کے لئے
امید مغفرت کی بھی نہین ہے انکا حال وہی ہوگا جو کفار کا حال نار جہنم مین ہوگا ف اہل حدیث
کہتے ہین کہ جنت کسی ایک کے لئے بھی واجب نہین ہے گو اوسکے عمل کیسے ہی اچھے کیون نہون آیا
اوسکا طریقہ پسندیدہ ہو مگر یہہ کہ اللہ تعالے اپنی مہربانی سے جنت کو اوسکے لئے واجب کر دے
اسلئے کہ وہ نیک کام جو اس شخص سے ہوئے ہین وہ اللہ کے آسان کرنے سے ہوئے ہین اگر اللہ
اونکو آسان نکرتا توکبھی وہ کام اس شخص سے نہ بنتا خدا کیطرف سے ہدایت نہوتی توکبھی بھی راہ راست
پر نہ آتا ولولا فضل اللہ علیکم ورحمته ما زکی منکم من احد ابداً ولکن اللہ یزکی من
یشاء ف دین وسنت والے اسبات پر ایمان رکھتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
گناہگاران اہل توحید کی شفاعت کرینگے مرتکبین کبائر کو بخشوائینگے حدیث مین آیا ہے شفاعتی
لاهل الکبائر من امتی دوسرا لفظ یون ہے لکنها للمذنبین المتلوثین الخطائین تیسری روایت یہہ ہے
ان اسعد الناس بشفاعتی یوم القیامة من قال لا اله الا الله خالصا من قبل نفسه
رواه الصابونی بسنده معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا اعتقاد
رکھنا داخل ایمان ہے گو بوجہ اطلاق لفظ حدیث بعینہ شفاعت کسی شخص کی معلوم نہین ہوسکتی ہے
نہ کوئی یہہ کہہ سکتا ہے کہ ہماری شفاعت ضرور ہوگی اسلئے کہ قرآن وحدیث سے ہونا شفاعت کا باذن اللہ
ثابت ہے جب شفاعت اذن پر ٹھہری توخدا جانے کسکے لئے اذن ہوتا ہے کسکے لئے نہین ہوتا ہے انکار
شفاعت مین انکار ہے آیت وحدیث کا شفاعت کے بھروسے پر گناہ کئے جانا دلیل ہے جہل وحمق کی
حدیث بخاری مین آیا ہے فیحد لی حداً یعنی شفاعت کی ایک حد مقرر کر دیجاویگی کہ فلان فلان قسم

کے لوگونکی شفاعت کرو یہہ شفاعت اونہین اہل کبائر کی ہوگی جنہون نے شرک نہین کیا ہے جو گور پرست
پیر پرست ہین رات دن مبتلا ہے بدعات سیئات ہین اونکی شفاعت کا خدا حافظ ہے اسلیئے کہ مشرک بخشا
نجاویگا نشفاعت ہے نہ بے شفاعت اکثر لوگ آپکو موحد سمجہتے ہین اور افعال شرکیہ مین مبتلا ہین کیونکہ
شرک چیونٹی کی چال سے بہی زیادہ ترمخفی ہے قال تعالے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم
مشرکون خدا کی خبر مین شک کرنا کفر ہے جب خدا ہی نے کہدیا کہ بہت سے ایمان لانے والے مشرک ہین
تو اگر وہ مشرک بہی گور پرست نہین ہین تو پہر کون ہین شرک دو طرح پر ہوتا ہے ایک اللہ کے ساتھہ اسکا
بیان تقویۃ الایمان ذر تصنیہ تطہیر الاعتقاد وغیرہ کتب مین لکہا ہے دوسرا شرک ساتھہ رسول کے
اسکا بیان کتاب دین خالص مین مذکور ہے جب کسی امام عالم مجتہد فقیہہ کی ایسی تقلید اختیار کی کہ
اوسکے مقابلہ مین قول خدا و رسول کو چہوڑ دیا تو یہہ بہی ایک قسم کا شرک ہے شرک بخشا نہین جاتا
ایسے مشرکون کو امید شفاعت کی رکہنا امید دروغ ہے شفاعت گناہ کی ہوتی ہے نہ شرک و کفر کی
یہہ تہمت اہل بدعت کی کہ اہل توحید منکر شفاعت ہین افترا محض ہے وقد خاب من افتری گناہون
پہ نادم ہو کر امیدوار شفاعت انبیاء و صلحاء و شہداء و علماء و اولیاء رہنا شیوہ اہل ایمان کا ہے

	گر نرفتم طریق سنت تو		ہستم از عاصیان امت تو	

اللہ نے ہر مخلوق کے لئے ایک مدت و اجل رکہی ہے کوئی نفس بے اجل کے مر نہین سکتا ع ہمنے چاہا
تہا کہ مر جائین سو وہ بہی نہوا جب اجل پوری ہو جاتی ہے تو موت آجاتی ہے موت سے فوت ہونا
نہین ہوسکتا مرتے سے کوئی نفس بچ نہین سکتا لکل امۃ اجل فاذا جاء اجلھم لا یستاخرون
ساعۃ ولا یستقدمون وقال تعالے وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ
کتابا مؤجلا دیکہو لڑائی مین سیکڑون زخم لگتے ہین کسیکو کوئی زہر پلا دیتا ہے کوئی بیر کہلا دیتا ہے
مگر وہ نہین مرتا کیونکہ ابہی اوسکی اجل نہین آئی تہی مدت زندگی کی پوری نہین ہوئی تہی کوئی فرش
پر بیٹہے بیٹہے ناگہان مر جاتا ہے چلتے پہرتے راہ مین موت آجاتی ہے نہ کچہہ درد ہوتا ہے نہ دکہہ یہہ
اسلیئے کہ اوسکی اجل پوری ہو گئی ہے اہل حدیث نے کہا ہے جو شخص مر گیا یا قتل ہوا اوسکی اجل منقضی

ہوگئی قل لوکنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیهم القتل الی مضاجعهم اہل علم نے کہا ہے
کہ مقتول اپنی اجل مقدر سے میت ہوتا ہے یہہ بات نہین ہے کہ اوسکی اجل نہین آئی تھی اجل سے
پہلے کسی کے قتل کرنے سے مرگیا دلیل اس مدعا کی آیات مذکورہ ہین موت ساتھہ میت کے قائم ہے
اللہ کی مخلوق ہے **لقوله تعالے** اخلق الموت والحیاۃ موت واجل ایک ہی چیز ہے نزدیک
اہل سنت کے یعنی مرگ وحدت مرگ شئے واحد ہے نہ جسطرح زعم کعبے کا ہے کہ مقتول کے لیے دو
اجل ہین ایک قتل ایک موت اگر بارا نجاتا تو اپنی اجل یعنی موت تک جیتا رہتا فلاسفہ کا یہہ قول
کہ حیوان کے لیے ایک اجل طبعی ہے کہ اوسوقت وہ بسبب تحلل رطوبات انطفاے حرارت غریزی
کے مرجاتا ہے دوسری اجل اختراعی ہے کہ بسبب آفات وامراض کے لاحق ہوتی ہے بالکل باطل
ہے دو اجل کا ہونا ہرگز کسی آیت وحدیث سے ثابت نہین ہوتا ہے اس جہل پر یہہ لوگ حکما رعقلا ر
کہلاتے ہین سبحان اللہ وبحمدہ وجدان صحیح سے یہہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ جان کے الگ ہوجانے
کو بدن سے بسبب فقدان استعداد بدن کے تولید روح سے موت کہتے ہین یہہ بات نہین ہے کہ
روح قدسی روح حیوانی سے منفک ہوجاتی ہو جب روح بسبب امراض مدنفہ کے تحلیل ہوگئی تو حکمت الٰہی
مین یہہ امر واجب ہوجاتا ہے کہ جان اتنی باقی رہجاتی ہے کہ ارتباط روح الٰہی کا ساتھہ اوسکے صحیح
سمجھا جاتا ہے ؎

باب پانچوان بیان مین عقیدہ نبوت وغیرہ کے

رسولون کے بھیجنے مین حکمت ومصلحت وعاقبت حمیدہ ہے لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد
الرسل اللہ نے نوع بشر سے رسول طرف بشر کے بھیجے ہین یہہ بشارت دیتے ہین اہل ایمان وطاعت کو
ڈراتے ہین اہل کفر وعصیان کو امور دین ودنیا مین جس امر کے لوگ محتاج ہین اوسکا یہہ بیان کرتے ہین خواہ
علم ہو یا عمل اللہ نے بہشت کو جگہہ نیکون کی بنائی ہے دوزخ کو گھر بدکارون کا ٹھیرایا ہے اون کامونکو
جنسے بہشت ملے دوزخ سے بچے عقل دریافت نہین کرسکتی ہے اسلیے پیغمبر آئے اونہون نے بتا دیا

کہ فلان امر کا انجام بہشت ہے فلان امر کا انجام دوزخ ہے آب جسکا جی چاہے اچھے کام کرکے جنت لے
جسکا جی چاہے برے کام کرکے دوزخ لے اللہ کی حجت اوسکے بندون پر تمام ہوگئی کسی شخص کو جگہہ
عذر کی باقی نہین رہی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اللہ نے پیغمبرون کو معجزات دئے
معجزہ عادت کو توڑ دیتا ہے یہہ معجزہ خدا کا کام ہے نہ رسول کا فعل بندہ کا کیا مقدور ہے کہ عادت
الٰہی کا خرق کرے دلالت معجزہ کی صدق نبی ورسول پر ایک یقینی بات ہے جب معجزہ کا مشاہدہ ہوتا
ہے بے اختیار علم صدق نبی کا حاصل ہوجاتا ہے بخلاف دلائل عقلیہ کے کہ ایک گرہ ہے کچے تاگے مین
اسلیے الزام خصم کا اوس سے مشکل ہوتا ہے ہرگز نزاع وجدال بند نہین ہوتا کیونکہ ہر شخص اپنی عقل
کے موافق گفتگو کرسکتا ہے علم کلام وفلسفہ سے یہہ بات ظاہر ہے عیان را چہ بیان معجزہ دیکھکر کافر
رہنا عناد وشقاوت سابقہ ازلی ہے ف سب سے پہلے جو نبی آئے آدم ابوالبشر علیہ السلام تھے
سب کے بعد جو نبی آئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین آدم کے بعد شیث بن آدم نبی
ہوئے پھر ادریس پھر نوح پھر ہود پھر صالح پھر ابراہیم پھر اسمعیل پھر اسحق پھر یعقوب لوط زمانہ ابراہیم
علیہ السلام مین تھے پھر شعیب پھر موسی پھر اونکے بھائی ہارون پھر یونس پھر سلیمان پھر زکریا پھر یحیی
پھر عیسی پھر الیاس پھر یسع پھر کوئی پیغمبر بعثت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نہین آیا آدم کی
نبوت قرآن پاک سے ثابت ہے امت نے اوسپر اجماع کیا ہے انکار نبوت آدم کو کفر بتایا ہے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ادعاے رسالت واظہار معجزہ سے ثابت ہے یہہ ادعا متواتر
ہے قرآن مین فرمایا ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین مسلم کی روایت مین ابوہریرہ سے مرفوعا یون
آیا ہے ارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون لفظ خلق کا بعموم خود شامل ہے جملہ اجزاء
عالم کو تمام اقسام موجودات وکائنات کو اسلیے آپکو سارے عالم کیطرف مبعوث سمجھا گیا ہے وما
ارسلناک الا رحمۃ للعالمین بھی اسی پر دال ہے عالم نام ہے کل ماسوا اللہ کا سو جسطرح اللہ
رب العالمین ہے اسیطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین ہین واللہ اعلم پیغمبرون
کی گنتی مین بعض احادیث آئی ہین مگر لائق حجت کے نہین ہین اسلیے بہتر یہہ ہے کہ تسمیہ انبیا مین عدد

پر حصر کرے کیونکہ ذکر عدد مین یہہ احتمال باقی ہے کہ شاید انمین کوئی ایسا شخص شامل ہوجاوے جو
نبی نہین ہے یا کوئی نبی اوس گنتی سے باہر رہ جاوے قال تعالیٰ منهم من قصصنا علیک
ومنهم من لم نقصص جب خدا ہی نے ہمکو گنتی نہ بتائی تو اب ہم کسطرح گنتی پر جم سکتے ہین وے سب
نبی خدا کی طرف سے پیغام لانے والے تھے سچے خیرخواہ دوستدار گناہون سے معصوم عہدہ نبوت سے
غیر معزول تھے نسخ شریعت عزل نبوت نہین ہے عصمت کے یہہ معنی ہین کہ وہ سب پہلے اور پیچھے نبوت کی
کبائر عمداً و کفر سے معصوم ہین یہہ معنا نہ سہو عمداً صغائر ہین تزکیہ ہوئے ہوئے یا بالاتفاق
روا ہین انسے اگر اتفاقاً کوئی لغزش ہوجاتی ہے تو فی الفور اوس پر متنبہ کردیے جاتے ہین قرآن
شریف سے جو بعض زلات انبیاء کے ثابت ہین کچھ ضرور نہین ہے کہ اونکی تاویل کیجاوے یا تحریف
نقل مین اوسے وکان امر الله قدرا مقدورا کو خیال کرلینا کافی و وافی شافی ہے ہان اولیاء اللہ
خوف وحزن وخباثت سے دنیا مین امون نہین ہین مرنے کے بعد اگرچہ انبیاء پھر حیات سے گئے ہین تو کوئی
وولی ہین والا انسے بعد موت کے استمداد و استعانت کرنا یا انکی قبرون سے مدد مانگنا انکو یاد
کرنا انکی نذر منت قبول کرنا کسی دلیل کتاب وسنت سے ثابت نہین ہے ف سب سے افضل تمام انبیاء
علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین کنتم خیر امۃ اخرجت للناس سے انکی خیریت تابع کمال نبی امت کے
ہوتی ہے جب نبی اکمل ہوگا تب ہی امت بھی کامل خیر ہوگی انکے سوا حدیث صحیح آئی ہے انا سید ولد
آدم لفظ ولد آدم سے بنی آدم کا عرف ہین نوع انسان پر بولتے ہین دوسری حدیث مین یون
آیا ہے آدم ومن دونه تحت لوائی اس سے سیادت نبوی افضلیت مصطفوی سب انبیاء و
رسل پر بخوبی ثابت ہوتی ہے آپکے بعد فضیلت ابراہیم علیہ السلام کو ہے پھر موسی وعیسی ونوح کو انہین
پنجتن کو اولو العزم کہتے ہین گو اورونکو بھی بعض نے بتایا ہے مگر قول مشہور یہی ہے قرآن پاک مین
ذکر اولو العزم کا مجملاً آیا ہے فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل بڑا عمدہ معجزہ نبی
امی کا قرآن عظیم ہے کہ خدا کا کلام قدیم ہے قیامت تک باقی رہیگا باقی معجزات انبیاء کے ہو چکے او
ر ہے ہر پیغمبر کو ایک دو قسم کا معجزہ دیا گیا تھا خاتم النبیین شفیع المذنبین سید المرسلین صلعم کو

ہر جنس کا معجزہ عنایت ہوا ہے جتنے کمالات سارے انبیاء مین جدا جدا تھے وہ سب آپکی ایک ذات وحد
مین مع شئے زائد جمع ہوگئے ہین ع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ✽ جو بزرگی آپکو ملی تہی
وہ کسیکو ہاتھہ نہ لگی ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ✽ **تنبیہ** انبیاء ورسل ملائکہ واولیاء
اگرچہ اشرف مخلوقات ہین درگاہ الٰہی کے مقرب وخواص ہین لیکن مثل ساری مخلوقات کے کچھ علم وقدرت
نہین رکہتے ہین مگر جتنا علم یا جتنی قدرت خدا نے انکو دی ہے جسطرح سارے مسلمان اللہ کی ذات و
صفات پر ایمان لائے ہین اسیطرح یہ بہی ایمان رکہتے ہین ادراک کنہ ذات وصفات مین معترف
بعجز وقصور ہین آداے حقوق عبدیت مین ناطق بشکر خدا ہین بندگان خاص خدا کو صفات واجبی
خدا مین شریک کرنا یا عبادت خدا مین شریک ٹہیرانا کفر ہے غیر انبیاء کو صفات انبیاء مین شریک کرنا بہی
منع ہے یہود نے انبیاء کا انکار کیا کافر ہوگئے نصاری نے عیسی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مشرکین
عرب نے ملائکہ کو خدا کی بیٹیان ٹہیرایا فرشتون کے لیے علم غیب ثابت کیا کفر مین پڑگئے نیچریہ نے وجود
ملائکہ وشیاطین کا انکار کیا کافر ہوگئے متابعت مقصود ہے انبیاء علیہم السلام پر جس بات کی خبر رسول نے
دی ہے اوسپر ایمان لانا چاہیے جن کامون کا حکم کیا ہے وہ کرنا چاہیے جن باتون سے منع فرمایا
اوسے بچنا لازم ہے مالابد منہ مین قاضی ثناء اللہ رح نے کیا خوب فرمایا ہے کہ قول وفعل ہر کسے
راکہ سرموئے قول وفعل پیغمبر مخالفت داشتہ باشد آنرا رد باید کرد انتہے اس جملہ صالحہ نے تقلید
کی جڑ کاٹ دی قاضی صاحب فقیہہ حنفی تہے انکی بات حنفیہ پر مطابق اونکے قاعدہ کے ضرور ہی
حجت ہوگی اسیطرح شیخ عبدالحق دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ مین جڑ بدعت حسنہ کی اوکہاڑ دی کہلکر
لکہدیا ہے کہ ادنی سنت بدعت حسنہ سے بہتر ہے مثلاً استنجا کرنا مطابق سنت کے مدرسہ وخانقاہ
کے بنانے سے بہتر ہے اسلیے کہ سنت سے دلمین نور آتا ہے بدعت سے ظلمت پیدا ہوتی ہے یہانتک
کہ نوبت ختم وطبع ورین کی پہونچتی ہے جزاہ اللہ خیرا یہہ دونون عالم بڑے فاضل عابد زاہد
عامل امام طائفہ حنفیہ تہے امید ہے کہ حنفیہ انکے فتوی پر انکار نکرینگے اگر کرین تو کیا کرین آخر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی توہی فرمایا ہے کہ من ابی فقد عصانی یعنی جس نے میرے

قول وفعل کا انکار کیا اوسکو نہ مانا وہ میرا نافرمان ہے پہر فرمایا کہ ایسا شخص نار مین جاویگا کل
بدعۃ ضلالۃ کلیہ عامہ ہے ہر بدعت کو شامل ہے خواہ کوئی بشر اوسکو حسنہ کہے یا مستحبہ یا وجہہ
افسوس تو یہہ ہے کہ حدیث مین کسی جگہہ بہی کسی ذراسی بدعت کو بہی تو حسنہ نہین کہا ہے پہر منکرین تقسیم بدعت
پر ہنسا کیا ف عہد میثاق کتاب وسنت دونون سے ثابت ہے اذ اخذ ربك من بنی آدم
من ظهورهم ذریتهم الخ حدیث اس باب کی مشکوۃ وغیرہ مین لکہی ہے معتزلہ کا آیت وحدیث
کو معنی مجازی پر حمل کرنا بیجا ہے جو ایمان لایا ہے وہ اوس عہد پہ قائم دائم ہے جسنے کفر کیا ہے
اوسنے میثاق کو بدل ڈالا ہے قالوا بلی کے بعد سخت بلا مین پڑگیا ہے انا للہ یہہ عہد ربوبیت کا
لیا گیا تہا تاکہ کوئی بندہ شرک نکرے مگر یارون نے الوہیت کو توڑا نا الا ما شاء اللہ مگر ربوبیت مین
اکثر لوگ مشرک ہوگئے اللہ کو چہوڑ کر غیر اللہ کے بندے بنے کوئی عابد وثن وصنم ہوگیا ہے کوئی عابد
ملائکہ ونجوم کوئی بندہ اولیاء بنگیا کوئی معشوق کا بندہ ہوگیا پارسیون کے دو خدا ہین نصاری
کے تین خدا ہنود کے تیتس کروڑ معبود فقط ایک مسلمانون کا خدا ایک اکیلا اللہ ہے پس بس ؎

تا چند گر از چوب گہ از سنگ تراشی ؛	بگذر ز خدا ئے کہ بہر رنگ تراشی

ہدایت ضلالت خدا کے ہاتہہ ہے اضافت اوسکی طرف رسول خدا یا اصنام وغیرہ کی مجازاً آتی ہے
جیسے اضلهم السامری وانهن اضللن کثیرا من الناس ف ولی کیسا ہی بڑا ہو نبی
کے درجے کو نہین پہونچتا ہے اسپر سارے مسلمانون کا اجماع اتفاق ہے یہہ قول بعض صوفیہ کا
کہ ولایت افضل ہے نبوت سے ماؤل ہے یا مردود یہہ دعوی شرعاً باطل ہے کشفاً ساقط ہے
شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کتاب الفرقان مین اتفاق سارے سلف وائمہ امت واولیاء ملت
کا بابت افضلیت انبیاء کے اولیاء پہ نقل کیا ہے یہہ قول کہ خاتم الاولیاء افضل اولیاء ہوگا
جیطرح کہ خاتم الانبیاء افضل انبیاء ہین ایجاد حکیم ترمذی ہے آنسے پہلے کسی شیخ نے یہہ بات
سونہہ سے نہین نکالی تہی پہر ابن العربی کو یہہ خیال ہوا کہ خود وہی خاتم الاولیاء ہین انتہے ایسے
اقوال شطحیات اہل سلوک مین داخل ہوتے ہین لایق اعتماد واعتبار کے نہین سمجھی جاتی احادیث

السکاری تطوی وَلا تروی سه

نتوان عربده با چشم تو کردن آری	بتواضع گزرانند ز خودستان را

ف ولایت کے لئے یہہ شرط نہین ہے کہ ولی معصوم بھی ہو نہ خطا کرے نہ اوس سے غلطی ہو بلکہ مخفی رہنا بعض علوم شریعت کا ولی پر جائز ہے بعض امور مین ولی پر شتبہہ ہو جاتے ہین کبھی خوارق عادات کو کرامات سمجھہ لیتا ہے شیطان کے دہوکے مین آجاتا ہے نہین جانتا کہ یہہ کام مخرف سحر شیطان کے ہے گو اس امر سے خارج از ولایت نہو کیونکہ اللہ تعالے نے خطا و نسیان اس امت کا معاف فرمایا ہے اسیلئے یہہ بات ٹہیر چکی ہے کہ ہر انسان پر ماننا ہر ولی کی بات کا کچھہ واجب نہین ہے نہ اوسکے ہر واقعہ والہام وکشف پر اعتماد کرنا لازم ہے بلکہ قول وفعل ہر ولی کو کتاب وسنت پر عرض کرے جو موافق نکلے اوسکو مانے جو مخالف ہو اوسکی پیروی سفت مین بہی مول نہ لے

ف الہام کشف منام کوئی حجت اسلام نہین ہے نہ کوئی حکم دین انسے ثابت ہو سکتا ہے ہان انکی لیاقت اتنی ہی ہے کہ احکام ثابتہ کی گواہی دین تائید کرین قاضی ثناء اللہ نے کہا ہے کشف والہام اگر خلاف آحاد احادیث وقیاس جامع شروط ہوگا تو ترجیح حدیث وقیاس ہی کو دیجاوے گی کشف مین حکم خطا کا دینگے الہام ومنام کو غلط سمجھین گے یہہ مسئلہ سارے سلف وخلف کا مجمع علیہ ہے کیونکہ قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حجت قطعی ہوتا ہے اوسکی روایت مین احتمال کذب ونسیان کا ضعیف ہے اولیاء کے کشف مین کثرت خطا بہت ہوتی ہے انتہے ف اشراط ساعت علامات قیامت غربت اسلام قلت علم کثرت جہل وفور ہرج یعنی قتل ظہور مہدی نزول عیسیٰ خروج دجال بہ آمد دابۃ الارض خروج یاجوج ماجوج طلوع شمس از مغرب رفع قرآن وغیرہ جتنی امارات وآیات فتن کبریٰ وصغریٰ کی آئی ہین جنکی خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے سب حق ہین کیونکہ یہہ سب امور ممکن ہین مخبر صادق نے انکی خبر دی ہے اسیطرح نفخ صور بعث بعد الموت نفخ احیاء انشقاق سموات وقوع نجوم طیران جبال خراب ارض خلق عالم بعد از عدم خروج موتی از قبور انواع عذاب نار جیسے سانپ بچھو زنجیر طوق آب گرم زقوم غسلین کا دونا

مین ہونا و حور وقصور اکل وشرب ونکاح ولباس ودیگر لذات کا جنت مین ہونا یہہ سب حق ہے
سیوطی نے ایک کتاب حال برزخ مین لکھی ہے جسمین جنت ونار کا رسالہ لکھا ہے قبر کے حالات مین
[illegible] ثمار التنکیت تالیف کی ہے صاحب اشاعہ واقتراب الساعہ نے علامات قیامت کو لکھا ہے
کیا ہے جو کچھہ ان کتب ورسائل مین آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ سے ثابت کیا گیا ہے اوسپر
ایمان لانا فرض ہے انکار اوسکا کفر والحاد وارتداد وزندقت ہے جتنے مخالفین اسلام مین
بڑا کفر اونکا یہی انکار معاد واحوال قبر وحشر ونشر وجنت ونار کا ہے حالانکہ وجود معاد جسمانی
کا دخول جنت ونار کا قرآن وحدیث وانجیل سے بھی ثابت ہے ونیچریہ انکار معاد کا کرتے ہین یا
معاد روحانی سمجھتے ہین ابھی تو نہین مرنے کے بعد انکو خود معلوم ہوجاتا ہے کہ سچا کون تھا جھوٹا
کون ہے ف رسل بشر رسل ملائکہ سے افضل ہین ملائکہ کے رسول عامہ بشر سے افضل ہین یا
بلکہ بضرورت ہان عامہ بشر عامہ ملائکہ سے افضل ٹہیر چکے ہین گو معتزلہ وفلاسفہ وبعض اشاعرہ
اسبات کو نہین مانتے یا ملائکہ کو بشر سے بہتر جانتے ہین لیکن سچی بات یہہ ہے کہ یہہ مسئلہ اوس
قسم کا ہے کہ کتاب وسنت ساتھہ اوسکے گویا نہین بولی ہے نہ کوئی حدیث اس باب مین صحیح ثابت
ہوئی نہ صحابہ نے اوسمین کبھی کچھہ کلام کیا بلکہ اسکو اہل کلام نے دلائل عقلیہ سے استنباط کیا ہے
اسلیے سلف کی راہ پر چلنا نجات کا رستہ اختیار کرنا ہے کوئی کیون نہ افضل ہو ہمارا نہ کچھہ نقصان
ہے نہ کچھہ فائدہ بعض لوگ باوجودیکہ عالم فاضل کہلاتے ہین آپکو دیندار سمجھتے ہین لیکن ایسے مسائل
مین خوض کیا کرتے ہین حالانکہ اس خوض وغور مین کچھہ حاصل نہین ہے ہان اوقات عزیز عمر
ضائع ہوجاتی ہے اوتنی مدت ذکر خدا درس علم حدیث وظیفہ درود سے محروم رہتے ہین یا حقوق
اہل وعیال ونفس کے ادا کرنے مین قاصر رہتے ہین اسیطرح کا یہہ مسئلہ ہے کہ مکہ افضل ہے یا مدینہ
پھر موضع قبر شریف افضل ہے یا عرش مجید شیخ عبدالقادر جیلانی بہتر ہین یا امام اعظم کوئی یہہ وہی
مثل ہے کہ شیر شاہ کی ڈاڑہی بڑی تھی یا سلیم شاہ کی اجی بھائی کسی کی ڈاڑہی بڑی ہو ہمین
کیا ہم سے تو ہمارے اعمال کا سوال ہمارے افعال کا حساب کتاب ہوگا ہم اپنی فکر کرین یہہ بہتر ہے

یا تیرا میرا ذکر کوئی بزرگ ہوا تو ہمکو کیا ملجاویگا کوئی مفضول ٹھیرا تو ہم سے کیا چھین لیا جاویگا اکثر خلق کی اوقات ایسے مباحث واشغال مین برباد جاتی ہے نہ کبھی خدا ورسول کی یاد ہوتی ہے نہ عاقبت وآخرت یاد آتی ہے انا للہ ف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج کو بیداری مین اسی جسم مبارک کے ساتھ آسمان دنیا تک جانا پھر وہان سے جہان تک کہ خدا نے چاہا تھا پہونچنا بخبر صحیح بطرق متعددہ بخوبی ثابت ہے جو کوئی اس خبر کا منکر ہے اس اثر پر ایمان نہین لاتا ہے وہ بدعتی گمراہ ہے مسجد الحرام سے بیت المقدس تک جانا تو بنص قطعی کتاب اللہ ثابت ہے اسکا انکار کفر صریح ہے رہا زمین سے آسمان کے اوپر جانا سو یہ بات بخبر مشہور و مستفیض ثابت ہے اسکا انکار کرنیوالا مبتدع ضال ہے آسمان سے جنت و عرش تک جانا اخبار آحاد سے ثابت ہوا ہے انتہاء معراج مین اختلاف ہے کہ جنت تک تھی یا عرش تک یا مافوق تک جسکو مقام قاب قوسین کہتے ہین پھر وہان رویت ہوئی تھی یا نہین ایک جماعت محدثین نے مثل عائشہ کے انکار رویت کا کیا ہے جبریل علیہ السلام کا دیکھنا بتایا ہے ایک جماعت نے کہا نہین بلکہ اللہ پاک کو وہان دیکھا ابن عباس یہی کہتے ہین پھر کسی نے کہا آنکھ سے دیکھا کسی نے کہا دل سے اشعریہ آنکھ کے قائل ہین تفتازانی طرف دل کے مائل ہین بعض نے توقف کیا یہی بات ٹھیک معلوم ہوتی ہے اسلئے کہ تصریح رویت بصر یا رویت قلب کی اسطرح پر نہین آئی ہے کہ جس سے آنکھ ٹھنڈی و دل تسلی ہوجاے ہمکو زیادہ خوض کرنے کی کیا حاجت ہے ف روح کا محدث ہونا یعنی قدیم نہونا دین اسلام سے بضرورت شرعیہ معلوم ہوچکا ہے سارے صحابہ و تابعین اسی اعتقاد پر گزرے ہین پھر پیچھے سے ایک ایسا فرقہ قاصر الفہم نکلا جسنے کہا کہ روح قدیم ہے اہل سنت متفق ہین اسبات پر کہ روح مخلوق ہے اسپر بعض محدثین نے اجماع نقل کیا ہے کسی نے کہا روح مرجاتی ہے کسی نے کہا کہ نہین مرتی ہے نہ مرنا روح کا ٹھیک ہے احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے اگر مرجاتی تو بعد مفارقت بدن کے تا حشر منعم و معذب کیون ہوتی روح کا حال سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین ہے قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا شاہ ولی اللہ محدث کا یہ تجویز کرنا کہ اس آیت سے انکار علم

روح کا منصوص نہین ہے اگرچہ ظاہر مین پر رونق بات معلوم ہوتی مگر درحقیقت کچھہ بہی کسی بات
نہین ہے ہمکو ایسے امر مین سر سے خوض کرنیکا حکم ہی نہین ہے تا تاکہ کسیطرح پر کچہ معرفت حاصل
بہی ہوجاوے تو پہر اوسپر یقین کامل کسطرح ہو سکتا ہے اوسکی تصدیق کتاب وسنت سے کیونکر
ہو سکے گی عقل کوئی آلہ معرفت کا نہین ہے گو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ایمان براہ
عقل کے واجب ہوتا ہے کیونکہ خدانے فرمایا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا یہی مذہب
اشاعرہ وغزالی کا ہے معتزلہ موافق امام اعظم کے ہین انکی یہہ دلیل کہ افی اللہ شک فاطر
السموات والارض وکل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام ناتمام ہے اسلئے کہ آیت مذکور
دلیل سمعی ہے نہ حجت عقلی حدیث مسطور حق مین مولود غیر مکلف عاقل کے ہے نہ حق مین مکلف بالغ کے
ف حنفیہ ومعتزلہ کے نزدیک تکلیف مالا یطاق جائز نہین ہے اندیشہ ہے یہہ کہنا نہین
پہونچتا کہ تو دیکھہ جسکے پاؤن نہین ہین اوسکو یہہ نہین کہہ سکتے کہ تو چل شافعیہ واشاعرہ کہتے
ہین یہہ تکلیف جائز ہے اگر جائز نہوتی تو یہہ سوال کیون ہوتا کہ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ
لنا بہ مگر ٹہیک بات یہہ ہے کہ جائز نہین ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا آیت اول
استعاذہ آفات کا مراد ہے نہ تکلیف مالا یطاق پہر خواہ وہ تکلیف اپنی ذات مین ممتنع محال ہو جیسے
جمع ضدین یا ممکن ہو جیسے خلق جسم تو بہی وہ تکلیف جو ممتنع بالغیر ہے جیسے ایمان لانا اوس شخص کا
جسکو خدانے جان لیا ہے کہ وہ ایمان نہ لاویگا مثل فرعون وغیرہ کے تو یہہ سب کے نزدیک شرعا
جائز وواقع ہے آخر یہہ بات خدا کو معلوم تہی کہ ابو جہل کبہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو سچا نہ سمجہیگا مگر اوسکو تکلیف تصدیق کی دیگئی تہی دعا مانگنا کچہہ منافی عدم تکلیف کی نہین ہے
یہہ ویسی بات ہے کہ حدیث مین بہت چیزون سے پناہ مانگی ہے حالانکہ اونمین ایسی چیزین بہی
ہین جنپر صبر کرنے سے وعدہ جنت کا آیا ہے ف سنت حقیقت مین کسی مذہب خاص کا نام
نہین ہے اتنی بات ہے کہ جن مسائل مین اہل قبلہ مختلف ہو کر کئی فرقے بنگئے ہین بعد اسکے کہ
وہ ضروریات دین کو مانتے تہے سو وہ مسائل مختلف فیہا دو قسم پر ہین ایک قسم مسائل مذکور کی

وہ ہے جو کتاب وسنت سے ثابت ہے سلف صلحا یعنی صحابہ وتابعین اوسپر گزر گئے ہین پہر انکے بعد
ہر صاحب رائے اپنی رائے کا فریفتہ ہوا طرح طرح کی رائین راہین نکلین اوسوقت ایک گروہ نے ظاہر
کتاب وسنت کو اپنے دانتون سے خوب ہی مضبوط پکڑا عقائد سلف پر جم گئے اونکے اعتقاد پر ہم
گئے اصول عقلیہ کی موافقت ومخالفت کی کچہہ پروا نکی اگر اتفاقاً کلام معقولی کیا تو الزام خصم رد
مخالف یا زیادت طمانینت کے لیئے نہ واسطے استفادہ عقائد کے انکو اہلسنت کہتے ہین دوسری قوم
نے تاویل وصرف عن الظاہر کو اختیار کیا پہر جس بات کو اپنے زعم مین خلاف اصول عقلیہ کے پایا وہان
کلام معقولی کیا تاکہ ماہیت امر متحقق ہوجاوے سوال قبر کا وزن اعمال کا مرور صراط رؤیت
خدا کرامات اولیاء کتاب وسنت سے ظاہر ہوچکا ہے سلف اسی عقیدہ پر گزرے ہین لیکن ایک
قوم کے زعم مین نطاق معقول نے اسجگہہ تنگی کی وہ ان چیزونکا انکار کرکے تاویل کرنے لگے
دوسری قوم نے کہا ہم ان سب باتون پر ایمان لائے ہین گو ہمکو حقیقت انکی معلوم نہین ہوئی ہے
نہ ہماری عقل اوپر گواہی دیتی ہے تیسری قوم بولی کہ ہم ان سب امور پر ایمان لائے ہین ہمکو بیان
انکا طرف سے ہمارے رب کے آگیا ہے ہماری عقل ہی اسکی گواہی دیتی ہے باقی رہی وہ قسم
مسائل کی جنکے ساتہہ کتاب ناطق نہین ہے نہ سنت مستفیض ہے نہ صحابہ نے اوسمین کچہہ گفتگو کی ہے
بلکہ اوسکو اوسی کے حال پہ چہوڑ دیا تہا مگر کچہہ لوگ آئے تو اونہون نے اس قسم مین کلام کیا اختلاف
کیا انکا خوض کرنا نہین کسی طرح پہ ہوا ایک استنباط کرنا دلائل عقلیہ سے جیسے مسئلہ فضیلت انبیا
کا ملائکہ پر فضل عائشہ کا فاطمہ پہ دوسرے توقف کرنا اونکا اصول موافق سنت پر اور متعلق ہونا
اون اصول کا ساتہہ مسائل مسطورہ کے جیسے مسائل امور عامہ یا کچہہ مباحث جواہر واعراض کے
کیونکہ قائل ہونا حدوث عالم کا مثلاً متوقف ہے ابطال ہیولی اثبات جزء لایتجزی پر یا قائل ہونا
خلق خدا کا عالم کو بلا واسطہ متوقف ہے ابطال اس قضیہ پر کہ واحد سے سوا واحد کے صادر نہین
ہوتا ہے یا قائل ہونا معجزات کا متوقف ہے اس بات پر کہ جو لزوم عقلی درمیان اسباب ومسببات
کے ہے اوسکا انکار کیا جاوے یا قائل ہونا معاد کا موقوف ہے امکان اعادۂ معدوم پہ

وعلی ہٰذا القیاس و دیگر مسائل بہت سے کتب ان لوگون کی بہری ہوئی ہین پوری تقریر اس
مقام کی حجۃ اللہ البالغہ مین لکہی ہے ف نصوص کتاب و سنت کی محمول ہین اپنے ظاہر پر
کوئی دلیل قطعی اونکی صارف نہین ہے جیسے وہ آیتین جنکا ظاہر مشعر جہت و جسمیت ہے ہم نہین
کہہ سکتے ہین کہ یہہ آیتین نصوص نہین ہین بلکہ متشابہ ہین اسلئے کہ نصوص سے اسجگہہ مقابل الفاظ
مفسر و محکم مراد نہین ہے بلکہ وہ مراد ہے جو کہ اقسام نظم کو بحسب متعارف عام و شامل ہے انکا آ
سلے عدم حمل کرکے طرف اور معانی کے جانا جسکا دعوی اہل باطن کرتے ہین الحاد ہے عقائد کا
آراء فاسدہ پر مقرر کرنا اور اوپر حکم کفر کا لگانا اگرچہ ظاہر ادلہ قرآن و حدیث کے اوسیطرح
پر ہین درحقیقت تخطیہ کرنا ہے قرآن و حدیث کا بہلا کہین یہہ ہوسکتا ہے کہ خدا قرآن کو واسطے
بیان کے بہیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افصح الناس ہون پہر وہ ظاہر مین ایسے الفاظ
کہین جنکا اعتقاد مطابق ظاہر مذکور کے کفر ٹہیرے یہہ جرأت اوسی قوم سے ہوئی ہے جنہین غیر اسلام
مرغوب ہوگیا جوان کبیر السن بنگیا ف فرشتے خدا کے بندے ہین جو حکم خدا کا ہوتا ہے اوسکو بجا لاتے
ہین انہین کسی کے دو کسی کے تین کسی کے چار چار پر بہی ہین ہر ایک فرشتہ کی ایک جگہہ خاص مقرر
ہے یہہ خدا کی نافرمانی نہین کرتے ہین یہہ حال انکا قرآن شریف مین آیا ہے نہ انکو نر کہہ سکتے ہین
نہ مادہ نہ انکے اولاد ہوتی ہے نہ یہہ محتاج کہانے پینے کے ہین بلکہ وحی کے پہونچانے والے عرش
کے اوٹہانے والے ہین جو فضل و کمال لایق انکے حال کے ہے وہ انکو بالفعل حاصل ہے انہین
شوق تحصیل کمال کا نہین ہوتا ہے کہ یہہ کسی چیز کو قوت سے فعل مین لائین اسلئے یہہ بات کہی گئی
ہے کہ انہین عشق نہین ہوتا ہے اسکا مطلب یہہ نہین ہے کہ محبت و معرفت مولی بہی انہین نہین ہے
مبرا ہونا انکا مردی و زنی سے اسلئے کہا جاتا ہے کہ کوئی نقل شرعًا اس باب مین نہین آئی ہے نہ عقل
اوسپر دلالت کرتی ہے جن پرستون کا یہہ کہنا کہ یہہ خدا کی لڑکیان ہین محال و باطل ہے ما
اتخذ صاحبۃ ولا ولدا لم یلد ولم یولد ہاروت ماروت دو فرشتے تہے خدا نے اونپر
عتاب کیا تہا جسطرح کہ زلت انبیاء و سہو اولیاء پر عتاب ہوتا ہے کوئی کفر و گناہ کبیرہ اونسے

صادر نہین ہوا تھا کہ وہ اوسپر معذب ہوئے ہون ف شیاطین کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہی یہہ
آدمیون کے دلمین وسوسہ ڈالتے ہین بنی آدم کا گمراہ کرنا راہ ہدایت سے بہکا دینا چاہتے ہین انکی
تاک مین رہا کرتے ہین آپسمین لڑاتے فساد کراتے ہین میان بی بی کو بہکا کر جدائی ڈالتے ہین قال
تعالے ان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم لیجادلوکم وان اطعتموھم انکم
لمشرکون اللہ جس آدمی پر چاہتا ہے انکو مسلط کر دیتا ہے جسکو چاہتا ہے انکے کید و مکر سے
بچا لیتا ہے قال تعالے واستفزز من استطعت منھم بصوتک واجلب علیھم
بخیلک ورجلک وشارکھم فی الاموال والاولاد وعدھم وما یعدھم الشیطان
الا غرورا یہہ تسلط ان شیاطین کا غالبًا اہل دنیا متکبین کبائر اہل شرک وکفر پر زیادہ
ہوتا ہے انپر سوار پیادے شیطان کے مسلط رہتے ہین وہ انکے مال واولاد مین شریک ہوتا ہے
یہی سبب ہے کہ اکثر مال امرا رؤسا کا خلاف مرضی خدا مین صرف ہوا کرتا ہے یعنی پانی مین برباد
جاتا ہے اولاد شریر فاسق فاجر نابکار نالائق بد لیاقت جاہل متمرد سرکش پیدا ہوتی ہے سو
یہہ سارا وعدہ شیطان کا انکے ساتھہ دہوکا ہوتا ہے یہہ سمجھتے ہین کہ جو کچھہ ہم کرتے کہتے ہین
جہان کہین ہم مال اوٹھاتے ہین سبکا نتیجہ اچھا ہوگا ہمکو عیش آرام ملیگا یا نیکنام مشہور کہلائینگے
یہہ سب غلط ہے یہہ کام انکو جہنم کی سیر کراویگا یہہ نیکنامی چالاکی عیش پروازی انکو دوزخ کا سوختہ
بناویگی خاطر جمع رکہین انما سلطانہ علی الذین یتولونہ الخ رہے وہ غربا
اسلام جو خدا پر ایمان لائے ہین اللہ پر بہروسا رکہتے ہین دنیا کے عاشق مال کے بندے نام
کے طالب نہین ہین سو انپر کچھہ داؤ ان ملاعین کا نہین چلتا ہے قال تعالے انہ لیس
لہ سلطان علی الذین امنوا وعلی ربھم یتوکلون ان عبادی لیس لک علیھم
سلطان وکفی بربک وکیلا سچ ہے جسکا وکیل خدا ہے اوسپر کب کسی دشمن خدا کا بس چل سکتا ہے
ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ۔ ان لوگون کی ایک پہچان یہہ بہی ہے کہ جب انسے
کوئی بہول چوک ہوکر دہڑی مین ہوجاتی ہے تو پہر وہ متنبہ ہوتے ہین نادم ہوکر تائب ہوجاتے ہین

برے کام پر اثر نہین کرتے کوئی نصیحت کرتا ہے تو فی الفور مان لیتے ہین انکے مقابلے مین وہ الدّا
آسودہ لوگ ہین کہ جب اونکو خدا کا ڈر بتاؤ تو اور زیادہ ضد کرنے لگتے ہین واذا قیل لہ
اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جہنم ولبئس المہاد اونکا گھر بہشت ہے تو انکا
محل دوزخ ف اللہ کی کتابین ہین جنکو پیغمبرون پر آسمان سے زمین پر اوتارا ہے ان کتابون
مین امر نہی وعد وعید سب کچھ ہے سب کتب مین افضل قرآن عظیم ہے یہ کلام اوسکی ایک صفت
قدیم ہے تفصیل کہ اوپر گزر چکا حقیقی کتابین آسمانی آئی تہین یہ کتاب اون سبکا خلاصہ و
فصل الخطاب ہے افضل رسل پر نازل ہوئی اعجاز نظم اسی کا خاصہ ہے اور کتابون مین یہ خاصہ
نہ تھا تمسک کرنا عقیدہ و عمل مین ساتھ اس کتاب مقدس کے فرض عین ہے مخالفت اسکی کفر صریح
ضلالت واضح ہے اسکے ہوتے اب کسی کتاب آسمانی کا دیکھنا پڑھنا درست نہین ہے عمر فاروق
کے ہاتھ مین توریت دیکھی تہی چہرہ مبارک غصے سے سرخ ہو گیا فرمایا لو کان موسی حیا لما
وسعہ الا اتباعی اگر موسیٰ علیہ السلام جیتے ہوتے تو اونکو بہی بجز میری تابعداری کے اور
کچھ نہ بنتا جب توریت انجیل کا یہ حکم ٹہیرا تو پہر کسی اور کتاب کا کیا ذکر ہے خصوصاً اوس کتاب کا
جو آسمان سے بہی نہ آئی ہو کسی پیغمبر پر نہ اوتری ہو اسی زمین پر کسی مولوی ملا مشائخ فقیہ درویش
شاعر نے بنائی ہو اپنی عقل کی اوسمین کارروائی کی ہو پہر سب یا اکثر یا بعض مطالب اوس کے
خلاف کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ہون اوسکو پکڑنا اوسپر چلنا یا اوسکے موافق عقیدہ
رکہنا خدا اور رسول کی مخالفت کی پروا نکرنا کسطرح درست ہو سکتا ہے تمہین کہو کہ یہ کیا ایمان
ہے کیسا اسلام ہے کہان کا احسان ہے انا للہ تیہ سیکڑون فتاوی فقہ رائے کے جنمین
ہزارون مسئلے بے دلیل لکھے گئے ہین کہو انپر چلنا خدا کا دین ہے یا ابلیس لعین کا آئین قول و
فعل ہر امتی کا اوسیوقت لائق سماعت مستحق التفات ہو سکتا ہے جبکہ شاہد و موید نصوص کتاب
و سنت کا ہو ورنہ الاکالا ہے بدبریش خاوند ہوتا ہے توریت موسیٰ علیہ السلام پر اوتری تہی
خدا نے اوسکو اپنے ہاتھ سے لکہا تہا اتنی بڑی کتاب تہی کہ سوا پیغمبر کے کوئی اوسکو حفظ نکر سکا

انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر آئی تھی زبور داؤد علیہ السلام پر اوتری تھی ان سب کتابون مین بعد ذکر
خدا و احکام شریعت و خطب و موعظت کے احوال و صفات رسالت خاتم النبین صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے مذکور ہین آپکے اصحاب و امت کا بھی ذکر آیا ہے یہہ اور بات ہے کہ کوئی شخص عناد و کفر
سے انکار اون نصوص کا کرے یا اون بشارات کو بدل ڈالے یا اونکا مطلب بگاڑ دے یا وقتاً
فوقتاً اونمین اصلاح کرتا رہے قرآن شریف نے سب کتب کو منسوخ کر دیا ہے اب نہ کسی کتاب کی تلاوت
درست ہے نہ دراست ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے اوترے تھے سب آسمانی کتابون پر ایمان
لانا واجب ہے کتابونکی گنتی معلوم کرنا کچھ ضرور نہین ہے کیونکہ کسی دلیل قطعی سے تعداد کتب
سماوی کی دریافت نہین ہوئی ساری کتابین اس حیثیت سے کہ خدا کا کلام پاک ہے رتبہ مین برابر
ہین گو بعض وجوہ دیگر سے کسی کتاب کو کسی کتاب پر فضل حاصل ہو جسطرح قرآن کریم کو سب کتب
پر فضیلت ثابت ہے اس کتاب کو خدا نے ہر قسم کی تحریف تبدیل نقصان تاویل سے بچا رکھا ہے
اسکی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے کیا مجال ہے کہ کوئی بشر ایک حرف اوسکا بدل سکے یا کم و بیش کر سکے
لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید و للہ الحمد والمنۃ
ف امت اسلام بہترین امت ہے بنص قرآن کریم حدیث مین آیا ہے انتم تتمون سبعین
امۃ انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ اسکو ترمذی نے حسن کہا ہے معلوم ہوا کہ اس امت
سے پہلے ستر امتین اور بھی ہو چکی ہین اون سب امتون کا وقت صبح سے عصر تک تھا اس امت
نے اپنی دکان بعد عصر کے کھولی ہے لکن اجر اون امتون کا کم اس امت کا زیادہ ہے جتنی
اگلی امتین تھین سو دہ ہو چکین صرف اہل کتاب کسیقدر باقی ہین لکن اپنی کتاب پر قائم نہین
اسلیئے اگر اہل کتاب سمجھے نہ جاوین تو ہو سکتا ہے اگر قائم بھی ہوتے تو بھی ناجی نہین ہو سکتے تھے
اسلیئے کہ بعد علم ناسخ کے منسوخ پر عمل کرنا شرعاً و عقلاً درست نہین ہے اس امت کے فضائل و کثرت
ثواب مین بہت حدیثین آئی ہین خصائص اس امت کے بہت ہین مواہب لدنیہ مین ذکر خصائص
مذکور کا کیا گیا ہے حدیث معاویہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے

لایزال من امتی امة قائمة بامر الله لا یضرهم من خذلهم ولا من خالفهم
حتی یاتی امر الله وهم علی ذلک یہہ حدیث متفق علیہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ بقاء اس
امت کا تا قیام قیامت ہے کوئی یہہ چاہے کہ اسلام دنیا سے مٹ جاوے تو یہہ ہرگز نہوگا یہہ
اور بات ہے کہ سلطنت و دولت اسلام کی باقی نہیں رہی ہے مسلمان غریب ہوگئے ہیں مگر باوجود
اس غربت کے بالکل فانی محض نہونگے جیسا کبھی بلکہ کوئی نہ کوئی گروہ انکا ہمیشہ کسی نہ کسی قطر زمین میں
غالب و منصور رہیگا مخالف کے ہاتھ سے کوئی نقصان اوسکو نہ پہونچیگا چنانچہ آجتک ایسا ہی
ہوا ہے کہ ہر صدی کے اول میں ایک مجدد دین پیدا ہوتا رہا ہے جسنے سنت کو قائم کیا بدعت کو
دور کیا یہہ تجدید کبھی بذریعہ زبان و بیان ہوتی ہے کبھی بذریعہ سیف و سنان کے کبھی ایک
عصر میں متعدد اشخاص مجدد ہوئے کوئی کسی خطہ میں تھا کوئی کسی الکہ میں کوئی مغرب میں ظاہر
ہوا کوئی مشرق میں کوئی زمرۂ اہل علم سے اوٹھا کوئی طائفہ ملوک سے کوئی اہل لشکر سے اسیلیے یہہ
بات داخل عقیدۂ اہل سنت ہے کہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ اکمل شرائع ہے تیرہ میں
ناسخ جملہ ادیان ہے یہہ کمال خاص ساتھ اسی امت کے مخصوص ہے کہ منصوصات و منطوقات کتاب
و سنت کے بدون الحاق مجتہدات و الصاق قیاسات کفایت کرتے ہیں کیونکہ ادلہ قرآن و حدیث
واسطے احکام حوادث حالیہ و استقبالیہ کے کافی وافی شافی ہیں محتاج تلفیق آراء کاسدہ و عقول
فاسدہ کے نہیں ہیں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم انبیاء ٹھیرے تو اب ضرور ہوا
کہ بعد آپکی شریعت کے کوئی دوسرا دین و کمال متوقع و مترقب نہو الیوم اکملت لکم دینکم و
اتممت علیکم نعمتی جسنے یہہ کہا ہے کہ کام دین کا بدون تفریعات رأے و فتاوے فقہ کے نہیں
چلتا ہے اوسنے گویا اس آیت کا انکار کیا خدا نے یہہ بھی فرمایا ہے کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا
فلن یقبل منہ یعنی سوا اس ملت اسلامیہ کے کوئی دین کسی شخص سے مقبول خدا نہیں ہے خواہ مجوس
کا دین ہو یا ہنود کا یا یہود کا یا نصاری کا شریعت موسوی کی بنیاد قہر و جلال پر تھی اوسمیں
حکم قتل نفس و تحریم طیبات منع غنائم تعجیل عقوبات کا تھا موسی علیہ السلام ہی عظمت و ہیبت و شدت

وغضب وبطش اعداے دین مین ایسے کامل تھے کہ کسیکا مقدور نہ تھا کہ طلعت مبارک پر نظر کرسکے
عیسیٰ علیہ السلام مظہر لطف وجمال تھے نہایت درجہ ملائم ورفیق وشفیق تھے انکی شریعت سراپا فضل
واحسان تھے جسمین وبال وقتال کا نام بھی نہ تھا بلکہ مقاتلہ کرنا بھی حرام تھا انجیل مقدس سے منقول ہے
کہ اگر کوئی تیرے ایک رخسار پر طمانچہ مارے تو تو مونھہ پھیر دے کہ وہ تیرے دوسرے رخسار پر بھی طمانچہ
مارلے جو کوئی تیرا دامن پکڑے تو اوسکو اپنی چادر دیدے جو تجھکو ایک میل تک بیگار مین لیجاوے
تو اوسکے ہمراہ دو میل تک جا رب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو جامع تھے درمیان صفت
جمال وجلال ولطف وقہر کے موسیٰ علیہ السلام کیسی صلابت وشدت وعدالت بھی رکھتے تھے عیسیٰ علیہ السلام
کا سا لطف وفضل ولین ورافت بھی طیبات کو حلال کیا خبائث کو حرام کیا اس شریعت اسلامیہ کا
عدل وتوسط وخیر وکمال تتبع سیر وشمائل ومعرفت خصائل نبوی ووضع شرائع واحکام سے بخوبی ظاہر
ہو سکتا ہے **ف** اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیار امت ابرار ملت تھے انکے فضائل و
مناقب مین بہت آیتین حدیثین آئی ہین یہہ اجر وثواب مین ساری امت سے افضل ہین کوئی پہاڑ برابر
سونا راہ خدا مین دے تو بھی وہ انکے آدہ سیر جو کو نہین پہونچتا ہے حدیث خیر القرون قرنی
ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم سے انکی فضیلت تابعین پر تابعین کی فضیلت تبع تابعین
پر ثابت ہوتی ہے انہون نے قرآن وسنت کو زبان نبوی سے بلا واسطہ سنا ہے حاضر شاہد وغیرہ وقت
رہے ہین جان مال اولاد احفاد کو راہ خدا مین بیدریغ فدا کردیا ہے پھر بھلا کون شخص انکی برابری کرسکتا
ہے انکا دشمن شیعی رافضی ہے یا خارجی ناصبی اگرچہ بعض اہل علم نے یہہ بھی کہا ہے کہ یہہ فضیلت انکی سائر
امت پر من حیث المجموع ہے نہ من حیث الافراد بدلیل حدیث مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ
خیر ام آخرہ رواہ الترمذی مگر اس آخر امت سے اگر وہ لوگ مراد لئے جاوین جو زمانہ ظہور
مہدی نزول عیسیٰ علیہما السلام مین ہونگے تو کچھہ دور نہین ہے اسلئے کہ تیرہ سو برس ہجرت کو گذر گئے
اب چودہوین صدی کا دوسرا سال ہے اس وقت مین اسلام سے زیادہ کوئی دین غریب ومضمحل نہین
ہے نام کی مسلمانی باقی رہگئی ہے ہر طرف کفر وفسق کا زور ہے دنیا طلبی دین فروشی کا شور ہے

ان لوگون مین کسیطرح کی خیریت باقی نہین رہی ہے پہر یہہ کسطرح مراد ہو سکتے ہین یہہ تو بدترین امت
ہین انہون کبائر کا رواج مثل فرائض کے ہے زناکاری شرابخواری اگانا بجانا انکا مذہب ٹہیر گیا ہے
فسق و فجور کذب و زور انکا دین ہو گیا ہے مکر و خدیعت و ظلم و جور انکا ایمان قرار پایا ہے اگر مہدی
کا آنا عیسی علیہ السلام کا اوترنا مقرر نہوتا تو یہہ لوگ ایسے تھے کہ نفخ صور شاید انہین کے وقت مین
انہین پر ہوتا **ف** کرامات اولیاء کی حق ہے ولی وہ ہوتا ہے جو متقی ہے خدا کی ذات و صفات کو
خوب پہچانتا ہے ایمان اسلام مین مخلص محسن ہے اوسکی کرامت خرق عادت ہوتی ہے جس سے یہہ خرق
عادت ہوا ور وہ مومن صالح العمل نہو تو سمجھو کہ وہ کرامت نہین ہے بلکہ استدراج ہے جیسے کوئی
ایک دم مین طی ارض کر کے مشرق مغرب مین پہونچکر و سوسہ ڈالتا ہے یا خون کیطرح آدمی کی رگون
مین دوڑتا پہرتا ہے یا فرعون کے حکم سے دریاے نیل بہتا تہا یا جسطرح دجال کا حال اخبار صحیحہ مین
آیا ہے کہ اسطرح کے کامون کو کرامات نہین کہتے ہین بلکہ قضاء حاجات کہتے ہین اللہ اپنے دشمنون کے
کام استدراج کے لئے کر دیتا ہے دنیا مین مکر ہوتا ہے عقبی مین عقوبت ہوتی ہے **قال تعالے**
سنستدرجهم من حيث لا يعلمون واملي لهم ان كيدي متين حدیث مین آیا ہے جب تو دیکہے
کسی بندے کو اللہ نے نعمت حسب مراد اوسکے دی اور وہ گناہ پر مقیم ہے تو یہہ خدا کا استدراج ہے یعنی
وہ اس نعمت پر دہوکا کہا کر زیادہ تر عصیان و کفران کرتا ہے اس استدراج کا واقع ہونا طرف سے
اللہ کے جائز ہے نقل سے ثابت عقل کے نزدیک ممکن ہے قصہ ابلیس مین آیا ہے انظرني الى يوم
يبعثون فرمایا فانك من المنظرين الى وقت اليوم المعلوم باقی رہی کرامات اولیاء خدا کی سو قرآن
شریف مین کرامت مریم و صاحب سلیمان کا ذکر آیا ہے شواہد النبوۃ مین کرامات صحابہ و اہل بیت کا ذکر
کیا ہے سحر و طلسمات و شعبدہ سے خرق عادت نہین ہوتا اسلئے کہ یہہ کام ذریعۂ آلات و اسباب کے ہوتے
ہین اولیاء طعام و لباس و مرکب و مکان مین کسی سے ممتاز نہین ہوتے ہین نہ انکی پیشانی پر یہہ لکہا ہوتا
ہے کہ یہہ ولی اللہ ہین بلکہ امور مباحات مین مثل سائر عباد کے ہوتے ہین ہر قسم کے لوگون مین پائے
جاتے ہین کیا اہل قرآن کیا اصحاب سیف و سنان کیا تجار کیا حراث کیا اہل حرفہ کیا نوکر چاکر لیکن جبکہ

مبتدع و فاسق و فاجر ہوں پھر جو کوئی انمین زیادہ تر متقی ہے وہی بڑا ولی ہے اور جو دونوں شخص تقوی
مین برابر ہین تو دونون کا درجہ نزدیک خدا کے مساوی ہے اولیاء اللہ کی ایک پہچان یہہ بھی ہے کہ
متصف ہوں ساتھہ کتاب وسنت کے انمین کوئی معصوم نہین ہوتا ہے نہ انکا کوئی قول وفعل قبل
وزن کئے میزان قرآن وحدیث مین لائق تمسک سمجھا جاتا ہے اس باب مین کتاب الفرقان بین
اولیاء الرحمن واولیاء الشیطان نہایت عمدہ کتاب ہے ظہور کرامت کا انسے بطریق نقض عادت
کے ہوتا ہے مثلاً مسافت بعید کو ذراسی مدت مین قطع کر جاتے ہین حاجت کے وقت کھانا پینا موجود
ہو جاتا ہے مریم علیہا السلام کی یہی کرامت تھی یا پانی پر چلے جاتے ہین یا ہوا مین اوڑ جاتے ہین یا جانور
انسے بات کرتا ہے یا کسی بلا کا آنا روکدیتے ہین یا مہم اعدا کو کفایت کرتے ہین لیکن یہہ سب باتین انکے
اختیار مین نہین ہین حکم خدا ہوتا ہے تو صادر ہوتی ہین ورنہ خیر سلا یہہ بھی کچھہ ضرور نہین ہے کہ جس سے
کوئی کرامت صادر نہو وہ باوجود علم وتقوی کے ولی نہو بلکہ کبھی ولی کو اپنا ولی ہونا بھی معلوم نہین ہوتا
ہے خواجہ نقشبند سے کسی نے کہا کوئی کرامت دکھاؤ فرمایا ہماری کرامت ظاہر ہے کہ باوجود اس بار گران
معاصی کے ہم زمین کے اوپر چلتے ہین زمین کے اندر دہس نہین جاتے اس سے زیادہ اور کیا کرامت
دیکھا چاہتے ہو شافعیؒ نے کہا ہے کہ خدا کے ولی یہی علماء دین ہین یعنی جو عارف کتاب وسنت عامل قرآن
وحدیث ہین اگر یہہ ولی نہین ہین تو پھر کوئی بھی خدا کا ولی نہین ہے شیخ عبد القادر جیلانی نے فرمایا ہے
یا کسی اور ولی اللہ نے کہ حنفیہ مین کبھی کوئی ولی نہین ہوتا ہے یہہ بات شاید اسلئے کہی ہوگی کہ دارمدار
اس طائفہ کا رائے اور قیاس پر ہے اور ولایت بدون اتباع تمام آثار سنت کے حاصل نہین ہوسکتی ہے
پس یہہ لوگ ولی نہین ہوتے ہین واللہ اعلم ف یہہ کرامت درحقیقت معجزہ ہوتا ہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا اسکے صادر ہونے سے ولی کی ولایت ظاہر ہوتی ہے نسفی نے کہا ہے لن یکون ولیا
الا ان یکون محقا فی دیانته و دیانته الاقرار برسالة رسوله حسن العقیده کا لفظ یہہ ہے
وهم ای الاولیاء المومنون العارفون بالله وصفاته المحسنون فی ایمانهم اسکا
ترجمہ اوپر گذر چکا ف اللہ نے طرف خلق کے رسول بہیجے ہین یہہ لوگ درمیان خدا وخلق کے وکیل سفیر

ہوتے ہین براہمہ کا یہہ قول کہ انکے بھیجنے کی کیا حاجت ہے عقل کفایت کرتی ہے خلاف عقل و نقل ہے
انکا کام یہہ ہے کہ یہہ لوگونکو اندھیرے سے نکالکر روشنی مین لاتے ہین سب لوگون سے کئی باتون
مین ممتاز ہوتے ہین یہہ باتین یکجا انہین مین پائی جاتی ہین انکے نبی ہونے پر دلالت کرتی ہین ایک
بات خرق عادت ہے یعنی وہ معجزات جو عادات کو شکست کردین دوسری بات سلامت فطرت کمال اخلاق
ہے انسے نہ کبھی کفر ہوتا ہے نہ کفر پر اصرار اللہ انکو تین طرح پر ہر گناہ سے بچاتا ہے ایک یہہ کہ انکی خلقت
کمال اعتدال اخلاق و سلامت فطرت پر ہوتی ہے اسلئے کسیطرح انکا جی گناہ مین رغبت نہین کرتا ہے
بلکہ معاصی سے سخت متنفر رہتے ہین دوسرے یہہ کہ انکو یہہ وحی آتی ہے کہ معاصی پر عقاب ہوگا طاعات
پر ثواب ملیگا یہہ وحی انکو فعل معاصی سے روکتی ہے تیسرے یہہ کہ اللہ انکے اور معاصی کے بیچ مین
حائل ہوجاتا ہے کوئی لطیفہ غیبیہ پیدا کردیتا ہے جسطرح کہ یوسف علیہ السلام نے برہان خدا کو دیکھا
گناہ کرنے سے باز رہگئے محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہین انکے بعد کوئی نبی نہ اویگا جس کسی نے انکے عہد
یا بعد انکے آجتک ساری دنیا مین کسی جگہہ دعوی نبوت کا کیا تہا وہ جھوٹا نکلا خراب و برباد گیا تہے
اللہ کے بندے خاص خالص مخلص تہے نہ کبھی کسی بت کو پوجا نہ کبھی کسیطرح کا شرک کیا نہ نبوت سے
پہلے نہ نبوت کے بعد انسے نہ کبھی کوئی کبیرہ ہوا نہ صغیرہ ترک اولی اور بات ہے انکی دعوت شامل جملہ
جن و انس ہے یہہ اس خاصہ و دیگر خواص ہین سب انبیا سے افضل ہین حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا
آیا ہے فضلت علی الانبیاء بست رواہ الترمذی بعض انبیاء کی فضیلت بعض انبیاء پر
بحکم اجمالی قرآن پاک سے ثابت [illegible] الی تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض ولقد فضلنا
بعض النبیین علی بعض [illegible] سو یہہ ایک امر ظنی ہے معتقد فقط اسیقدر رہے کہ ہمارے نبی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم افضل خلق ہین بعض نے اسپر دعوی اجماع کا بھی کیا ہے ف اصحاب حدیث
اس بات کی گواہی دیتے ہین کہ عشرہ مبشرہ قطعی جنتی ہین اسیطرح فاطمہ خدیجہ عائشہ حسن حسین حق
و عترت کا موتر کہنا اونکی محبت کا دلمین لانا اونکے عظم مرتبہ کا اسلام مین اقرار کرنا اہل بدر و اہل
بیعت الرضوان کو جنتی جاننا حق ہے حدیث سے ثابت ہے اہل بدر کچھہ اوپر تین سو شخص تہے ساتہین

اولین انصار ہوں یا مہاجر باقی صحابہ سے افضل ہین بدلیل قرآن بعض نے یون کہا ہے کہ افضل
صحابہ خلفاء اربعہ ہین ترتیب خلافت پر پہر بقیۂ عشرۂ مبشرہ پہر اہل بدر پہر اہل احد پہر باقی اہل
بیعت الرضوان پہر رہے سب صحابہ حجۃ الوداع مین تعداد صحابہ کی ایک لاکہہ چوبیس ہزار تک پہونچی
تہی یا کچہہ زیادہ رہی اولاد صحابہ کی سو انکی تفضیل علم و تقوی پر موقوف ہے بعض نے کہا
اصح یہہ ہے کہ فضل انکی اولاد کا ترتیب فضل آبا پر ہے مگر اولاد فاطمہ علیہا السلام کہ انکو اولاد
خلفاء ثلثہ پر فضیلت حاصل ہے بسبب قرب کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فہم
العترۃ الطیبۃ والذریۃ الطاہرۃ ف صابونی نے کہا اصحاب حدیث شہادت
دیتے ہین اسبات کی کہ افضل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر ہین پہر عمر
پہر عثمان پہر علی یہی خلفاء راشدین بہی تہے اس حدیث سے کہ الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ
یہی مراد ہین جب انکا زمانہ ہوچکا خلافت راشدہ جاتی رہی ملک گزندہ آگیا انتہی نسفی کا
لفظ یہہ ہے کہ افضل بشر بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء اربعہ ہین یعنی ترتیب خلافت
پر پہر بعد انکے ملک وامارت ہے حسن العقیدہ کی عبارت یہہ ہے کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ابو بکر امام برحق ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی پہر خلافت تمام ہوگئی پادشاہی گزندہ آگئی
ابو بکر دو سال چہہ ماہ خلیفہ رہے عمر ساڑہے دس برس عثمان بارہ برس علی چار سال نو ماہ امام
حسن چہہ ماہ شہادت علی مرتضی کی تیسوین سال ہجرت پر ہوئی انتہی سے یہہ بات نکلی کہ معاویہ
اور یہہ لوگ کہ بعد انکے امیر ہوئے وہ خلیفہ نہ تہے ملوک ظالم تہے افضلیت ابو بکر کی بعد رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب صحابہ پر کچہہ بہیج وجوہ نہ تہے کہ نسب و شجاعت و قوت و
علم وغیرہ کو بہی شامل ہو بلکہ بنظر عظم نفع اسلام کے تہے تقدیم علی مرتضی کے شیخین پر خلاف مختار
جمہور علما رہے ہان ابو الطفیل صحابی و امام اعظم کوفی علی کو عثمان سے افضل سمجہتے تہے لکن رہے یہہ
کہ تفضیل ابو بکر کی قطعی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو اپنی حیات مین نائب اپنا
نماز مین کیا تہا یہہ بات دین اسلام سے معلوم ہو چکی ہے کہ اولی بالامامت افضل ہوتا ہے حالانکہ وقت

مدینے مین اور بہت اکابر صحابہ موجود تھے ایک بار جو عمر آگے بڑہ گئے تھے اور ابوبکر پیچھے ہٹے تھے تو
فرمایا تھا یابی اللہ والمؤمنون الا ابابکر غرضکہ دو امیر و وزیر اس امت کے باعتبار بلوغ ہمت
کے اشاعت حق مین یہی دو بزرگ اسلام ہین یہان کہہ اعتبار نسب وعلم وشجاعت وغیرہ کا نہین
ہوتا ہے کیونکہ ان خصال مین اور بہی لوگ شریک حال تھے یہان تو یہہ دیکہا جاتا ہے کہ اشاعت
اسلام ورواج ایمان کسکے ہاتھ وزبان سے زیادہ ہوا اللہ کے دین حق کو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ کو کس نے سب سے زیادہ پہیلایا کفر وفسق کس نے زیادہ ہٹایا جس سے یہہ کام
ہوا وہ بیشبہہ اون لوگون سے بہتر ہے کہ جنسے یہہ کام نہین ہوا یا کم ہوا یہی بات ملوک وامراء و
رؤسا مین قابل لحاظ لائق التفات ہوتی ہے کہ جو انمین زیادہ دیندار حق پرست رافع بدعت مقیم
سنت ماحی فسق وفجور قاطع ظلم وجور رہا ہے یا ہوگا وہ افضل ہے اونسے جو اوسکے برابر نہوے یا اوس
سے کم ہوئے پہر اون دنیا کے کتون کا کیا ذکر ہے جنہون نے امارت ریاست سلطنت دولت کو غنیمت کا مال
سمجہکر خوب ہی خلاف مرضی خدا مین صرف کیا ہے یا کرتے ہین یہہ بدترین امت جنہوں کے سگ وخوک کہو جا سکتے
انمین تفاضل کرنا کہ کون اچہا تہا یا ہے کون برا تہا یا ہے بالکل ناتجربہ کاری وبے عقلی ہے لا تسئل عن
اصحاب الجحیم حاصل یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو جہتین رکہتے تہے ایک جہت
پر اللہ سے اخذ کرتے دوسری جہت پر خلق کو عطا کرتے تو جو دستگاہ کامل شیخین رضی اللہ عنہما کو اعطاء
خلق تالیف ناس جمع مردم تدبیر حرب مین تہی وہ اورون مین نتہی اس بنیاد پر انکو وزیر رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا جاتا ہے تہے باقی صحابہ سو زبان کو اون سبکے ذکر سے روکنا چاہیے
مگر ذکر خیر کیونکہ سارے اصحاب ہمارے امام ومقتدی ہین دین مین اونکو برا کہنا گالی دینا حرام ہے
اونکی تعظیم کرنا واجب ہے خوارج روافض نواصب کو دیکہے انہون نے کوئی دقیقہ بے آبروئی صحابہ
خصوصا شیخین وعائشہ کا باقی نہین چہوڑا حالانکہ حکم مسلمان کے مال جان آبرو کا یکسان ہے آبروریزی
برابر خونریزی کے ہوتی ہے جو حکم اون کفار کا ہے جنہون نے صحابہ کو شہید کیا تہا وہی حکم ان تبرا
کرنیوالون کا ہے کہ درحقیقت یہہ قاتل ہین صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زبان کا زخم

سنان زخم سے زیادہ دترکاری ہوتا ہے آن نالائقون کا کفر اس آیت قرآن سے نکلتا ہے لیغیظ بہم الکفار سو جس کسی شخص کو جس کسی صحابی کبیر یا صغیر امیر یا فقیر پر غصہ آتا ہے وہ داور کفار ہے اس تیرہ صدی مین ایسے جاہل بھی پیدا ہوئے ہین کہ دعوی تو مذہب سنی کا کرتے ہیں مگر زبیر و طلحہ و عائشہ پر تہمت بغاوت و تم تعضوی لگا کر برا کہنا چاہتے ہین انکا جواب یہ ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین والظالمین

ف اہل سنت کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہین کرتے مراد وہ لوگ ہین جنکا ضروریات دین پر اتفاق ہے مثلاً عالم کو حادث جانتے ہین اجساد کا حشر اللہ کا علم سات کلیات جزئیات کے مانتے ہین اسیطرح باقی مسائل مہمات اسلامیہ کے معتقد ہین کیونکہ جو شخص تمام عمر طاعت عبادت کرتا ہے مگر قدم عالم یا نفی حشر یا نفی علم خدا کا قائل ہے تو وہ اہل قبلہ نہین ہے عدم تکفیر سے یہ مراد ہے کہ جبتک کوئی امارت کفر یا علامت ردت کی پائی نہین جاتی ہے یا کوئی شے موجبات کفر سے صادر نہین ہوئی ہے تب تک اوسکی تکفیر نہین کیجاویگی مثلاً صانع عالم قدیر علیم مختار سے انکار کرنا جسطرح پر کہ دہریہ نیچریہ کرتے ہین یا غیر خدا کی عبادت کرنا جسطرح بت پرست کرتے ہین یا معاد کا منکر ہونا جسطرح کہ مذہب فلاسفہ کا ہے موجبات تکفیر مین داخل ہے اسیطرح انکار نبی کا اور سائر مرویات و مہمات شرعی کا اسباب تکفیر سے ہے انکے سوا جو کچھ ہے قائل اونکا مبتدع گمراہ ہے نہ کافر حدیث شریف مین کسیکو کافر کہنے سے منع کیا ہے محققین محدثین کا یہی مذہب و عقیدہ ہے کہ صاحب تاویل کی تکفیر نہ چاہیئے اسلیئے کہ وہ استدلال کسی آیت یا حدیث سے کرتا ہے نہ مجرد رائے و قیاس سے اوسکی غلطی اسیقدر ہے کہ وہ معنی اوس آیت و حدیث کے نہین سمجہا ہے مگر اپنے خیال مین مطلب صحیح نکالتا ہے گو نفس الامر مین وہ معنی غلط ہی کیون نہون مگر اوسکا ارادہ یہی ہے کہ جو اس آیت و سنت کا مطلب ہے مین وہی کہتا ہون سو غایت اسکی اتنی ہی ہے کہ ایسا شخص مبتدع ہوتا ہے نہ کافر جیسے مذہب زیدیہ حنفیہ وغیرہ کا ہان جو شخص صاحب تصریح ہے جیسے روافض خوارج وغیرہ اوسکے کفر مین کچہہ شک شبہہ نہین ہے خوارج کو کلاب النار فرمایا ہے روافض کو بھی جہنمی ٹھیرایا ہے جو بدعت حد کفر تک نہین پہونچی ہے اوسکے فاعل کو بھی کافر کہنا نہ چاہیئے جسکا قدم دائرہ احداث سے باہر ہوگیا ہے سرحد کفر تک اوسکی رسائی ہوگئی ہے وہ البتہ کافر ہے نہ مبتدع

کافر مشرک کا مبتدع فاسق سے امتیاز کرنا کچہہ مشکل بات نہین ہے نص اسلام کا منکر یا تارک عمد
کافر ہوتا ہے مخالف سنت ثابتہ مبتدع ٹہیرتا ہے مرتکب کبائر فاسق کہلاتا ہے فسق کا رشتہ کفر سے
نزدیک ہے ایمان سے دور ہے ف اللہ تعالے سے مایوس ہونا کفر ہے بنص قرآن لا ییأس
من روح اللہ الا القوم الکافرون ع نا امید از رحمت شیطان بود یعنی خدا سے مایوس بننا
ہی کفر ہے و لا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون معلوم ہوا کہ نہ بالکل نا امید ہو وے
نہ بالکل بیخوف ہو جاوے بعض لوگ کثرت گناہ سے نا امید ہو جاتے ہین کہ اتنے گناہ پہر کے ہم
ہرگز معاف نہونگے حالانکہ اگر مشرق سے مغرب تک اسکے گناہ ہی سے بہر جاوے تو بہی توبہ خالص
اسکو مٹا دیتی ہے پہر نا امیدی کسلیے ہے ایک بوڑہا آدمی شیخ فانی نزدیک ایک بزرگ کے آیا تہا
کہا مجہکو توبہ کرا دو ہدایت کرو آنہون نے کہا تم بہت دیر مین آئے اوسنے کہا جو کوئی مرنے سے پہلے
آیا ہے وہ دیر مین نہین آیا ہے بلکہ جلدی آیا ہے یہہ بزرگ بڑے حق پسند منصف مزاج عادل طبیعت
تہے کہا تمہین سچے ہو آؤ توبہ کرو سو جب شرک سا گناہ توبہ سے معاف ہو جاتا ہے تو پہر کسی اور گناہ کی
کیا ہستی ہے جو بعد توبہ کے باقی رہجاوے معاذ اللہ ہان اتنا ضرور ہے کہ ہمت انابت کی توفیق خدا
کے درکار ہے سو یہہ اللہ ہی کے ارادے پر موقوف ہے ورنہ سیکڑون بدنصیب توبہ کرکے توبہ توڑ دیتے
ہین امن کی یہہ صورت ہے کہ بعض لوگ جو طاعت و عبادت مین رہتے ہین کبائر سے بچتے ہین انکو
خیال ہوتا ہے کہ ہماری مغفرت ضرور ہی ہو ویگی اسلیے کہ ہم مطیع ہین نہ عاصی سو یہہ یقین کرنا
انکا گویا امن ہے انکو کیا معلوم کہ مرنے سے پہلے کیا ہوگا خدا نخواستہ اگر یہین بدبخت ہوکر گناہ مین
پہنس کر مر گئے تو ساری عبادت و طاعت دہری رہی تہیہ بہی دیکہا ہے کہ بعض لوگون نے توبہ کی سالہا سال
صالح رہے پہر ایکبارگی آخر عمر مین جوش جوانی کا آیا شیطان نے اونگلی کی لگے زنا کرنے شراب
لگانے بجانے پہر بعض کو دیکہا کہ نشہ شراب مین جوان عمر مر گئے بعض کو دیکہا کہ حج کے بعد زنا کرتے
تہے قبر مین جا کر سڑ گئے بعض کو دیکہا کہ اونکے مونہہ سے کلمہ کفر نکلنے لگا اللھم احفظنا اسیلیے
کہا ہے کہ ایمان درمیان خوف و رجا کے ہے نہ ایسا مطمئن ہو کر بیٹہے کہ کوئی گناہ اوس سے نہ بچے

نہ ایسا خائف ہو کہ عبادت سے باز رہجاوے بلکہ باوجود عمل صالح کے وہ حسن خاتمہ کرتا رہے باوجود
معاصی کے تائب ہوتا رہے **ف** معصیت کا حلال کر لینا بڑی ہو یا چہوٹی کفر ہے ہلکا سمجھنا گناہ کا
استہزا کرنا شریعت سے کفر ہے گو اصرار صغیرہ پر صغیرہ کبیرہ پر کبیرہ کیون نہو لیکن معاصی کفر کے
قاصد ہوتے ہین ہر گناہ پر ایک سیاہ تل دل پر ہو جاتا ہے پہر گناہ کرتے کرتے اوندہے برتن کی طرح
بنجاتا ہے اوسوقت نہ خود ہوش آتا ہے نہ کسی کے کہنے سننے سے اثر ہوتا ہے آخر یہہ گناہ اوسکو
دروولت جہنم تک پہونچا دیتے ہین صدر نشین دوزخ بنا دیتے ہین کلمہ کفر کا ہنسی دل لگی ٹہٹے میں
مونہہ سے نکالنا کفر ہے گو نقل کفر کفر نہین ہوتی ہے تو اسلئے ہے کہ گو اعتقاد اوس کلمہ کا نہین
رکہتا ہے مگر بسبب اس ہزل کے استخفاف لازم آتا ہے گناہ کا ہلکا سمجہنا اسلئے کفر ہے کہ ہازل
بسبب استخفاف شریعت کے کافر ہو جاتا ہے کوئی اگر کہے کہ ہم نے یہہ بات جہل سے کہی تہی نہ علم سے
تو یہہ جہل عذر نہین ہو سکتا ہے ورنہ اکثر کفار بسبب اپنے جہل ہی کے تو کفر کرتے ہین چاہیئے کہ وہ
بہی معذور ٹہیرین گناہ صغیرہ یا کبیرہ مین تو جہل کبہی عذر بہی ہو سکتا ہے مگر کفر و شرک مین ہرگز
معذور نہین رہ سکتا ہے ہان سہو و نسیان سبقت لسان عذر ہے مگر یہہ چاہیئے کہ اوسیوقت
کلمہ طیبہ پڑہ لے تائب ہو جاوے ورنہ وہ جانے اوسکا کام جانے کسیکو کیا چاہیئے کفر بک بک کر
تبرا کہکر کافر بنے یا گناہ مین پہسکر مثل بت پرست ہو جاوے یا اسلام چہوڑکر مرتد بنجاوے نعوذ
باللہ من غضب اللہ **ف** کاہن جو غیب کی خبر دیتا ہے اوسکو سچا جاننا کفر ہے یہہ مسئلہ قرآن و
حدیث دونون سے ثابت ہوتا ہے اسلئے کہ علم غیب سوا عالم الغیب جل جلالہ کے کسیکو نہین ہے
لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ حدیث مین آیا ہے من اتی کاھنا فصدقہ
بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قاضی ثناء اللہ فرماتے ہین کہ اولیاء
کو علم غیب نہین ہوتا ہے مگر بطریق خرق عادت یا کشف یا الہام کے سو جو کوئی یہہ کہتا ہے کہ ولی
کو غیب کی بات معلوم ہوتی ہے وہ شخص کافر ہے انتہے جب کسی نبی پیغمبر کو بہی علم غیب نہوا تو کسی
ولی پیر فقیر سڑی دیوانے اوستاد پیرزادے کی کیا ہستی ہے اللہ نے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہے قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب پھر جب زندہ پیر کو غیب کی بات معلوم نہین ہے تو پیر مردہ کو اندر گور کے کیا اوسکی خبر ہوگی یارون کو عقل کا ہیضہ ہوگیا ہے کہ اپنے پیران کو ہر قبر ہر برہمن کے ہاتھہ مفت مین بیچتے پھرتے ہین انا للہ کوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت کرتا ہے یہہ عقیدہ روافض کا ہے کہ اونکے نزدیک ائمۂ اہلبیت علم ما کان و ما یکون رکھتے تھے اہلسنت علم غیب کو مخصوص بخدا اعتقاد کرتے ہین کیا ایک اکیلا اللہ انکو کفایت نہین کرتا ہے جو یہہ دربدر خاک بسر پڑے پھرتے ہین کہو انکو کیا ملا ہے جو اللہ پر توکل کرنے والون کو نہین ملا ہے ہان یہہ ملا ہے کہ تم بے ایمان ہوگئے وہ اپنا ایمان اپنے ساتھہ لیگئے تم قبر مین اندہے گرا ہے دوزخ کے ہوگئے وہ گور مین اندر ایکہین کے بہشت کے چمنون مین ہے عروس کیطرح خواب راحت مین سوو ینگے ۵

صدائے پرتو لطف نبوی کوئی عمل	شمع تنہائی ظلمت کدۂ گور نہین

باب چھٹا بیان مین عقائد متفرقہ کے

ف نسفی نے کہا ہے کہ بدمست جسکی عقل جاتی رہی ہے یعنی اختیار کی باگ اوسکے ہاتھہ مین باقی نہین ہے ہذیان بکتا ہے اگر کوئی کلمہ کفر اوسکی زبان سے نکلجاوے تو اوسپر حکم کفر کا نہین لگایا جائیگا اگرچہ باقی تصرفات مست مین جیسے طلاق عتاق بیع نافذ ہے اختلاف ہے اسلام مست کا حالت مستی مین اسلئے جائز ہے کہ کفر و ردت ایک مذموم چیز ہے زوال عقل کا اوسکے لئے عذر ہوسکتا ہے بخلاف اسلام کے کہ اسلام مطلوب و مرغوب شرع ہے طرح اوسکا ثابت کرنا واجب ہوتا ہے مگر ایک روایت مین نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے کفر مست کا بھی کفر ہوتا ہے لیکن حدیث مین تین آدمیونکو مستثنےٰ فرمایا ہے ایک طفل جب تک کہ بالغ ہو دوسرے دیوانہ جب تک کہ ہوش مین آوے تیسرے نائم جب تک کہ جاگے سو مست مثل دیوانہ کے زائل العقل ہوجاتا ہے قیاس مست کا دیوانہ پر قیاس جلی ہے **ف** معدوم کوئی چیز نہین ہے ہان معتزلہ کہتے ہین کہ معدوم ممکن خارج مین

ثابت ہے ۲ اللہ قاضی حاجات مجیب الدعوات ہے ادعونی استجب لکم دعا کو اس آیت مین
عبادت فرمایا ہے اسلیئے غیر خدا کا پکارنا شرک ٹھیرا ہے جبتک کہ واسطے کسی گناہ یا قطع رحم کے
نہین ہوتی ہے تب تک قبول کیجاتی ہے یہہ مضمون حدیث مین آیا ہے کافر کی دعا قبول نہین ہوتی
مگر امور دنیا مین مظلوم کی دعا مقبول ہے گو کافر ہی کیون نہو ۳ ایمان درمیان خوف و رجا کے
ہے اہل علم نے کہا ہے امید ایسی ہو کہ اگر سنے کہ سوا ایک شخص کے کوئی بہشت مین نجاویگا تو امید کیے
کہ وہ شخص مین ہی ہونگا خوف اتنا ہو کہ اگر سنے کہ سوا ایک شخص کے کوئی دوزخ مین نجاویگا تو خیال
کرے کہ وہ شخص یہی شخص ہوگا زندگی مین خوف کا غلبہ ہونا چاہیئے مرتے دم امید غالب ہوجاوے
یہہ علامت ہے سعادت کی علماء کا اسبات پر اتفاق ہے کہ وقت موت خدا سے گمان نیک رکھے
انا عند ظن عبدی بی اللہ کا معاملہ ہر شخص سے مطابق اوسکے گمان و اعتقاد کے ہوتا ہے اسلیئے
گو سخت گنہگار کیون نہو لیکن یہی امید رکھے کہ جب میرا سامنا خدا سے ہوگا سارے گناہ معاف کردیگا
ع کہ مستحق کرامت گناہگارانند ۵

	ہمتو سنتے تھے کہ جائینگے گنہگار فقط		زاہد شہر بھی ہے عازم جنت کیا خوب	

اعلموا ان اللہ شدید العقاب وان اللہ غفور رحیم پہلا جملہ خوف کے لیئے ہے دوسرا جملہ
رجا کے لیئے خوف و رجا کے مقدمہ مین بہت حدیثین آئی ہین خوف کے لیئے رسالہ **بشارۃ
الفساق** لکھا گیا ہے رجا کے لیئے رسالہ عاقبۃ المتقین بنایا گیا ہے منذری نے کتاب ترغیب
ترہیب اس باب مین بے مثل و بے مثال لکھی ہے ۴ زندون کا دعا کرنا واسطے مردون کے اجیار کا
صدقہ دینا اموات کے لیئے نفع بخشتا ہے اس باب مین بہت حدیثین آئی ہین نماز جنازہ بھی اسی
جنس کا کام ہے جسکے جنازہ پر چالیس نمازی موحد غیر مشرک ہوتے ہین اور وہ مردے کے لیئے دعاے
مغفرت کرتے ہین تو اللہ اونکی سفارش اوسکے حق مین قبول فرماتا ہے پھر جسکے جنازے پر سو آدمی
اسطرح کے ہون تو اوسکا کیا پوچھنا یہہ مضمون حدیث مین آیا ہے سعد بن عبادہ کی والدہ ماجدہ
کا انتقال ہوگیا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ افضل صدقہ کیا ہے فرمایا پانی

دینا پیاسون کو سعد نے ایک کنوان طرف سے اپنی مان کے کہہ کر وقف کر دیا کہا ھذہٖ لام سعد
دوسری حدیث مین آیا ہے کہ دعا بلا دور کرتی ہے صدقہ خدا کے غضب کو دور کر دیتا ہے بلکہ دعا
قضا کو بھی پھیر دیتی ہے یہہ حدیث شامل ہے احیاء و اموات کو دنیا و آخرت مین بعض روایات مین
آیا ہے کہ جس بستی پہ گذر کسی عالم یا متعلم کا ہوتا ہے چالیس دن تک اوس مقبرہ سے عذاب دور
کر دیا جاتا ہے اسجگہہ ذرا فضیلت علم و تعلم کو دیکھنا چاہیے پھر جو کوئی خود عالم متقی یا متعلم متقی ہے
تو اوسکے درجہ کا کیا حساب ہے اللھم ارزقنا مراد عالم و متعلم سے اسجگہہ وہ شخص ہے جو عالم دین
و علم شرع ہے ہین ہے عامل متقی ہے نہ وہ لوگ جو رات دن علم رائے و قیاس مین گھسے رہتے ہین
منطق و حکمت کے طالب و عالم ہین کیونکہ شرعاً یہہ لوگ جاہل ہین نہ عالم متبع ہین نہ سنی معتزلہ
کا یہہ کہنا کہ قضا مبدل نہیں ہوتی ہر نفس اپنے کسب مین گرو ہے آدمی اپنے ہی عمل کی سزا پاتا ہے
عمل غیر کی خلاف احادیث مذکورہ وغیرہ ہے حدیث من سن سنۃ حسنۃ الخ سے ثابت ہے
دوسرون کے عمل کی جزا سے نیک و بد بھی اسکو ملتی ہے **تنبیہ** ثمار التنکیت مین لکھا ہے کہ
دس چیزین ہین جنکا ثواب میت کو ملتا ہے تین متفق علیہ ہین یعنی صدقہ جاریہ علم منتفع بہ ولد
صالح داعی چوتھے رباط فی سبیل اللہ پانچوین من سن سنۃ حسنۃ چھٹے تعلیم کسی آیت قرآن کی یا
دلیل یا باب کسی علم دین کا ساتوین قرآن شریف کا ترکہ مین چھوڑ جانا آٹھوین مسجد بنا جانا نوین نہر کا جاری کر
جانا دسوین مسافر خانہ بنانا اونکے سوا کنوان کھودنا درخت کا لگانا بھی آیا ہے وصول صدقہ کی
حدیث بخاری مین ہے ثواب صوم کا ذکر روایت صحیحین مین آیا ہے ثواب حج بھی طرف قریب کے
غریب کے پہونچتا ہے یہہ دعا و استغفار و تلاوت و نماز کا اثر بھی پہونچتا ہے جبکہ یہہ سب
کام طرف سے میت کے کیے جاتے ہین انکا انکار کرنا خلاف مقصد شرع شریف ہے ہان سوم چہلم
ششماہی برسی کرنا بدعت ضلالت ہے سنت مطہرہ مین جسقدر آچکا ہے اور جسطرح پہ وارد ہوا ہے
اوسی وضع پر اقتصار کرنا دلیل ہے اتباع سنت کی علامت ہے سعادت دارین کی پس یہ اسبق ہر مجتہد مخطی و مصیب
ہوتا ہے خواہ اجتہاد اوسکا شرعیات مین ہو یا عقلیات مین بعض اشاعرہ و معتزلہ کا یہہ قول کہ

ہر مجتہد مسائل شرعیہ فرعیہ مین جہان کوئی نص قاطع موجود نہین ہے مصیب ہی ہوتا ہے درست نہین
ہے بلکہ اللہ کا حکم معین ہے اوسپر دلیل ظنی موجود ہے جس مجتہد نے اوسکو پالیا وہ تو مصیب ہے
جسنے نہ پایا وہ مخطی ہے مجتہد اس بات کا مکلف نہین ہے کہ خواہی نخواہی وہ مصیب ہی ہو کیونکہ
امر مجتہد فیہ ایک غامض و مخفی چیز ہے کبھی معلوم ہوتی ہے کبھی مجہول رہتی ہے اسیلیے مخطی معذور
بلکہ ماجور بیک اجر سمجھا گیا ہے مصیب کو دوہرا اجر ملتا ہے مخطی اپنی خطا مین بے گناہ ہے اسی وجہ
سے کسی مجتہد کو اوسکی خطا سے اجتہادی پر خاطی سمجھنا برا کہنا درست نہین ہے جو لوگ مجتہدین و ائمہ
اربعہ پر طاعن ہین نہایت برے آدمی ہین جس مسئلہ حکم مین بمقابلہ کتاب و سنت کے کوئی خطا
کسی مجتہد کی پائی جاوے تو غایت درجہ یہہ ہے کہ اوس خطا کی پیروی نکرے یہہ کس نے کہا ہے کہ
اوس مجتہد کو برا کہے اوسکو تو خطا پر بھی ایک اجر اپنے جہد و مشقت کا ملا ہے یہہ برا کہنے والا
مفت مین اپنی آخرت خراب کرتا ہے مجتہد کے مخطی ہونے پر یہہ آیت دلیل ہے ففهمناها سليمان
اگر دونون اجتہاد داود و سلیمان علیہما السلام کے صواب ہوتے تو تخصیص سلیمان کی کوئی وجہ نتھی
حدیث ابن عمر مین آیا ہے ان الحاكم اذا اجتهد فاصاب فله اجران وان اجتهد واخطأ فله
اجر یہہ حدیث صحیحین مین ہے بعض صحابہ نے بعض صحابہ کا تخطیہ اجتہاد مین کیا ہے یہہ بات حد شہرت
کو پہونچ گئی ہے حنابلہ کے نزدیک کوئی زمانہ مجتہد سے خالی نہین ہوتا ہے یہی بات ابن دقیق العید نے
بھی اختیار کی ہے یہی مذہب زبیری کا ہے دلیل اس قول کی یہہ ہے لا تزال طائفة من امتی
ظاهرين على الحق الحديث رواه الترمذی تتبع کتب تاریخ اسلامی سے بھی یہی بات پائی جاتی ہے
کہ ہر عصر مین کسی نہ کسی قطر ارض مین کوئی نہ کوئی مجتہد ضرور ہوا ہے خصوصاً زمرہ علما حنابلہ و شافعیہ
مین علی الخصوص عارفان کتاب و سنت مین اجتہاد کوئی ایسی چیز نہین ہے کہ سوا ائمہ اربعہ مجتہدین
کے کسی کے ہاتھ نہ لگی ہو ہان سوا حنفیہ کے اتباع ائمہ ثلثہ مین ہمیشہ مجتہد مستقل مجتہد فی المذہب
ہوتے رہے ہین قطر یمن ہمیشہ اہل اجتہاد سے مملو و مشحون رہا کیا ہے اس قطر مین مقلد کمتر پیدا
ہوئے مجتہد اکثر ظاہر ہوئے غالب اجتہاد انکا دعوت تھی عباد کی طرف اتباع کتاب و سنت کے با تطبیق

وترجیح وجمع بین الروایات یہہ باتہی کہ اپنی رائے وقیاس پر یا غیر کے اجتہاد پر قانع ہوں کہ یہہ
کام طریقہ اسلام سے دور ہے بلکہ اسباب والات اجتہاد کے متاخرین اہل علم کو ملے ہیں وہ مجتہدین
سابقین کو ہاتہہ نہیں لگے پہر اجتہاد کو انہیں میں حصر کرنا اگر خلاف انصاف کے نہیں ہے تو کیا ہے
بلکہ جو شرائط اجتہاد کے مع شئے زائد اصحاب صحاح ستہ وائمہ دین کو حاصل تہے وہ ائمہ اربعہ میں کسی ایک
کو بہی میسر نہ تہے ہاں کسیقدر علم حدیث کا امام احمد رضی اللہ عنہ کو بہ نسبت ائمہ دیگر کے زیادہ تہا
بخاری ومسلم وترمذی اس علم میں انسے بہی زیادہ تہے شرف تقدم زمان کا اور بات ہے شرف کمال
علم کا اور چیز ہے بے شک سابقین اولین کو آخرین پر فضیلت حاصل ہے مگر یہہ فضل ہرگز مقتضی
اس امر کا نہیں ہے کہ ہر مسلمان اونکا بندہ یا امی یا غلام یا کنیز بنجاوے خطا میں بہی اونکی پیروی کو
واجب جانے ؎

	چو عینک تا بکے ہر سو بچشم دیگران بیند		الٰہی دیدہ تحقیق دہ ہر یک مقلد را	

ف تقلید میں اہل علم کا اختلاف ہے ایک جماعت نے کہا بالکل جائز نہیں ہے بلکہ اجتہاد کرنا مسائل
غیر منصوص میں نزدیک امام مالک وجمہور علماء کے واجب ہے یہہ لوگ تقلید کو باطل کہتے ہیں ابن حزم
نے کہا ہے نہی تقلید پر اجماع ہے شوکانی نے نصوص ائمہ اربعہ کی نہی تقلید پر قول مفید میں نقل کئے ہیں
اور بطلیب ارشاد الفحول میں ساری تقریر رد تقلید کی کہی ہے رسالہ اقلید مؤلفہ فرزند عزیز
بہی اسی بیان میں ہے معلوم ہوا کہ منع تقلید اگر اجماع نہیں بہی ہو تو مذہب جمہور کا تو ضروری ہے
حکایت اجماع عدم جواز تقلید اموات کی تائید مذہب جمہور کا کرتی ہے مجتہد کو اپنی رائے پر چلنا
جبکہ دلیل نہ ملے روا ہے لکن غیر کو اوسکی رائے پر چلنا باجماع اہل علم درست نہیں ہے یہہ دونوں
اجماع تقلید کو جڑ سے اوکہیڑتے ہیں جو لوگ اجماع کو حجت سمجہتے ہیں اونپر یہہ حجت تمام ہے گو وہ
اپنی ہٹ دہرمی یا بے خبری سے قبول نکریں تقلید کو واجب یا مستحب کہے جاویں تقلید کہتے ہیں
اس بات کو کہ کسی شخص کی بات کو بلا دلیل مانا جاوے خواہ کسی عالم امام فقیہہ پادشاہ کی بات ہو
یا کسی جاہل نقیر یا پیر کی بات جسطرح لاکہوں مسئلے کتب فقہ وفتاوی آئین لکہے ہیں اونپر کوئی دلیل کتاب

یا سنت کی قائم نہین ہے پس اونکا ماننا اونکے موافق مسئلہ تانا اونکے مطابق فتوی دینا بدون رجوع کیے طرف قرآن وحدیث کے تقلید شوم ہے دنیا مین فقہ الحدیث کی کتابین بکثرت موجود ہین کیا عربی کیا فارسی کیا اردو اونمین ہر مسئلہ مع دلیل کے لکہا ہے رآے وقیاس کا مطلق دخل نہین ہوا ہے اونپر چلنا کیا کفایت نہین کرتا ہے منتقی بلوغ المرام مقبول تنبیان مرصوص عرف الجادی فتح المغیث بدور اہلہ بیان احکام عبادت ومعاملہ اونکے لئے کافی وافی شافی ہین عالم کتاب و سنت سے جاہل کو یہہ بات پوچہنا کہ فلان مسئلہ کا حکم اللہ ورسول نے کیا فرمایا ہے اوسکا یہہ بتا دینا کہ قرآن یا حدیث مین یون آیا ہے داخل تقلید نہین بلکہ اسکو روایت کہتے ہین نہ رائے ممانعت عمل بالرائے کی ہے نہ عمل بالروایت کی کتب فقہ مذاہب کو ایک آفت بعد قرون ثلثہ کے یہہ بہی لگ گئی ہے کہ ہزارون لاکہون مسئلے پچہلے مولویون نے قواعد ائمہ پر نکالکر اپنی رائے وقیاس سے لکہدئے ہین جب اونکو کتاب وسنت پر عرض کیا جاتا ہے تو ہزارہا دس بیس مسئلون کی بہی دلیل ہاتہ نہین آتی بلکہ یہہ مسائل ایسے ہین کہ اگر آج امام اعظمؒ زندہ ہوتے اور اونسے فتوی لیا جاتا تو وہ ہرگز اسطرح کا مسئلہ نہ بتاتے اگر اونکی طرف اوس مسئلہ کو منسوب کرتے تو وہ تکذیب قائل کی ظاہر کرتے اپنی بے علمی اوس حکم سے بیان فرماتے سو اس قسم کے مسائل کا طرف ائمہ اربعہ وغیرہم کے منسوب کرنا مجرد ظن ہے بعضا ظن اثم ہوتا ہے اماموں کے فرشتون کو بہی خبر ان مسائل کی نہین تہی جو بعد اونکے طرف اونکے منسوب کیے گئے ہین اونکے گلے باندہے گئے ہین یہہ وہی مثل ہے کہ گاون میرا ناؤن تیرا بہرحال تقلید احبار ورہبان یعنی علماء ودرویشان ایک ایسی چیز ہے جسکو خدا نے قرآن مین کفار ومشرکین سے حکایت کیا ہے نہ مومنین مسلمین سے مگر جسطرح آخر امت نے علم کلام وفلسفہ کو شریک علوم شریعت کر لیا ہی تمام دین کو بدل ڈالا ہے اسیطرح اکثر عوام وجہلا نے عوض اتباع کے تقلید اختیار کر لی ہے قرآن وحدیث کے بدل مین کتب رائے وقیاس کو فتوی مفتی بہ سمجہہ لیا ہے اس سمجہہ کا انجام بعد موت کے سامنے آویگا اوسوقت جواب منکر نکیر مین بجز لا ادری کے کچہہ نہ بنے گا لا تلیت ولا دریت ایک قوم نے مسئلہ تقلید مین یہہ تفصیل لکہی ہے کہ عامی پر تقلید واجب ہے مجتہد پر حرام ہے اتباع ائمہ اربعہ کا

بھی یہی قول ہے حالانکہ ائمہ اربعہ کا یہ قول نہین ہے بلکہ وہ تو سبکو اپنی تقلید سے اور غیر کی تقلید سے
منع کر گئے ہین اپنا ذمہ نزدیک خدا کے بری کر چکے ہین آدمی جسطرح عامی نفیہ رائے سے مسئلہ پوچھکر عمل
کر سکتا ہے کیا وہ عالم کتاب و سنت سے حکم خدا اور رسول کا دریافت کر کے عمل نہین کر سکتا ہے کہ اسپر
تقلید واجب ٹھیری ہے اس وجوب کی دلیل نہ قرآن مین ہے نہ حدیث مین نہ اجماع مین نہ قیاس جلی اس
وجوب کا مقتضی ہے یہہ قول محض ایک تکلیف ناجائز ہے علاوہ اسکے اجماع مین اعتبار اقوال مجتہدین
کا ہوتا ہے نہ عامہ مسلمین کا مقلدین مذاہب اربعہ نے جو اتفاق تقلید ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم پر کر لیا ہے
یہہ کچھ اجماع نہین ہے اگر فرضاً اجماع بھی ہوتا تو جو اجماع خلاف مقصود کتاب خدا سنت رسول اللہ
وہ ہرگز لائق حجت کے نہین ہے اجماع کے لئے خود دلیل مستند و ماخذ نص درکار ہے حالانکہ اکثر
اجماعات محکیہ بے اصل ہوتے ہین جس مسئلے مین خلاف اہل شہر یا محلہ یا اقلیم کا نہ پایا خواہ کسی نے
اوسپر مجبوراً سکوت کیا تھا یا کھلم کھلا خلاف نہین کیا تو اوسکو یارون نے اجماع سمجھ لیا ہے اجماع تو جب
ہوتا ہے کہ ساری امت کا اتفاق ہو یا مجتہدین ملت کا وفاق ورنہ جب کسی نے ذرا سا بھی خلاف
ظاہر کیا تو ثبوت اجماع کا نرہا جو شخص قائل جواز تقلید ہے اوسکے پاس کوئی دلیل اس جواز کی موجود
نہین ہے چہ جائیکہ اوس شخص کے جو قائل وجوب تقلید کا ہے ہان یہہ اور بات ہے کہ کوئی مولوی صاحب
یا ملا صاحب دس بیس کتب فقہ سے یہہ روایت راے لے دین کہ فلان فلان اہل علم نے اپنی فلان
فلان کتاب مین تقلید کو واجب یا مستحب یا جائز لکھا ہے سو یہہ لکھنا اونکا یہہ حکم دینا اونکا نہ کوئی
آیت ہے قرآن شریف کی نہ کوئی سنت نبوی ہے مجرد ایک رسم و قیاس ہے پھر منکر تقلید کو یہہ تحریر کیونکر
الزام دے سکتی ہے اگر مناظرہ اسی کا نام ہے تو بسم اللہ آو ہم بھی تمہاری کتب قدیم مذہب سے جنکو
تم بھی اپنے مذہب کا عالم کامل فقیہ فاضل مانتے ہو یہہ بات ثابت کر دینگے کہ وہ منکر تقلید تھے اونہون نے
نہ تقلید کو واجب کہا ہے نہ فرض بتایا ہے نہ مستحب و مباح ٹھیرایا ہے سو جب تقلید کی یہہ صورت
ٹھیری کہ کچھ لوگ ادہر کچھ لوگ اودہر تو پھر یہہ کیا ہوا فیصلہ کی کیا شکل ہوگی ہمکو تو یہہ معلوم ہے
کہ جب کسی امر دین مین باہم دو قوم کے جھگڑا ہووے تو اوس جھگڑے کو روبرو خدا و رسول کے

پیش کرنا چاہیئے جو حکم جانب اعلیٰ حضرت سے صادر ہو وہی واجب العمل ہے سو ہم نے مسئلہ تقلید کو
کتاب وسنت پر عرض کیا کسی جگہہ سے بہی جواز کی بو تک نہ پائی فرضیت و وجوب و استحباب کیسا
تمنے اگر کوئی نص کتاب یا دلیل حدیث مستطاب پائی ہو تو براہ مہربانی لطف کرو بعض علمار مقلدین
نے جو بعض آیات واحادیث سے استدلال کیا تہا اوسکی بنیاد نافہمی پر تہی چنانچہ بیان اس نافہمی کا
اعلام الموقعین مین پہر کتاب دین خالص مین مفصل طور پر لکہا گیا ہے شوکانی رحنے کیا خوب
بات فرمائی ہے والحاصل انہ لم یات من جوز التقلید فضلا عمن اوجبہ بحجۃ ینبغی
الاشتغال بجوابہا قط ولم نؤمر برد شرائع اللہ الی اراء الرجال بل امرنا بالرد
الی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ومن لم یسعہ ما وسع
اہل ہذہ القرون الثلثۃ الذین ہم خیر قرون ہذہ الامۃ علی الاطلاق فلا
وسع اللہ علیہ وقد ذم اللہ المقلدین فی کتابہ العزیز فی کثیر من الآیات انتہی
قرآن پاک کے سوا حدیث مین جابجا ذکر اختلاف امت کا آیا ہے بدعت سے ڈرایا ہے یہہ تقلید
بدعت نہین ہے تو پہر کیا ہے کیا کوئی سنت نبوی ہے اگر سنت ہے تو ہمارے سر آنکہون پر ہے لیکن
ذرا سند تو اوسکی ہمکو بتادو ورنہ ہم تمکو بتادین کہ یہہ سارا اختلاف جسکی مذمت آئی ہے اسی نیکبخت
تقلید کی بدولت امت مین پہیلا ہے بڑا تفرقہ اسلام مین بطفیل اسی بدعت کے پڑا ہے جسکا انجام
یہہ ہوا کہ مسلمان واسلام دونون غریب ہو گئے اب فقط نام اسلام کا باقی رہگیا ہے مسلمانان در گور
مسلمانی در کتاب انا للہ وانا الیہ ف ایمان اوس مقلد کا جسکے پاس کوئی دلیل نہین ہے صحیح ہی
اوسکی شفاعت ہو سکتی ہے گو بسبب ترک استدلال کے فاسق ٹہیرتا ہے یہہ قول ابو منصور کا ہے
ائمہ حدیث نے بہی اسیطرح کہا ہے مگر ترک استدلال پر فاسق نہین ٹہیرایا یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ
مالک سفیان ثوری اوزاعی شافعی احمد عامہ فقہار کا بلکہ بعض نے اسپر اجماع نقل کیا ہے ہان
اشعری وجمہور معتزلہ اوسکو مومن نہین کہتے جبتک کہ جملہ مقلدین سے باہر نہو جاوے انتہی شوکانی
فرماتے ہین یہہ قول اشعری کا ایسا ہے جس سے بدن پر بال کہڑے ہو جاتے ہین دل کانپنے لگتے ہین

یہہ کچہہ نری خطا ہی نہین ہے بلکہ جمہور امت مرحومہ پر جنایت ہے ایسی چیز کی تکلیف دی ہے جو طاقت
سے باہر ہے صحابہ مین جو لوگ درجہ اجتہاد کو نہین پہونچے تھے نہ قریب باجتہاد تھے اونکو تو ایمان
اجمالی کفایت کر گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم درمیان اونکے موجود تھے مگر کبھی اونکو یہہ
تکلیف نہ دی کہ تم ایمان تفصیلی استدلالی حاصل کرو نہ اونکو بسبب اونکی تقصیر کے مبلغ علم سے
یہہ کہا کہ تم مومن نہین ہو بلکہ سارے اصحاب سابقین ولاحقین نے اسی ایمان اجمالی پر اکتفا
کیا تھا اسی ایمان پر خیر قرون گذر گئے ہین بلکہ اکثر نے نظر کرنیکو حرام کہا ہے جہل و ضلال ٹھیرایا
ہے کیا عجب ہے کہ کہنا جوینی و قشیری ہی کا صحیح ہو کہ یہہ قول ابو الحسن اشعری کا نہین ہے
یہہ روایت صحیح طور پر اونسے ثابت نہین ہوئی ہے ابن سمعانی کہتے ہین واجب کہنا معرفت اصول
کا مطابق قول متکلمین کے صواب سے نہایت درجہ بعید ہے انتہے **ف** اجماع کی یہہ حقیقت ہے کہ ایک
قوم حاملان ملت اسلام سے جنکے حق مین اعتقاد اصابت کا عامۂ خلق کو غالباً ہوتا ہے یا وہ اتحاد وہ
کسی ایک بات پر متفق ہوجاوین اس اتفاق کی نسبت یہہ گمان کیا جاتا ہے کہ وہ دلیل قطعی ہے
ثبوت حکم پر یہہ اجماع اوس چیز پر ہوتا ہے جسکی اصل کتاب و سنت سے معلوم نہین ہوئی
ہے وہ اجماع اور ہے جسپر ساری امت نے اجتماع کیا ہے کیونکہ جس چیز کی سند کتاب و سنت
یا استنباط قرآنی یا سنتی سے ثابت ہے اوسکے قائل ہونے پر سبکا اتفاق ہے جسطرح کہ قائل ہونا
اوس اجماع کا جسکا مستند احد ہما نہین ہے جائز نہین ہے قال تعالے واذا قیل لهم اٰمنوا
بما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ اٰباءنا **ف** فرقۂ ناجیہ مین اختلاف ہے کہ کس فرقہ
کا یہہ حال و قال ہے ہر طائفہ نے گمان کیا ہے کہ ناجی وہی ہے نہ غیر اوسکا یہانتک کہ حنفیہ اپنے
سوا ہر غیر کو خطا پر جانتے ہین لیکن سب سے بہتر تفسیر فرقہ ناجیہ کی وہ ہے جو خود جناب رسالت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے آفتاب عالمتاب کے روبرو چراغ کی کیا حاجت مشعل کی کیا ضرورت
ہے معلم شرائع علیہ السلام نے کھولکر کہدیا ہے کہ فرقۂ ناجیہ وہ گروہ ہے جو میرے طریقہ پر میرے اصحاب
کی چال پر ہے پس جس شخص کو اونی اجمبت دین مین ہوگی وہ معلوم کر سکتا ہے کہ رسول خدا و صحابہ

صحبت کا کیا رنگ ڈہنگ تہا اونکی کیا چال ڈہال تہی کیونکہ اونکے اقوال وافعال واحوال سب ہمتک منقول ہوچکے ہین کہانے پینے جاگنے سونے چلنے پہرنے عبادت کرنے معاملہ بہگتانے تک کا حال تو لکہا ہوا ہے گویا ہم اونکو آج اپنی ان آنکہون سے دیکہہ رہے ہین پہر جس کسیکو خدانے انصاف دیا ہے زمرہ اولی الالباب مین سے کیا ہے اوسپر ہرگز حال اوسکے نفس کا مخفی نہین رہ سکتا کہ وہ کیا کرتا ہے کیا کہتا ہے متبع سنت مطہرہ ہے یا غیر متبع تابع اہل بدعت پہر دوسرے شخص کا بہی حال اوسپر چہپ نہین سکتا کسی گروہ کا دو آدمی کیون نہو کہ وہ متبع ہے یا مبتدع پہر جو کوئی اسبات کا مدعی ہے کہ مین متبع سنت ہون تو اوسکے افعال اقوال اوسکے دعوی کی تصدیق کرینگے یا تکذیب کیونکہ سیرت نبوی ہدی محمدی ہر انسان پر ظاہر ہوچکی ہے ممکن نہین ہے کہ متبع مبتدع سے ملتبس ہوسکے حجۃ اللہ البالغہ مین لکہا ہے کہ فرقۂ ناجیہ وہ گروہ ہے جسنے اپنے عقیدہ وعمل کو ظاہر کتاب وسنت سے اخذ کیا ہے جمہور صحابہ وتابعین اوس طریقہ پر گزرے ہین گو اوس چیز مین جسمین کوئی نص مشہور نہین ہوئی تہی یا اتفاق صحابہ کا اوسپر ظاہر نہین ہوا تہا باہم مختلف کیون نہون سو یہ اختلاف کبہی بسبب استدلال کے ساتہہ بعض ادلہ کے ہوتا ہے کبہی بسبب تفسیر مجمل کے فرقۂ غیر ناجیہ وہ گروہ ہے جسنے اپنا عقیدہ خلاف عقیدۂ سلف کے یا کوئی عمل خلاف اونکے اعمال کے اختیار کیا ہے انتہے سید محمد بن اسمعیل امیر کی تقریر سے ثابت ہے کہ فرقۂ ناجیہ منحصر ہے جماعت اہل سنت یعنی اصحاب حدیث مین اسلیے کہ انکا عقیدہ وعمل مطابق ما انا علیہ واصحابی ہے باقی جتنے فرقے ہین گو وہ کفر سے علحدہ ہون مگر بدعت سے خالی نہین ہین تاآنکہ جنکی بدعت سرحد کفر تک نہین پہونچی ہے کبہی وہ نار جہنم سے آزاد ہوجاوین لکن ہرگز برابر اون لوگون کے نہین ہوسکتے ہین جو متبع خالص ہین ٭

فرق ست میان آنکہ یارش دربر
با آنکہ دو چشم انتظارش بر در

انکی مثال ویسی ہے کہ دو آدمی عبادت کرتے ہین ایک کو لذت ملتی ہے دوسرے کو کچہہ حلاوت نہین آتی سو یہہ دونون اگرچہ بوجہ اخلاص عبادت جنت مین جاوینگے مگر جو لطف جنت صاحب لذت پاویگا وہ اس بے حلاوت کو نہ ملیگا ٭

کسے کز لذت طاعت بود محروم مسکین است | کہ یکبار نہ در جنت ولے با داغ حرمانش

فرقہ ناجیہ کوئی فرقہ مشار الیہا مثل ماتریدیہ یا اشعریہ یا معتزلہ کے نہین ہے بلکہ قبائل مختلفہ متفرقہ سے منتزع ہوتا ہے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے اُس فرقہ غربیہ کی یہہ پہچان ارشاد فرمائی ہے کہ یہہ وہ لوگ ہین کہ جب سارے لوگ بگڑ جاوین تو یہہ سنبھلے رہین اپنا دین لیکر فتنون سے بہاگین جو سنت لوگون نے بگاڑ دی ہے یہہ اوسکی درستی کرین تہیہ ایک صالح قوم ہوتی ہے کہ بہت سے لوگون مین تہوڑے ہوتے ہین انکے عاصی بہت ہین انکے مطیع کم ہوتے ہین یہی مراد ہین اس حدیث سے کہ لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق انتہی اصحاب حدیث کا حال بعد زوال دولت اسلام کے ابتک یہی رہا ہے کہ ہمیشہ یہہ قلیل انکے اعدا کثیر رہنے انکے دوست کم دشمن بہت ہوگے ہین ورنہ زمانہ نبوت سے تا آخر سلطنت اسلامیہ ہمیشہ اسی گروہ کا ڈنکا بجتا رہا اگرچہ انکے وقت مین مقلد بہی تہے لیکن کمزور مغلوب مقہور پست پاتے جب سے اسلام غریب ہوگیا یعنے مسلمان گور مین جا سو رہے دنیا ظلم و فسق و حب مال و جاہ سے بہرگئی حق مضمحل ہوگیا باطل غالب آیا مقلدون نے سر اوٹہایا حکومت وقت کو اپنے موافق پایا یا معہذا ہر زمانے مین ایک نہ ایک گروہ اپنی اوسی پرانی چال پر قائم رہا حامی سنت ماحی بدعت تہا قیامت تک یہی کارخانہ برابر اسیطرح پر چلا جاویگا یہہ ہرگز نہین ہوسکتا ہے کہ خبر مخبر صادق کی دروغ ٹہیرے ساری دنیا مین یہی مقلد بہائی رہ جاوین قائل بالحدیث متبع سنت موحد خالص ہٹ جاوین اس امر کی امید رکہنا خیال مختل ہے ؎

عنقا شکار کس نشود دام باز چین | کانجا ہمیشہ باد بدست است دام را

زمانہ ملوک فساق اسلام کو جانے دو اب جو جابجا سلطنت کفر کی قائم ہے مقلدین دوست سلطنت بنکر مٹانا متبعین سنت کا چاہتے ہین لیکن تب بہی انکی مراد پوری نہین ہوتی ہے یہہ جسقدر شکایات و شکایت اہل اتباع کی حکام کے سامنے پیش کرتے ہین جتنی کتابین رد اتباع سنت مین بناتے ہین مناظرہ کی جگہہ مجادلہ مخاصمہ مکابرہ مشاتمہ کرتے ہین اوتنا ہی نور اتباع کا زیادہ ہوتا جاتا ہے

ظلمت بدعت کی گھٹتی چلی جاتی ہے حکام وقت بھی انکو پہچان گئے ہین انکے داؤ پیچ اہل حق پر کھل گئے
ہین اب وہ بھی طرف اس خرافات کے چندان التفات نہین کرتے سیکڑون مقلد اس زمانہ مین
ہدایت یاب ہوگئے ہین کسی نے دیکھا سنا ہوگا کہ دس بیس متبع نے توبہ کرکے تقلید اختیار کی ہو یہہ
ظہور ہے معجزہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنہون نے ہم سے یہہ وعدہ کیا ہے کہ ہمیشہ
ایک گروہ اس امت کا حق پر غالب رہیگا کوئی مخالف اوسکو ستا نہ سکیگا جب تک کہ قیامت آوے
وللہ الحمد **ف** ایک عقیدہ اصحاب حدیث کا یہہ بھی ہے کہ علم نام ہے تین چیزون کا قرآن کا
حدیث کا فرائض کا اسکے سوا جو کچھہ ہے وہ فضول وزائد ہے گو کوئی اوسکو علم سمجھے یا فن یا
صناعت کہے بالغۃ معنی علم مین داخل ہو مگر عرف اسلام اصطلاح سید الانام مین علم انہین تین
چیزونکو فرمایا ہے العلم ثلثۃ ایۃ محکمۃ اوسنۃ قائمۃ اوفریضۃ عادلۃ وما کان
سوی ذلک فھو فضل رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ صاحب حجۃ بالغہ نے کہا ہے کہ یہہ
حدیث ایک ضبط وتحدید ہے واسطے امر واجب بالکفایہ کے معرفت قرآن کی لفظاً معرفت محکم
کی بحثاً واجب ہے شرح غریب اسباب نزول توجیہ معضل ناسخ منسوخ دریافت کرلے متشابہ کو طرف
محکم کے پہیرے یا توقف کرے سنت قائمہ وہ شرائع وسنن ہین جو عبادات وارتفاقات مین ثابت
ہوئے ہین جنپر علم فقہ حدیث مشتمل ہے قائمہ سے مراد حکم غیر منسوخ غیر مہجور ہے جسکا راوی شاذ
نہین بلکہ جمہور صحابہ وتابعین اوسپر گزرے ہین اعلےٰ قسم اسکی وہ ہے جو متفق علیہ فقہاء مدینہ
وکوفہ ہے پہچان اوسکی یہہ ہے کہ مذاہب اربعہ کا اوسپر اتفاق ہوچکا ہے پہر دوہ قسم ہے جسمین جمہور
صحابہ کے دو یا تین قول ہین ہر قول پر ایک گروہ اہل علم نے عمل کیا ہے اسکی پہچان یہہ ہے کہ موطا
جامع عبد الرزاق وامثالہا مین روایات اوسکی موجود ہون انکے سوا جو کچھہ ہے وہ استنباط
ہے بعض فقہاء کا نہ بعض دیگر کا تخریج بجا واستدلالاً یہہ داخل قائمہ نہین ہے فریضہ عادلہ سہام
ورثہ ہین آداب قضا کے اسکے ملحق سمجھے جاتے ہین یعنی منازعت مسلمین کا عدل سے قطع کرنا یہہ
تینون چیزین ایسی ہین کہ شہر کا اونسے خالی ہونا حرام ہے اسلئے کہ دین انہین چیزونپر موقوف

رکھا گیا ہے انکے سوا جو کچھ ہے وہ فضول و زیادہ ہے انتہے مطلب اس تقریر کا یہہ ہوا کہ ہر شہر
مین ایک ایسا شخص ہونا چاہیے جو مفسر محدث فرائض دان ہو سو جس شہر مین کوئی عالم کتاب و سنت
یا عارف احکام سہام نہین ہے وہ شہر علم و برکت سے محروم ہے فقہاء اہل راے و قیاس کتنے ہی موجود
کیون نہون شمار مین اہل علم کے نہین ہین یہہ خلو بلد کا وجود باوجود عالم قرآن و حدیث سے حرام
تہا مگر اب یہہ حرام حلال ہو گیا ہے انا للہ ف ہر بدعت علی الاطلاق ضلالت ہے احادیث مستفیضہ
مین اسیطرح آیا ہے تقسیم بدعت کا رائحہ بہی کسی سنت مطہرہ سے پایا نہین جاتا اسیلیے علماء راسخین نے
تقسیم کا انکار کیا ہے شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی بہی منکر تقسیم ہین اسیطرح علامہ شوکانی اسیطرح
جمہور محدثین پہر جو علماء قائل قسمت تہے وہ بہی سنت قلیلہ کو بدعت حسنہ سے بہتر بتا گئے ہین سنتین
اسقدر ہین کہ اگر کوئی سب پر عمل کرنا چاہے تو مشکل ہے پہر بدعت پر عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے اوس
بدعت کے عوض اگر اولی سنت بجا لائی جاوے خصوصاً اس مائۃ اخیر مین تو ایک شہید بلکہ سو شہید کا
اجر ملتا ہے بدعت کیسی ہی اچہی کیون نہو اوسپر مواخذہ ہونیوالا ہے جسکو قدرت عمل و فرصت وقت
ہے وہ اوسوقت اوس قدرت کو عمل سنت مین اگر صرف کریگا تو بازی جیت لیگا ورنہ اجر احیاء سنت
سے محروم رہیگا ہر بدعت رافع سنت ہے گو کسیکو معلوم نہو سکے تفہیمات مین لکہا ہے کہ بدعت تین قسم
ہے ایک قسم وہ ہے جسکو دانتون سے پکڑنا چاہیے یہہ وہ قسم ہے جسکی ترغیب رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے بدون عزیمت کے دی ہے جیسے تراویح کہ یہہ بدعت حسنہ ہے دوسری قسم وہ ہے کہ
عادات مباحہ کو اخذ کرین جو سلف مین معہود نہ تہین یہہ قسم بہی سہل و آسان ہے تیسری قسم وہ ہے
جسمین ترک کرنا سنون کا یا تحریف کرنا مشروع کا لازم آتا ہے یہہ بدعت ضلالت ہے انتہے اسکی مثال
ایک تو تقلید مذہب ہے دوسرے ساری بدعات جنکو یارون نے حسنہ خیال کر رکہا ہے جیسے محفل
مولود شریف وغیرہ اصحاب حدیث کا مذہب صحیح یہی ہے کہ ہر بدعت کو بڑی ہو یا چہوٹی گمراہی قائم
کرتے ہین کسیکو حسنہ نہین جانتے ف اہل مدینہ کہتے ہین افضل تابعین سعید بن المسیب تہے اہل بصرہ
کہتے ہین حسن بصری تہے اہل کوفہ کہتے ہین اویس قرنی تہے بعض نے کہا صواب یہی قول اخیر ہے اسلیے

کہ حدیث عمر بن خطاب مین نزدیک مسلم کے مرفوعاً آیا ہے کہ خیر التابعین رجل یقال لہ اویس
حنفیہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کو تابعی خیال کرکے باقی ائمہ ثلثہ مجتہدین سے افضل جانکر لائق اسکے سمجھتے
ہین کہ اونکی تقلید کرنا افضل ہے حالانکہ تابعیت امام صاحب مین ہنوز گفتگو باقی ہے مانا کہ وہ تابعی
تہے مگر اونسے افضل اویس ہین بنص نبوی تو اونکی تقلید کرنا انکی تقلید کرنے پر مقدم ہونا چاہیے پہر
جب کسی تابعی کی تقلید جائز ٹہیریگی تو صحابہ بالیقین ہر تابعی سے افضل ہین باجماع امت تو چاہیے
تہا کہ تابعین کو چھوڑکر تقلید صحابہ کرنا افضل ہوگی پہر جو کوئی صحابہ مین افضل ہے اوسکی تقلید چاہیے
گی نہ مفضول کی بلکہ صحابہ کو بہی چھوڑکر تقلید رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بہتر ٹہیریگی
مگر اس کام کو تقلید نہ کہین گے اتباع اقتدا اقتفار بولین گے اسی اتباع کو اصحاب حدیث نے پہلے ہی
سے اختیار کر رکہا ہے جو مقلدین کی انتہا تہی وہ متبعین کی ابتدا ہے وللہ الحمد بہر حال افضل امت
بعد صحابہ کے تابعین ہین بدلیل حدیث خیر القرون بلکہ ایک روایت مسلم سے اتباع تبع تابعین بہی
داخل خیر القرون سمجھے جاتے ہین اس بنیاد پر اصحاب کتب صحاح ستہ بہی داخل خیر القرون ہین کچھہ
خصوصیت ائمہ اربعہ مجتہدین کی نہین ہے یہ اور بات ہے کہ حنفیہ کے نزدیک امام صاحب تابعی ہین غیر
حنفیہ کے نزدیک تبع تابعین مین تہے جسطرح کہ امام مالک تبع تابعین مین گنے گئے ہین شافعی خود
شاگرد امام مالک تہے احمد بن حنبل شافعی کے شاگرد تہے اس بنا پر چارون امام چھیون ائمہ حدیث
اہل قرون مشہود لہا بالخیر مین ٹہیرتے ہین وللہ الحمد بعد ان قرون مذکورہ کے تفاضل باہمی
موقوف ہے تفاضل علم وعمل پر سو جو کوئی عالم باعمل قرون خیر سے زیادہ قریب ہے وہی زیادہ تر
افضل ہے جسطرح اصحاب سنن ومعاجم ومسانید کہ انکو علم وعمل وہدی ودل وسمت وصدق وعدل
وحفظ ودیانت وتفاوت وانصاف وسلامت صدر وقلب واحسان وامانت وقیام بالدین وتبلیغ
ماجاء بہ الرسول الامین اقتداء آثار سلف صالحین اخذ طریقہ صحابہ وتابعین مین ہر باب کے اندر
فضیلت نمایان مزیت شایان حاصل تہی ہر نقیر وقطمیر قلیل وکثیر جلیل وحقیر عسیر ویسیر مین متمسک
افعال نبوی ہدی سلف صلحا رہتے تہے سلسلہ انکی روایت کا آج تک بسند صحیح متصل متلقی بالقبول

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچتا ہے تیہ بات نہین ہے کہ مثل مسائل واحکام کتب راے وقیاس وفتاوے آجتہاد کے کسی مسئلہ وحکم کی سند متصل تاامام متبوع مجتہد نہین پہنچ سکتی یہہ لوگ درحقیقت حکم صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رکھتے ہین کہ ہرچند ظاہر مین صحبت نفس مبارک نبوی انہون نے نہین پائی ہے مگر صاحب انفاس مصطفوی توضرور ہی ہین اس تماشہ شریفہ مبارکہ مین کوئی عالم بہی کسی علم کا شریک انکے حال کا نہین ہے عوام مسلمین کا توکیا ذکر ہے فعلیک باتباعھم اللھم ارزقنا ؎

فریب راے عزیزان کجا خورم کہ مرا	حدیث سید کونین بر زبان باقی ست

ف دنیا مین کافر پر اللہ انعام کرتا ہے بدلیل اس حدیث کے کہ الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر اگرچہ یہہ نعمت ظاہری درحقیقت اوسکے حق مین ایک نقمت معنوی ہے اسلئے کہ وہ اللہ تعالے کی رحمت اخروی سے محجوب ہے قال تعالے ایحسبون انما نمد لھم بہ من مال و بنین نسارع لھم فی الخیرات بل لا یشعرون معلوم ہوا کہ یہہ نعمت انکی یہین دنیا تک ہے آخرت مین انکا کچھہ بہی حصہ نہوگا ولا یحزنک تقلبھم فی البلاد متاع قلیل ثم ماواھم جھنم وبئس المصیر ان آیتون مین اہل ایمان اگر غور کرین توساری مصیبتین دنیا کی انکی نظر مین حقیر ہوسکتی ہین مگر یہہ اپنی بے وقوفی سے امرا ورؤسا کو خوش نصیب سمجھتے ہین فقرا وغربا کو حقیر جانتے ہین تاناکہ حالت ظاہری فریقین اسیطرح پر نظر آتی ہے مگر یہہ تو سمجھو کہ انکی نعمت ودولت سلطنت حکومت ریاست امارت کہ ذرکی ہے ذرا آنکھہ بند ہوئی کہ ساری نعمت جاتی رہی بلکہ اکثر زندگی ہی مین چھن جاتی ہے اہل ایمان مرتے ہی روضہ جنان مین پہونچ جاتے ہین القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران پہلے جملے مین انجام صلحا کا ذکر ہے دوسرے جملے مین انجام کفار وعصاۃ کا مذکور ہے اللھم اجعلنا من اصحاب الریاض دون اصحاب الحفر آمین ثم آمین ف جادو کا کرنا نظر کا لگنا حق ہے حدیث شیخین وغیرہ مین آیا ہے العین حق وما انزل علی الملکین ببابل ھاروت وماروت

ومن شر النفاثات فی العقد ۲ مسح موزون کا حضر سفر مین مقیم کے لیے ایک دن رات مسافر کے لیے تین
رات دن سنت صحیحہ سے ثابت ہے منکر جواز پر خوف کفر کا ہے ایک قوم نے اسکا انکار کیا تہا اسلیے اہل
علم نے اس مسئلے فقہی کو داخل عقائد کر دیا ۳ پڑہنا تراویح کا شب رمضان مین بجماعت سنت صحیحہ سے
ثابت ہے یہہ نماز عبادت نافلہ ہے جتنی زیادہ ہو کوئی مانع نہین ہے مگر تعداد بیست رکعت یا زیادہ
رکعات کی کسی حدیث مرفوع سے ثابت نہین ہوئی ہے نہ وجوب اس نماز کا پایا گیا ہے اسلیے اکثر
اہل علم گیارہ رکعت سے زیادہ مع وتر کے نہین پڑہتے اگرچہ تیس چالیس رکعت کے پڑہنے سے منع
بہی نہین کرتے ہین اسکا پڑہنا گہر مین مسجد کے اندر پڑہنے سے بہتر ہے عدد مسنون نماز شب مین یہی
گیارہ یا تیرہ رکعتین آئی ہین پس جابر کی روایت مین یون آیا ہے کہ آپنے آٹہہ رکعتین تراویح
کی پڑہین پہر وتر پڑہا رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان عرف سنت مین اس نماز کو قیام رمضان
کہتے ہین نہ صلواۃ التراویح جماعت سے پڑہنا اسکا فعل نبوی سے بہی ثابت ہوا ہے کیونکہ نافلہ مین
جماعت کرنا کوئی امر منکر نہین ہے علی مرتضیٰ نے بیس رکعت تین وتر پڑہے ہین سو یہہ کچہہ حجت نہین ہے
غرضکہ یہہ نماز اوس کمیت وکیفیت کے ساتہہ جو آجکل مروج ہے دلیل مرفوع سے ثابت نہین ہے گو جائز
ہی کیون نہو ف نماز پیچہے ہر مومن نیک وبد کے جائز ہے بیہقی نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت
کیا ہے کہ صلوا خلف کل بر وفاجر رواہ ایضاً الدارقطنی علی قاری کہتے ہین جو شخص
جمعہ جماعات پیچہے امام فاجر کے نہین پڑہتا ہے وہ نزدیک اکثر علما کے مبتدع ہے صحیح یہہ ہے کہ اس
نماز کا اعادہ نکرے یہہ نماز ادا ہو گئی ابن مسعود وغیرہ پیچہے ولید بن عقبہ کے نماز پڑہتے تہے حالانکہ
وہ شراب خوار تہا اہل علم نے ہمیشہ پیچہے فساق واہل ہوا وبدعت کے نماز پڑہی ہے کسی نے انکار نہین کیا
جسنے انکار کیا ہے وہ انکار اوسکا محمول ہے کراہت پر نہ عدم جواز پر کیونکہ ایسی نماز کی کراہت مین
کچہہ کلام نہین ہے معتزلہ باوجودیکہ فاسق کو مومن نہین کہتے ہین مگر نماز پیچہے ہر فاسق کے جائز کہتے
ہین اسلیے کہ شرط امامت نماز کی انکے نزدیک عدم کفر ہے نہ وجود ایمان بمعنی تصدیق واقرار وعمل
صابونی رحہ نے کہا ہے اصحاب حدیث کا یہہ اعتقاد ہے کہ جمعہ وعیدین وغیرہ صلوات پیچہے ہر امام مسلم کے

نیک ہو یا بد پڑہنا چاہیے انکے ساتھہ کفار سے جہاد کرنا چاہیے گو یہہ جائر فاجر ہون انکے لیئے دعاے صلاح و اصلاح و توفیق مانگنا چاہیے اپنی تلوار انکے خروج نکرنا چاہیے گو یکے کہ یہہ عدل سے عدول کرتے ہین جور و حیف پر قائم ہین فرقہ باغیہ سے بیانتک لڑے کہ وہ رجوع طرف طاعت امام کے کرے انتہے اسیطرح نماز جنازہ ہر نیک و بد پر پڑہنا روا ہے اگر ایمان پر مرا ہے بدلیل قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تدعوا صلوۃ علی من مات من اہل القبلۃ اسکو تفتازانی نے ذکر کیا ہے لکن سند اسکی واہی ہے اس سے بہتر حدیث ابن عمر کی ہے بلفظ صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ رواہ الطبرانی بلکہ اس سے بہتر یہہ حدیث ابی ہریرہ ہے کہ صلوا علی کل بر و فاجر یہہ حدیثین ہر چند ضعف اسناد سے خالی نہین ہین لکن امت کا اس حکم پر اتفاق و عمل چلا آیا ہے اسلیئے اہل سنت یہی اعتقاد رکہتے ہین فاجر سے مراد اس جگہہ وہ شخص ہے جو باوجود فسق کے نماز روزہ وقت پر کرتا ہے وہ شخص مراد نہین ہے جو عمداً ترک فرائض کیا کرتا ہے باوجود شہادت کلمہ طیبہ کے نماز نہین پڑہتا یا منافقون کیطرح بے وقت پڑہتا ہے یا کبہی پڑہتا کبہی اوڑا جاتا ہے یا نماز بیٹہ ہتا ہے مگر روزہ نہین رکہتا ہے یا زکوۃ نہین دیتا یا باوجود استطاعت کے حج نہین کرتا کہ ایسے شخص پر نماز جنازہ کی نزدیک اصحاب حدیث کے پڑہنا درست نہین ہے گو نزدیک فقہاء کے جائز ہو فساق فجار پر جو اداے فرائض کرتے ہین پڑہنا نماز جنازہ کا انکے نزدیک بہی درست ہے گو وہ نماز و روزہ اونکا نزدیک خدا کے مقبول نہو اسلیئے کہ جسکی نماز اوسکو فحش و منکر سے نہین روکتی ہے تو یہہ دلیل ہے اسبات کی کہ وہ نماز قبول نہین ہوئی آگے خدا جانے ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر ایسے فروع فقہیہ کا کتب اصول عقائد مین ذکر کرنا اسلیئے ہوتا ہے کہ اہل سنت فرقہ معتزلہ و شیعہ وغیرہم سے ممتاز رہین خلط بحث نہووے ؎

باب ساتوان بیان مین مسئلہ امامت وغیرہ کے

مسلمانون کے لیئے ایک امام کا ہونا ضرور ہے یہہ امام اجراء احکام کرے اقامت حدود و سد ثغور و تجہیز

جیوش فرماوے صدقات لے متغلبہ متصلفہ قطاع الطریق پر قاہر ہو جمع واعیاد قایم رکے قطع منازعات واقعہ بین العباد کرے جو شہادات حقوق پر قایم ہون اونکو قبول فرماوے اون صغار وصغائر کی تزویج کرے جنکے اولیار نہین ہین غنائم کو بانٹے یہہ امام کھلم کھلا ہو نہ مخفی نہ منتظر جسطرح شیعہ کا عقیدہ ہے امام کا قریش ہونا شرط ہے غیر قریش کو امام بنانا نہ چاہیے ہان کچھہ خصوصیت بنی ہاشم کی نہین ہے نہ اولاد فاطمہ وعلی علیہما السلام کی امام کے لیے عصمت شرط نہین ہے نہ یہہ بات کہ وہ سارے اہل زمانہ سے افضل واکمل ہو بلکہ امامت مفضول کی بہی باوجود افضل کے جائز ہے ہان یہہ شرط ضرور ہے کہ اہل ولایت مطلقہ کاملہ سے ہو تنفیذ احکام حفظ حدود دارالاسلام انصاف مظلوم کے ظالم سے ظالم کے قدرت رکہتا ہو سیاست شرعیہ کر سکتا ہو پہر اگر کوئی فسق یا ظلم اوس سے صادر ہو گیا ہے تو وہ معزول نہوگا بدستور امام بنا رہیگا مگر امام شافعی کے نزدیک فسق سے معزول آجاتا ہے لکن قول اول قوی تر ہے قائم کرنا امام کا خلق پر واجب ہے نہ خالق پر مذہب اہل سنت وعامہ معتزلہ کا یہی ہے بقولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من مات بغیر امام مات میتة جاهلیة اخرجه مسلم من حدیث ابن عمر صحابہ نے اس کام کو ایسا مہم وضروری سمجہا تہا کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن شریف پر بہی اسکو مقدم کیا حدیث مذکور کا یہہ مطلب ہے کہ جسنے امام حاضر وقت سے بیعت نکی اوسکی اطاعت منظور نہ کی اوسکی موت مثل کفار کے ہو گی یہہ مطلب نہین ہے کہ اگر ایک وقت مین کوئی امام موجود نہو جسکی اطاعت کیجاوے تو اوسوقت کے سارے مسلمان مثل اہل جاہلیت کے مرینگے اور اگر یہی مطلب ٹہیرایا جاویگا تو مراد یہہ ہے کہ جسجگہہ مسلمان ہون اونکو چاہیے کہ اپنے اوپر کسی قریش کو امام بنالین گو وہ ملک ہاتہہ مین کسی غیر مسلمان ہی کے کیون نہو اپنے دین مین طرف اوس امام منصوب کے مرافعہ کرین امور دنیا مین مطیع حاکم وقت کے رہین طوائف الملوکی کا جواز بہی شرع شریف سے نکلتا ہے ایک رئیس مستقل کی رعیت پر دوسرے رئیس کی اطاعت واجب نہین ہے ہر رئیس اپنی ریاست کا حاکم مستقل ہے رعیت اوسی حاکم مسلمان کو اگر اپنا امام بنالیگی تو کچہہ مشکل بات نہین ہے مگر اس شرط سے کہ قریشی النسب ہو ورنہ جسکی محکومیت مین بسبب اوسکے تسلط کے آگئے

بیٹھ اور وہ حاکم نماز پڑھتا ہے تو بھی اوسکی اطاعت سے سو تہہ نہ پہیرے گو وہ فاسق یا ظالم ہی کیون نہو واللہ اعلم بالصواب ف انعقاد خلافت و امامت کا کئی طرح پر ہوتا ہے ایک یہہ کہ بند و بست والے لوگ جیسے اہل علم و افسران لشکر و اہلکار دانشمند جو خیر خواہ مسلمین و اسلام ہین جمع ہو کر کسی سے بیعت کرلین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت اسیطرح پر قائم ہوئی تھی دوسری صورت یہہ ہے کہ ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ کے لئے وصیت کر جاوے جسطرح صدیق واسطے فاروق کے کہہ گئے تھے کہ میرے بعد انکو خلیفہ کرنا تیسری صورت یہہ ہے کہ مشورت پر چھوڑ جاوے جسطرح کہ فاروق نے خلافت عثمان مین کیا تھا کہ چھہ شخصون کو بتا گئے تھے کہ انمین سے جسکو سب لوگ پسند کرین وہی خلیفہ ہو بلکہ علی مرتضی نے بھی ایسا ہی کیا تھا چوتھی صورت یہہ ہے کہ خود کوئی شخص جامع شروط امامت لوگون پر مسلط ہو جاوے جسطرح سارے خلفاء اسلام بعد خلافت نبوت کے خلیفہ بن بیٹھتے تھے پھر اگر کوئی ایسا آدمی ملک پر مستولی ہو گیا جسمین شروط امامت کے جمع نہین ہین تو ایسی حالت مین بھی اوسکی مخالفت نکرے اسلئے کہ خلع اوسکا بغیر لڑائی بھڑائی تنگی ترشی کے ہونیگا نہو سکیگا سو مصلحت خلع کی تو الگ رہی یہہ مفسدہ اوس مصلحت سے زیادہ تر سخت و درشت ہوجاویگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا کہ بھلا ہم انکو چھوڑ نہ دین فرمایا نہین جب تک کہ یہہ نماز قائم رکھین یا تم انکا کوئی صریح کفر دیکھو تمہارے پاس خدا کی طرف سے برہان موجود ہو **تنبیہ** جتنے بادشاہ رئیس نحر قریش حاکم بن بیٹھے تھے یا ابتک کہین کہین موجود ہین انسے اسی بنیاد پر بغاوت نہین کیجاتی ہے کہ انکے معزول کرنے مین مفسدہ سخت پیش آویگا جس مصلحت کے لئے انکا خلع منظور ہے وہ بات حاصل نہوگی پھر بیٹھے بٹھائے بکھیڑا کھڑا کرنا کیا ضرور ہے جو کچھہ ہوا سو ہوا آخر یہہ لوگ آپکو مسلمان تو کہتے ہین نماز پڑہے جاتے ہین گو کیسی ہی ٹوٹی پھوٹی عبادت کیون نہو ہان اگر بالکل ترک نماز کردین کفر صریح اختیار کرین کسی ضروری کا ضروریات دین سے انکار کرین تو پھر انکا قتل کرنا انسے لڑنا بھڑنا واجب ہوجاتا ہے یہہ قتال حکم جہاد مین ہوتا ہے نہ حکم فساد مین اسلئے کہ اب وہ مصلحت نیت ہوگئی جسکے لئے انکی امامت

ریاست حکومت پر صبر کیا گیا تھا بلکہ بجاے اوسکے مفسدہ عام پیدا ہو گیا حدیث مین آیا ہے مرد مسلمان پر سمع وطاعت امام کی ہر امر پسند ناپسند مین واجب ہے جب تک کہ کسی معصیت کا وہ حکم نہین دیتا ہے پھر جب کسی معصیت کا حکم دے تو نہ سمع ہے نہ طاعت یعنی پھر اوسکی بات سننا اور اوسکے کہنے پر چلنا منع ہے **تنبیہ** خلافت امامت بنص صحیح الائمة من قریش منحصر ہے اسی قوم شریف مین ہرگز یہہ بات درست نہین ہے کہ غیر قریش کے آدمی کو باختیار خود امام بنایا جاوے گو وہ کیسا ہی لائق فائق کیون نہو جو لوگ ایسا کرتے ہین وہ سخت گنہگار نابکار مخالف حکم خدا و رسول مختار ہین ہان جسجگہہ عامہ مسلمین کا زور نہین چلا کوئی ترک مغل پٹھان پارسی غلام بزور تلوار بقوت ضرب و پیکار حاکم بن بیٹھتا ہے تو اب پیار نا چاہار اوسکی اطاعت کرنا جب تک کہ وہ تارک عمد نماز مرتکب کفر بواح نہین ہے شرعًا واجب ہے پھر اگر وہ یہہ کام کرتا ہے تو اوسکی اطاعت واجب نہین رہتی اگر کوئی اوسپر خروج کریگا تو عاصی نہوگا عورت کا امام ہونا شرع شریف مین بالکل درست نہین ہے بلکہ حدیث مین یون آیا ہے کہ جس قوم نے اپنا کاربار کسی عورت کو سونپا اوسکو ہرگز فلاح نہوگی رواہ البخاری سو جس ملک مین عورت حاکم ہوتی ہے وہان کبھی صلاح نہین دیکھی جاتی فلاح کا کیا ذکر ہے عورت اپنی ہی فلاح وصلاح کو سمجھہ نہین سکتی ملک کی صلاح فلاح کیا خاک کرسکے گی آپ تباہ ہوگی دوسرونکو تباہ کریگی آخر نقصان عقل نقصان دین کا کچھہ بھی نتیجہ ظاہر ہونا چاہیے انا للہ **ف** جب ایک امام سے بیعت کر لی گئی تو اب اگر کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوگا امامت چھیننا چاہیگا تو اوس سے قتال کرنا حلال ہے اہل اسلام پر نصرت امام کی واجب ہوگی پھر اگر یہہ خارج ایسا ہے کہ اوسنے خروج بسبب کسی تاویل کے کیا ہے اپنی جان یا اپنی قوم یا اپنے دادوس امام کی کسی ظلمہ یا منقصت کا دور کرنا چاہتا ہے دلیل شرعی سے حجت پکڑتا ہے گو وہ دلیل نزدیک جمہور مسلمین کے مسلم نہو نہ ایسا امر ہو کہ جسمین طرف سے خدا کے کوئی ایسی برہان موجود ہے جسکا انکار نہین ہوسکتا تو خروج ایسے خارج کا اور شخص کے خروج سے کہ دریعہ شہر یگا جو نرے زمین مین فساد کرنے کے لیے تلوار لیکر طیار ہوا ہے شرع کو نہین مانتا ہے سو ان دونون شکلون مین تفاوت ہے انکو ایک طرح پر نکرنا چاہیے اسیلیے حکم

مشکل اون کی یہ ہے کہ امام کسی شخص عالم ناصح کو پاس ان لوگون کے بھیجکر اونکا شبہہ کھولدے مثلہ
دور کردے جسطرح علی مرتضیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نزدیک حروریہ یعنی خوارج کے بھیجا تھا
سو اگر جواب سے تسلی پاکر رجوع کرین تو بہتر ورنہ ہم اونسے لڑینگے لیکن قدر پر اونکا جبتک وہ پھیرکر
چلے نہ جاوے یا کہ تیر اوس سے قتل نہ کیا جاویگا اور زخمی کا کام تمام کرینگے نہ کہ مقصود اس قتال سے
دفع شر ہے اور تفریق جماعت کی سو حاصل ہوگئی اب زیادہ مار پیٹ ٹھونک ٹھانک سے کیا فائدہ
ہے تیسری دوسری شکل سو ایسے خارج کا حکم محاربہ کا حکم ہے تیہ خارج داخل ہے محاربین وقطاع الطریق
مین انکی سزا جو آگے بیان قرآن پاک مین آچکا ہے یہی کافی وافی شافی ہے ف فاسق شخص کا قاضی
یعنی حاکم مقرر کرنا نزدیک علماء مذاہب ثلثہ کے ہرگز درست نہین ہے اسیطرح جبکہ یہ بات ثابت ہوجائے
کہ قاضی نے رشوت لی ہے تو اوسکا حکم جاری نہین ہوسکتا ہے رشوت دیکر اگر عہدہ قضا حاصل
کیا ہے تو یہ قضا ہی نہین اگر قاضی ہو بھی گیا ہے تو یہ قضا اوسکی نافذ نہوگی اسکو تفتازانی
شافعی علی قاری حنفی نے ذکر کیا ہے اب حرمین شریفین مین غالبًا اسی قسم کے قضاۃ آتے ہین جنھون
نے یہ خدمت شرعی بعوض زر خطیر حاصل کی ہے پھر جب اس حصول کے ہی درست ہونے مین خود خیرہ
رہنے مین کسی اور جگہہ کا تو کیا ذکر ہے بھلا جبکہ یہ قضا نہ مذہب شافعی پر درست ٹھیری نہ مذہب
حنفی پر تو پھر اگر اصحاب حدیث بھی انکار ایسی قضا کا کرین تو ان بیچارون پر کیا اعتراض ہے قرآن
کریم مین فرمایا ہے ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الفاسقون دوسری آیت مین
ظالمون تیسری آیت مین کافرون ارشاد کیا ہے ما انزل اللہ سے فقط قرآن ہی مراد نہین
ہے بلکہ لفظ ما بعموم خود شامل حدیث نبوی بھی ہے اسلئے کہ سارے منطوق وملفوظ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پاک مین وحی رب الارباب ٹھیرایا ہے وما ینطق عن الھوی ان ھو الا
وحی یوحی اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص امام ہو یا عالم مفتی ہو یا قاضی مگر وہ حکم مطابق کتاب سنت
کے نہین دیتا ہے تو وہ بقدر اپنی مخالفت کے عاصی ہے تھوڑی سی مخالفت سے فاسق ہوگا
اوسط درجہ کی مخالفت مین ظالم قرار پاویگا اعلیٰ درجہ کی مخالفت مین کافر ہوجاویگا اللھم احفظنا

قضاۃ عرب وعجم کہان ہین ذرا ان تینون آیات کو اپنی گرہ مین باندہ رکہین پہر اپنے احکام و
فیصلہ جات کو ان نصوص سے مقابلہ کرکے سمجہہ لین کہ وہ ان تینون قسمون مین سے کس قسم کے حکم
قاضی فاضل ہین بہت جلد حال ایمان و اسلام کا معلوم ہوجاویگا کسی دوسرے شخص سے ضرورت دریافت
کرنے حال وقال قاضی صاحب کی باقی نرہیگی اللہم غفرا ف حرام رزق ہے ہر شخص اپنے رزق
کو پورا کرتا ہے حلال ہو خواہ حرام کیونکہ دونون سے تغذیہ حاصل ہوتا ہے فقط اتنی بات ہے کہ اکل
حرام پہ مستحق ذم وعقاب کا ہوتا ہے معتزلہ کا یہہ کہنا کہ حرام رزق نہین ہے کچہہ ٹہیک بات نہین ہے
یہہ بہی نہین ہوسکتا کہ آدمی اپنا رزق نہ کہاوے یا دوسرا شخص اسکے حصے کا رزق کہا جاوے ولن تموت
نفس حتی تستکمل رزقہا بغیۃ الرائد مین تفصیل اسکی لکہی ہے ف کافر جن کو نار کا عذاب ہوگا
اسمین کسی کا اختلاف نہین ہے لقولہ تعالے لاملأن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین جو جن
مسلمان ہین وہ جنت مین جاوینگے سارے اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے لقولہ تعالے ولمن خاف
مقام ربہ جنتان فبای آلاء ربکما تکذبان ف اللہ پاک کو قادر علی الظلم نہین کہین گے اسلئے
کہ محال نیچے قدرت کے داخل نہین ہے یہہ قول معتزلہ کا ہے کہ خدا ظلم پہ قدرت تو رکہتا ہے مگر ظلم
نہین کرتا انتہے کتب اصول مین یون ہی لکہا ہے لکن صحیح یہہ ہے کہ ایسے مسائل مین کوئی ضرورت خوض
وغور کرنے کی نہین ہے یہہ اعتقاد اجمالی کہ ذات پاک باریتعالے جمیع سمات نقص و زوال سے مبرا ہے
سب اوصاف کمال وعظمت وجلال وجمال سے محلی ہے کفایت کرتا ہے اتنا جان لینا کہ اللہ سے کذب و
ظلم صادر نہین ہوتا ہے درستی ایمان کے لئے بس ہے ہمین اس سے کیا مطلب کہ آیا ان امور پہ قدرت
بہی رکہتا ہے یا نہین ہم بالاجمال اوسکو ہر شئے پر قدیر جانتے ہین یہہ تفصیل جو یارون نے ظلم وکذب
مین نکالی ہے شکوک واوہام نافرجام سے خالی نہین ہے نسفی نے خوب کہا ہے لا یخرج عن علمہ و
قدرتہ شیئ ف منکر نکیر کا سوال قبر مین حق ہے یہہ دو فرشتے ہوتے ہین عظیم مہیب سیاہ
کبود چشم قبر مین آکر بندہ سے پوچہتے ہین کہ رب تیرا کون ہے رسول کون ہے دین کیا ہے اگر بتوفیق
خدا بندے نے جواب شافی دیا تو ناز ونعمت مین رہا نوعروس کیطرح خواب راحت مین گیا قبر اوسکے

حق مین ایک باغ بہشت ہوگئی اللھم اجعلنا منہم اور جو خدانخواستہ جواب باصواب نہ دیا تو تخت
وعذاب مین پڑا قبر ایک دوزخ کا گڑہا بنگئی اللھم احفظنا اس عقیدہ پر ایمان لانا فرض ہے کیفیت
اوسکی حوالہ علم الہی رکہنا چاہیئے ہم نہین جانتے کہ یہہ تنعیم وعذاب باعادہ روح ہوتا ہے یا بمقابلہ
روح یا کسی اور طرح پر تا و مطلق جانے کہ کیونکر ہوتا ہے مگر اوسکے ہوتے مین کچھہ شک نہین منکر اسکا
کافر ہے حدیث اسماء بنت ابی بکر صدیق مین نزدیک نسائی کے آیا ہے انکم تفتنون فی القبور
قریباً من فتنۃ الدجال یہہ سوال بعد دفن کے ہوتا ہے بلکہ بعد چلے آنے لوگون کے میت کو
اگر کسی تابوت مین رکہہ ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجاتے ہین یا کوئی درندہ اوسکو کہا جاتا ہے یا
دریا مین وہ ڈوبکر مرجاتا ہے یا آگ مین جلکر فنا ہوجاتا ہے تو بہی اوس سے سوال ہوتا ہے بات
گروہ انبیا سے سوال نہین ہوتا یا توحید و احوال امت کا حال اونسے بہی پوچہا جاتا ہے بطریق
تشریف و تعظیم کے نہ بطور خطاب و عتاب کے شاید بعض ہوتی سے سوال سنت و بدعت کا بہی کیا جاتا
ہے عقیدہ و عمل کا حال بہی پوچہا جاتا ہے اکثر اہل علم کے نزدیک اطفال مومنین بہی مسئول ہوتے ہین
مگر بچون کو فرشتے جواب سوال کا بتادیتے ہین امام ابوحنیفہ نے حق مین اطفال مشرکین کے توقف
کیا ہے یہی بات بہت ٹہیک اور درست ہے اسلیئے کہ خود شارع علیہ السلام نے بہی توقف فرمایا ہے کہ
اللہ اعلم بما کانوا یعملون جن سے بہی یہہ سوال ہوتا ہے بجہت عموم ادلہ کے ان کافر جو ظاہر ہے
حاجت سوال کی نہین ہے وہ بے سوال ہی معذب ہوتا ہے منافق سے البتہ پوچہہ پانچہہ ہوگی
شہید و مرابط کو اور اوس آدمی کو جو یوم جمعہ یا شب جمعہ مرگیا ہے اور اوس شخص کو جو ہر رات سورہ
تبارک الذی پڑہتا ہے یا علت استسقاء و اسہال مین مرگیا ہے مستثنیٰ کیا ہے اس حکم سے مگر حدیث
جمعہ کی ضعیف ہے ف مرنے کے بعد قبر سے زندہ ہوکر دوبارہ اوٹہنا حق ہے ثم انکم یوم القیامۃ
تبعثون حشر اجساد مین بہت آیات و احادیث آئی ہین مدار اعتقاد مسلمانی کا اسی مسئلہ ایمانی
پر ہے آدمی کے اندر ایک ہڈی ہے جسکو عجب الذنب کہتے ہین یہہ ہڈی باقی رہتی ہے ذرہ برابر
ہوتی ہے آدمی سے پہر اوسکو تن بدن تکیر اوٹہا کہڑا کرینگے آسمان کے نیچے سے ایک مینہ برسیگا

جس سے سارے انسان حیوان کیا بہائم کیا طیور کیا اور حشرات مبعوث ہونگے ایک کا بدلا ایک سے
لیا جاویگا طفل کا طفل سے جانور کا جانور سے پہر حیوان ناکول بہشت کی خاک بنائے جاوینگے نفخہ
اول واسطے مارنے کے ہوگا اوسکی آواز خوفناک سے سارا عالم فنا ہوجاویگا دوسرا نفخہ واسطے
جلانے کے ہوگا سب مردے اوٹھہ کہڑے ہونگے ثم نفخ فیہ اخری فاذا ہم قیام ینظرون
اہل حدیث کہتے ہین ملائکہ مقربین حور قصور خزنہ حملہ عرش جنت ونار کرسی فنا نہووے گی
بدایت امانت سے دخول جنت ونار تک جو زمانہ گذریگا اوسکا نام قیامت ہے لیکن اگر نظر عبرت سے
دیکہا جاوے تو ہر روز یہی قیامت انسان پہ گذرتی ہے مگر انکو کچھہ فکر اوس روز رستخیز کی نہین
ہے کانون مین تیل ڈالے ہوئے بیٹھے ہین جون تک نہین رینگتی خبر شایع ہین گویا شک وشبہہ سمجھہ لیا
ہے رات کا سونا مرنے سے کچھہ کم نہین ہے صبح کا جاگنا بعث کی مانند ہے وہ نفخہ اولی کا نمونہ ہے
یہہ نفخہ ثانیہ کی نشانی غرضکہ سارے مردے مع سارے اجزاء اصلیہ اعادہ روح کے قبرون سے اوٹھینگے
فلاسفہ کے نزدیک یہہ اعادہ ممتنع ہے انسے زیادہ شاید کوئی اجہل خلق اللہ نہوگا بہلا جسنے پہلی بار
بنایا تہا کیا وہ اب دوبارہ بنا نہین سکتا یہہ کیا عقل ہے ع نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول
بہرحال معاد جسمانی حشر اجساد باعادہ روح حق ہے اوسدن یہی یہان کے بدن ہونگے شرعًا وعرفًا
گو طویل یا قصیر کیون نہون کافر کا دانت برابر کوہ احد کے ہوگا یا یہان کے دانت سے بہی لطیف تر
جسطرح جنت مین جرد مرد ہونگے بچا ہے تو آخر جوان پہر بوڑہا ہوجاتا ہے اگرچہ ہزار بار اجزا اسکے بدل
ہون کیا ہوتا ہے ؎

گر شود دم بدم لباس بدل
شخص صاحب لباس را چہ خلل

ف اعمال کا ترازو مین تلنا حق ہے والوزن یومئذ الحق کیفیت اس وزن و میزان کی خدا
ہی کو معلوم ہے ہمکو ایمان لانا کفایت کرتا ہے معتزلہ کا وزن سے انکار کرنا بعد نزول آیت و ورود
حدیث کے لایق التفات کے نہین ہے اس ترازو کے دو پلے ایک زبان ہوگی قرطبی نے کہا ہے یہہ
میزان سبکے لئے نہوگی اسلئے کہ بموجب حدیث شریف کے ستر ہزار آدمی بے حساب داخل بہشت ہونگے

اس میزان مین طاعت و معصیت دونون کا وزن ہوگا کہ کون بھاری ہے اور کون سبک یہہ ثقل وخفت بحسب ارادہ و مشیت آلہی ظاہر ہوگا کیفیت اوسکی ہمکو معلوم نہین ہے خواہ صحائف اعمال وزن کیے جاوین خواہ اعمال کو مجسم کردیا جاوے حدیث بطاقہ ابن عمرو سے نزدیک ترمذی کے آئی ہے اوسکا لفظ اخیر مرفوعاً یہہ ہے کہ لا یثقل مع اسم اللہ شیئ اس لفظ مین موحدین مخلصین متبعین سنت کے لئے بڑی بشارت ہے ف حساب کا ہونا حق ہے یہہ حساب مجازات کے لئے ہوگا کتاب و سنت و تحوع اس حساب پر ناطق ہین لوگ اس محاسبہ مین متفاوت الحال ہونگے کسی سے مناقشہ ہوگا کسی کے ساتھ مسامحت ہوگی ایک پر اگر جہڑکی ہے تو دوسرے سے درگزر ہے جس سے جھگڑا ہوا وہ غارت گیا جسکو فقط اوسکا حساب سنا دیا وہ اچھا بچا ایسے ہی لوگ ہونگے جو بیحساب جنت مین چلے جاوینگے یہہ لوگ مقربین ہین انبیاء سے سوال تبلیغ کا ہوگا کفار سے سوال تکذیب انبیاء کا اہل بدعت سے سوال ترک عمل بسنت کا عامہ مسلمین سے سوال اعمال کا ف صراط ایک پل ہے جو پشت جہنم پر رکھا جاویگا بال سے زیادہ باریک تلوار کی دہار سے زیادہ تیز سروالا مسلم کافرون کے پاؤن اس پل پر لڑکہڑا ئینگے تیہ جہنم مین گرجاینگے اہل ایمان بفضل رحمٰن ثابت قدم رہینگے پل سے پار ہوکر جنت مین جا پہونچینگے دلیل اس پل کی یہہ ہے وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتماً مقضیاً نووی نے کہا مراد اس آیت سے مرور صراط ہے یہی قول جمہور مفسرین کا ہے وقال تعالےٰ فاھدوھم الی صراط الجحیم وقفوھم انھم مسئولون یہہ امور کچہہ نا ممکن نہین ہین گو عقول معتزلہ مین نہ آوین اسلئے کہ جسنے پرندہ کو ہوا پر قدرت پرواز دی ہے کیا وہ آدمی کو صراط پر سے گزر نہین کراسکتا ہے معتزلہ کا انکار باثبات عدم امکان اس عبور کے مردود ہے بحدیث یضرب الصراط بین ظھری جھنم نہ فرمایا ہے کہ کوئی بجلی کیطرح کوئی پرندہ کی طرح گزر کریگا غرضکہ مراتب گزر کے متفاوت ہونگے جیسے عمل ویسا گزر دونون طرف صراط کے آنکڑے لگے ہونگے وہ کفار و عصاۃ کو اوسپا کر نار مین ڈالدینگے یہی عقیدہ سارے اہل حدیث کا ہے ف حوض رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ہے یہہ

دو حوض ہونگے ایک میزان و صراط کے قبل جو لوگ اپنی قبور سے پیاسے نکلینگے وہ پہلے اسی حوض پر آوینگے دوسرا حوض اندر جنت کے ہوگا دونون کا نام کوثر ہے اس حوض پر جب وارد ہونگے کچھہ لوگ روک دیئے جاوینگے رسول خدا فرماوینگے یا رب انہ من امتی جواب ملیگا انک لا تدری ما احدثوا بعدک اسکو مسلم نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب نہین ہے یہہ بہی ثابت ہوا کہ یہہ لوگ جو روکے جاوینگے اہل بدعت ہونگے اسلیئے کہ احداث بدعت کو کہتے ہین یہہ حوض ایک ماہ کے رستہ تک ہوگا چاندی سے زیادہ سفید مشک سے زیادہ خوشبو کوزے تارون سے زیادہ جسنے ایکبار اوسکا پانی پیا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا **ف** کتاب یعنی نامہ اعمال کا ملنا حق ہے مومنین کو داہنے ہاتہہ مین کفار کو بائین ہاتہہ مین ملیگی یا پس پشت سے لقولہ تعالے ونخرج لہم یوم القیامۃ کتابا یلقاہ منشورا و بدلیل حدیث سجلات معتزلہ اسکا بہی انکار کرتے ہین ابن حزم نے کہا کہ یہہ ایک عبث بات ہے جواب اسکا منع ہے کیونکہ جب حدیث و قرآن سے ہونا حساب کا ملنا کتاب کا تلنا اعمال کا گزرنا پل پر ثابت ہوچکا تو اب انکار اوسکا اگر کفر نہین ہے تو پہر کیا ہے تاویل کی جب حاجت ہوتی ہے کہ معنی ظاہر نہ بن سکین صریح لفظ پر اجرا نہو سکے سو یہہ سب امور ممکن ہین قادر قدیر ہر شئے پر قدرت رکہتا ہے **ف** جنت و نار کا ہونا حق ہے یہہ دونون مکان اسدم موجود ہین یعنی قبل یوم الجزاء کے بنصوص کتاب و سنت کی دلالت اسی مدعا پر ہے اعدت للمتقین واعدت للکافرین شب معراج مین گزر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دونون کے اوپر ہوا قصہ سکونت آدم و حوا کا بہی اسی پر دلالت کرتا ہے گو یقیناً یہہ بات معلوم نہین ہے کہ وہ جنت یہی جنت اخروی تہی یا کوئی اور جنت تہی ابن القیم نے حادی الارواح مین لکہا ہے کہ سارے صحابہ و تابعین و تبع تابعین و تمام اہلسنت و حدیث قاطبۃ و سارے فقہاء اسلام و اہل تصوف و زہد کا یہی اعتقاد ہے کہ جنت و نار اسوقت موجود ہین ہان قدریہ و معتزلہ نے انکار کیا ہے اسبات کا کہ اسدم موجود ہون بلکہ اللہ تعالے قیامت کے دن انکو پیدا کریگا انتہی یہہ لوگ اگر انکار نکرتے تو اہل بدعت کسطرح ٹہہرتے بہرحال یہہ جنت و نار ہمیشہ کے لیئے باقی

ہین انکو یا انکے اہل کو کبھی فنا ہو گی کیونکہ دونون فریق کے حق مین لفظ خالدین فیہا ابدا
آچکا ہے یہہ قول جہمیہ کا کہ یہہ دونون فنا پذیر ہین مخالف کتاب الٰہی و سنت رسالت پناہی ہے
رہی یہہ بات کہ کس جگہہ ہین سو اس باب مین کوئی نص صریح صحیح کتاب و سنت مین نہین آئی ہے
اگرچہ اجمالاً یہہ بات نکل سکتی ہے کہ جنت اوپر آسمان کے ہے نار نیچے زمین کے ہے بلکہ جنت کا ساتوین
آسمان زیر عرش رحمن ہونا بنسبت ہونے نار کے تحت الارض مین زیادہ تر ثابت ہوتا ہے لیکن
تمہین اس سے کیا مطلب ہے کہ جنت کس جگہہ ہے جہنم کہان ہے ہان اعتقاد لانا ان دونون کے وجود
پر ضرور ہے کیا ہمکو ساری مخلوقات خدا کائنات ارضیہ کی خبر دی گئی ہے جو ہم ڈھونڈ کر اسے پایا
کرین جہان اللہ کو معلوم ہے وہان ہین اسئل اللہ الجنۃ واعوذ بہ من النار ف
صل پہلے بھی گذر چکا اور اب پھر لکھا جاتا ہے کہ مسلمان صاحب کبیرہ مخلد فی النار نہوگا گو بے توبہ ہی کیون نہ مر گیا ہو لقولہ تعالی
ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء وقال تعالی ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم
یعنی اگر تم بڑے گناہون سے بچوگے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہونکا کفارہ کر دینگے یعنی نماز وغیرہ
سے کیونکہ حسنات سیئات کو دور کر دیتے ہین کبائر سے عفو کرنا جائز ہے اگرچہ استحلال کبیرہ کفر ہے
حق یہہ ہے کہ کبائر کسی عدد مین منحصر نہین ہین جسپر کتاب و سنت مین وعدہ نار کا آیا ہے یا جس گناہ
پر حد مقرر ہو چکی ہے یا جسکو خروج دین سے ٹھیرایا ہے یا جسکا مفسدہ بہت بڑا ہے یا جسپر رسول
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم کبیرہ ہونے کا لگایا ہے یہہ سب کام داخل کبائر ہین زواجر مین ابن
حجر مکی نے دلیل الطالب مین ہم نے لکھا ہے چارسو کبائر گنے ہین اللہم احفظنا اللہ تعالی کے
کام دنیا و آخرت مین دو طرح پر ہوتے ہین ایک موافق سنت جاریہ الٰہی کے جو درمیان بندونکے
معمولی طور پر جاری ساری ہین دوسرے بطور خرق عادت کے سو عفو کرنا کبائر کا اوس شخص سے
جو بے توبہ کیے ہوئے مر گیا ہے جائز ہے بطریق خرق عادت کے نہ بطور سنت جاریہ کے یہہ قول
کہ کبائر بے توبہ کے ہرگز معاف ہی نہین ہو سکتے ہین مذہب معتزلہ کا ہے نہ اہل سنت کا اللہ
کی رحمت بڑی ہے اوسکا عفو عام ہے اوسکے دائرۂ عفو کو تنگ کرنا کیا ضرور ہے اسیطرح عفو

کرنا حقوق خلق کا بطریق خرق عادت کے جائز ہے جسطرح انبیاء ستفیضہ سے ثابت ہوتا ہے زہر
کھانیوالے کا سبب عادت مستمرہ کے مرجاتا ہے پھر کبھی کوئی زہر کھالیتا ہے مگر نہیں مرتا ہے یہہ خرق عادت
ہے تو جسطرح بعض افعال خدا کے دنیا مین بطریق خرق عادت کے ظاہر ہوتے ہین اسیطرح آخرت
مین بھی بعض کبائر کا بلا توبہ معاف کر دینا یا حقوق عباد کا بخشدینا بطریق خرق عادت کے ہوگا
نہ بسبیل عادت جاریہ کے جو نصوص اس باب مین آئی ہین اور بادی النظر مین متعارض معلوم ہوتی
ہین اونمین تطبیق و توفیق کی یہی صورت ہے جو ذکر کیگئی واللہ اعلم بہرحال ہر مومن باکمال کو
یہہ بات لازم ہے کہ جہانتک ہوسکے اپنے کبائر وصغائر حقوق عباد سے تائب ہوکر رہے ورنہ خدا
کو اختیار ہے کہ اوسکے گناہ معاف فرماوے یا نہ فرماوے بندہ کا اگرچہ کچھہ زور نہین ہے مگر ناامیدی
بھی کفر ہے **ف** شفاعت حق ہے اسکا بیان ہوچکا ہے یہہ شفاعت اوسکے لئے ہوگی جسکے لیے
اذن دیا جاویگا مستحق اس شفاعت کے بھی اہل کبائر ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفیع
بلکہ اول شافع مشفع ہین جسجگہہ نفی شفاعت کی آئی ہے مراد اوس سے شفاعت بے اذن ہے یعنی
بغیر اذن ورضا ے الہی کوئی کسی کی شفاعت نکریگا پیر ہون یا پیغمبر **کما قال تعالے**
الا من اذن له الرحمن وقال صوابا معتزلہ شفاعت کا انکار کرتے ہین اسکی بنا اسپر ہے
کہ جب عفو ومغفرت بدون شفاعت کے بھی جائز ہے تو بشفاعت بالاولی جائز ہوگا معتزلہ
کے نزدیک جب کہ عفو وغفران جائز نٹھیرا تو شفاعت بھی جائز نہوئی حدیث **شفاعتی لاهل**
الکبائر من امتی اور آیہ **واستغفر لذنبك وللمومنین** انکے رد کو کافی ہے سبسے پہلے فتح باب
شفاعت کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کرینگے لوگ جب نزدیک آدم کے پھر نوح پھر ابراہیم
پھر موسیٰ پھر عیسیٰ علیہ السلام کے جاکر التجا و استشفاع کرکے عاجز ہوکر نزدیک آپکے آوینگے تو اوسوقت
جناب رسالت حاضر مقام محمود ہوکر عرض حال عباد خالق عباد سے کرینگے اجازت شفاعت حاصل
ہوگی لب مبارک کو گویا بشفاعت فرماوینگے یہہ وہ دن ہوگا جہان قدر وعزت وجاہ نبوی پوری
ظاہر باہر ہوگی روز روز اوست وجاہ جاہ او **اللهم بجاه عریض الجاه محمد صلی الله علیه**

وآله وسلم اغفر لنا وارزقنا شفاعته غرضکه مقام محمود ست وسخن سخن احمد مسعود
مہمان اوست ودیگران طفیلی اوینہ ولسوف یعطیك ربك فترضی ہمارے ساتھ انشاء اللہ
معاملہ فضل کا ہوگا دوسرونکے ساتھ برتاؤ عدل کا امة مذنبة ورب غفور جبکہ کوئی
مہمان عزیز ہوتا ہے تو اوسکے طفیلی بھی عزیز ہوجاتے ہین ۵

تدعی الی محفل الرب الکریم غدا	والحق ان یدخل المولی مع الخدم

بغیة الرائد کی یہ عبارت عجب مستانہ واقع ہوئی ہے کہ بالجملہ تو امت اوباش وانان او شوخ
خود رابوے بسیار وجادۂ اتباع سنت اوبسیر بہ آسان ست مشکل تا انجا ست کہ این نسبت
واین اتباع درست نشدہ ست عملاً واعتقاداً بعد ازان اگر خدا خواہد ہیچ مشکلے نیست کہ آسان
نشود صد ہزار گناہ در جنب ایمان بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با اتباع سنن وے ظاہراً وباطناً
بہ پرکاہے نیرزد بزعم عدم صحت ایمان در ترک عمل بسنت باید خورد ۵

این ست کہ شمشیر ستم آختہ این ست	این ست کہ کار ہمہ راساختہ این ست

دیگر ہیچ غم والم نیست ف گور مین عذاب وراحت کا ہونا حق ہے عذاب کافر فاسق کو ہوگا راحت
مومن کو ہوگی اللہ تعالے میت مین ایکطرح کی روح پیدا کرتا ہے جس سے وہ عذاب وتنعیم کو
معلوم کرلیتا ہے الم ولذت پاتا ہے لکن یہہ عذاب ہر شب جمعہ وروز جمعہ کو منقطع ہوجاتا ہے پھر
جو کوئی دن جمعہ کے مرا ہے اوسکو بالکل نہین ہوتا ہے مگر اوسکی اس دعوی کی دلیلین قطعی نہین
ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سارے سلف صالحین کا استعاذہ کرنا عذاب قبر
سے ثابت ہوچکا ہے اسلئے تصدیق اوسکی واجب ہے ف ضغطۂ قبر حق ہے مومن کامل بھی اس
ضغطہ سے نہین بچتا ہے گو آسانی ہی سے ہو پھر کیون نہ گنہگار ہووے فاسق فاجر کی تو کیا
اصل وحقیقت ہے حدیث مین آیا ہے کہ اگر کوئی اس ضغطہ سے بچتا تو سعد بن معاذ بچتے جنکے
لئے عرش ہلگیا ضغطہ کے یہ معنی ہین کہ زمین قبر کی مردے کو دبوچتی ہے میت پر تنگ ہوجاتی ہے
پھر اللہ اوس جگہہ کو مردے پر کشادہ وسیع فرما دیتا ہے جہانتک کہ مردے کی نظر جاتی ہے

بعض علماء نے کہا ہی یہہ ضغطہ مومن کے لیئے ایسا ہوتا ہی جیسے کسی ماں کا بچا سفر دور دراز سے آوے ماں اسکو شفقت سے اپنے گلے لگالے واللہ اعلم **ف** امر بمعروف نہی عن المنکر ہر مسلمان پر واجب فرض ہے **لقولہ تعالے** تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر لکن یہہ شرط ہے کہ اس کام سے کوئی فتنہ برپا نہو کیونکہ یہہ کام اسلیئے واجب کیا گیا ہے کہ منکر کے انکار سے معروف حاصل ہو سو جب کہ اس انکار سے کوئی اور منکر جو اس سے بہی زیادہ انکر ہے لازم آوے تو پہر اس انکار کی کچہہ ضرورت نہین ہے سکوت بہتر ہے مثلاً ملوک ورؤسا پر انکار کرنے سے اگر خروج لازم آوے تو یہہ ایک اساس ہے شر وفساد کی صحابہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا تہا کہ جو امرا نماز دیر لگا کر پڑہتے ہین ہم اونسے مقاتلہ کرین فرمایا نہین جب تک کہ وہ نماز پڑہتے ہین اونسے نہ لڑو یہہ بہی فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے امیر سے ملاحظہ کسی امر مکروہ کا کرے تو اوسپر صبر کرے اوسکی طاعت سے باہر نہو اکثر فتن جو اسلام مین واقع ہوئے ہین اونکا سبب یہی ہے کہ منکر پر بالکل صبر نکیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کر مین ملاحظہ اکبر منکرات فرماتے تہے قدرت تغیر کی نتہی ناچار صبر کرتے تہے جب اللہ نے مکہ فتح کر دیا دار الکفر دار الاسلام ہوگیا چاہا کہ کعبہ کو حالت اصلی پر کردین مگر بخوف فتنہ نہ کیا ہان اگر گمان قبول ہے تو زبان سے نصیحت کرے دل سے برا جانے مگر ہاتہہ سے نہ روکے ورنہ خاموشی بہتر ہے **تنبیہ** ابن القیم نے کہا ہے مراتب انکار منکر کے چار ہین ایک مرتبہ یہہ ہے کہ وہ منکر بالکل دور ہوجاوے اوسکی جگہہ معروف قائم ہوجاوے دوسرا مرتبہ یہہ ہے کہ منکر کم ہوجاوے گو بالکل زائل نہو تیسری یہہ ہے کہ ایک منکر تو گیا مگر اوسکی جگہہ کوئی دوسرا منکر مثل اوسکے قائم ہوگیا چوتہے یہہ کہ اوس سے بدتر کوئی منکر بجاے اوسکے خلیفہ ہووے سو دو مرتبے اول کے تو مشروع ہین تیسرا مرتبہ محل اجتہاد ہے چوتہا مرتبہ حرام ہے مثلاً کسیکو دیکہا کہ شطرنج کہیلتا ہے اگر اوسکو منع کرتے ہین تو وہ شطرنج چہوڑ کر شراب پینے لگے گا تو کچہہ ضرورت اس انکار کی نہین ہے ہان اگر وہ شطرنج چہوڑکر تیر اندازی یا مسابقت اسپ اختیار کرلے تو پہر انکار کا کچہہ مضائقہ نہین ہے اسیطرح جب فساق کسی لہو ولعب مین مبتلا ہون یا نرے گانے

سمجھانے مین پیسے ہون اور سمجھے کہ اس کام کو چھوڑ کر وہ طاعت شرع اختیار کرینگے تو تو اونپر انکار
کرے ورنہ اونکو اونکے حال پر چھوڑ دے اسیطرح اگر ایک آدمی قصے کہانی کی کتاب دیکھتا
سنتا ہے اوسکو منع کرنے سے یہہ ہوگا کہ وہ کتب اہل بدعت وضلال دیکھنے لگیگا تو اوسپر انکار
کرنا کچھہ ضرور نہین ہے ہان اگر شغل کتب توحید وسنت اختیار کرلے تو کچھہ مضائقہ نہین ہے تنبیہ
شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ایکبار مین ہمراہ اپنے یارون کے زمانہ تتار مین ایک جماعت پہ گذرا
دیکھا کہ وہ لوگ شراب پی رہے ہین یارون نے اونپر انکار کیا مینے کہا تم یہہ کیا کرتے ہو شراب اسلیے
حرام ہوئی ہے کہ نماز وذکر خدا سے روکتی ہے سو ان لوگون کو یہہ شراب قتل نفوس سے مانع ہے
ذریت کے قید کرنے سے روکتی ہے مال لوٹنے سے بچاتی ہے انسے کچھہ نہ کہو یہہ اگر شراب سے اسوقت
باز رہینگے تو افعال مذکورہ مین مبتلا ہونگے غرضکہ یہہ بات بہت وسیع ہے عالم ہوشمند مومن
عقلمند بمقتضاے وقت ومقتضاے حال کے حسن تدبیر سے کارروائی اس واجب کی مناسب طور پر کرسکتا
ہے ورنہ بمجبوری خاموشی تو نقد وقت ہے ف ۱ اصحاب حدیث کا یہہ اعتقاد ہے کہ ہر نشے والی
چیز حرام ہے خواہ انگور سے بناوین یا کھجور سے یا شہد سے یا کسی اور چیز سے تھوڑی ہو یا بہت سکر پر حد کو
واجب جانتے ہین ۲ اقامۃ الصلوۃ کا قائم رکھنا نماز کا اول اوقات مین تاخیر سے افضل جانتے ہین
۳ فاتحہ کا پیچھے امام کے پڑھنا واجب سمجھتے ہین ۴ حکم کرتے ہین اتمام رکوع وسجود کا اس اتمام
کو واجب کہتے ہین تمام کرنا رکوع وسجود کا یہہ ہے کہ اطمینان سے بجا لاوے اطمینان یہہ ہے
کہ رکوع سے اوٹھکر سیدھا کھڑا ہو سجدہ سے سر اوٹھا کر اچھی طرح بیٹھے سارے ارکان نماز کے اعتدال
وطمانینت کے ساتھہ ادا کرے ۞

باب آٹھوان بیان مین سیرت سلف کے

اصحاب حدیث ایک دوسرے کو اس بات کی وصیت کیا کرتے تھے کہ سو رہنے کے بعد رات کو اوٹھکر
نماز تہجد کی پڑھین صلۂ ارحام کرین اسلام پہیلاوین اطعام طعام کرین فقرا و مساکین و ایتام

پر رحمت کرین امور مسلمین مین اہتمام رکہین کہانے پینے پہنّے نکاح کرنے مین تعفف کرین خیرات مین ساعی ہین فعل خیرات کیطرف جلدی کرین دین کے لئے کسیکو دوست کسیکو دشمن کہین جدال سے دین خدا مین بچین خصومات مذہبی سے بچین اہل بدع وضلالت سے الگ ہین اصحاب اہوا وجہالات کے دشمن ہون سلف صالحین کے مقتدی بنین ائمہ دین وعلمار مسلمین کا ادب کہین جبل متین وحق مبین کے ساتہہ اکابر اسلام نے تمسک کیا تہا اوسیکو پکڑے رہین جن لوگون نے دین مین احداث کیا ہے بدعات نکالے ہین اونکی صورت سے بیزار ہون اونکو نہ دوست رکہین نہ اونکے مصاحب بنین نہ اونکی بات سنین نہ اونکے پاس بیٹہین دین مین نہ مجادلہ کرین نہ مکابرہ سے بیش آوین اپنے کانون کو اونکے اباطیل کے سننے سے بچاوین اسلئے کہ سمع اباطیل سے وساوس وخطرات فاسدہ دلمین پیدا ہوتے ہین شکوک واوہام خاطر کو گہیر لیتے ہین اسی مقدمہ مین یہہ آیت شریف اوتری ہے واذا رایت الذین یخوضون فی اٰیاتنا فاعرض عنھم حتیٰ یخوضوا فی حدیث غیرہٖ علامات بدعات اہل بدع پر ظاہر ہوتے ہین بڑی نشانی انکی یہہ ہے کہ حملہ اخبار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محدثین اخیار سے انکو سخت عداوت ہوتی ہے یہہ لوگ اہل حدیث واصحاب سنت کو حقیر جانتے ہین انکا نام حشویہ جہلہ ظاہریہ مشبہہ رکہتے ہین یہہ کام اس بنیاد پر کرتے ہین کہ احادیث نبویہ کو علم سے الگ سمجہتے ہین انکے نزدیک علم وہی ہے جو نتائج عقول فاسدہ شیطان نے انکے دلمین ڈالدیئے ہین وساوس مظلمہ انکے سینون مین بہردئے ہین انکے دل جو خیر سے عاطل ہین اونکین ہوا جس کا ہجوم رہتا ہے شبہات باطلہ نے اونکو دریافت حق سے محجوب کر رکہا ہے اولٰئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمیٰ ابصارھم ومن یھن اللہ فما لہ من مکرم ان اللہ یفعل ما یشاء **تنبیہ** احمد بن سنان قطان نے کہا ہے لیس فی الدنیا مبتدع الا وھو یبغض اھل الحدیث فاذا ابتدع الرجل نزعت حلاوۃ الحدیث من قلبہ نصر بن سلام فقیہ نے کہا ہے لیس شئ اثقل علیٰ اھل الالحاد ولا ابغض الیھم من سماع الحدیث وروایتہ باسنادہ حاکم نے کہا ہے احمد بن اسحٰق نے

ایک آدمی سے اثنار مناظرہ مین کہا حدثنا فلان اوسنے کہا تم اسکو چھوڑو کہانتک یہ حدثنا
چلیگا احمد نے کہا اے کافر او ٹھہ جا تجھکو درست نہین ہے کہ پھر تو میرے گھر مین آج سے کبھی
آوے پھر ہم سے ملتفت ہوکر کہا کہ سوا اس شخص کے مینے کبھی کسی شخص سے یہ نہین کہا ہے
کہ میرے گھر نہ آنا ابو حاتم رازی نے کہا ہے علامة اهل البدع الوقيعة فی اهل الاثر
وعلامة الزنادقة تسميتهم اهل الاثر حشوية يريدون بذلك ابطال
الآثار وعلامة القدرية تسميتهم اهل السنة مجبرة وعلامة الجهمية
تسميتهم اهل السنة مشبهة وعلامة الرافضة تسميتهم اهل الاثر ناصبة
وكل ذلك عصبية ولا يلحق اهل السنة الا اسم واحد وهو اصحاب الحديث
صابونی نے ان اقوال کو اپنی سند سے تا صاحب قول نقل کیا ہے پھر کہا ہے انا رايت
اهل البدع فی هذه الاسماء التی لقبوا بها اهل السنة سلكوا معهم مسلك
المشركين مع رسول الله صلی الله عليه واله وسلم فانهم اقتسموا القول فيه فسماه
بعضهم ساحرا وبعضهم كاهنا وبعضهم شاعرا وبعضهم مجنونا وبعضهم مفتونا وبعضهم
مفتريا مختلقا كذابا وكان النبی صلی الله عليه واله وسلم من تلك المعائب
بعيدا بريئا ولم يكن الا رسولا مصطفی نبيا مجتبی قال الله تعالی انظر
كيف ضربوا لك الامثال فضلوا فلا يستطيعون سبيلا كذلك المبتدعة
خذلهم الله تعالی اقتسموا القول فی حملة اخباره ونقلة آثاره ورواة
احاديثه المقتدين المهتدين بسنته فسماهم بعضهم حشوية وبعضهم
جبرية وبعضهم مشبهة وبعضهم نابتة وبعضهم ناصبة واصحاب الحديث
عصامة من هذه المعائب برية نقية زكية تقية وليسوا الا اهل السنة
المضيئة والسيرة المرضية والسبل السوية والحجج البالغة القوية وقد
وفقهم الله تعالی لاتباع كتابه ووحيه وخطابه والاقتداء برسوله صلعم

فی اخبارہ التی امر فیها امته بالمعروف من القول والعمل اخبرهم فیها عن المنکر
منها واعانهم علی التمسک بسیرته ولاهتداء بملازمة سنته وشرح صدورهم
للمحبته ومحبة ائمة شریعته وعلماء امته ومن احب قوما فهو منهم یوم القیامة
بحکم قول رسول الله صلی الله علیه واله وسلم المرء مع من احب واحدی
علامات اهل السنة حبهم لائمة السنة وعلمائها وانصارها واولیائها و
بغضهم لائمة البدع الذین یدعون الی النار ویدلون اصحابهم علی
دار البوار وقد زین الله قلوب اهل السنة ونورها بحب علماء السنة
فضلا منه جل جلاله ومنة انتهی قتیبه بن سعید نے کتاب الایمان مین لکھا ہی حاکم
ابو عبد اللہ نے اوسکو پڑہا ہے کہ جب تو کسی شخص کو دیکھے کہ سفیان ثوری و مالک بن انس
و اوزاعی و شعبہ و ابن مبارک و ابو حفص و شریک و وکیع و یحیی بن سعید و عبد الرحمن بن
مہدی کو دوست رکھتا ہے تو تو جان لے کہ وہ صاحب سنت ہے احمد بن سلمة کہتے ہین مینے
اس عبارت کے بعد اپنی قلم سے اتنا اور زیادہ کردیا کہ یحیی بن یحیی احمد بن حنبل اسحق بن راہویہ
یعنی انکو بہی دوست رکہے صابونی کہتے ہین مینے انکے ہمراہ یہہ اور بڑہا دیا ہے کہ ان من
احبهم فهو صاحب سنة من ائمة اهل الحدیث الذین بهم یقتدون وبهدیهم
یهتدون ومن جملتهم ومتبعیهم یعدون وفی اتباعهم یجدون جماعة اخرین
پہر منجملہ اس جماعت کے ایک نام شافعی کا لیا ہے شافعی سے پہلے سعید بن جبیر زہری شعبی
تیمی کو بتایا ہے انکے بعد لیث بن سعد اوزاعی ثوری ابن عیینہ حماد بن سلمہ حماد بن زید
یونس بن عبید ایوب ابن عون اور انکے نظراء کا ذکر کیا ہے انکے بعد نام یزید بن ہارون عبد الرزاق
جریر بن عبد الحمید کا لیا ہے انکے بعد محمد بن یحیی ذہلی بخاری مسلم ابو داؤد و ابو زرعہ رازی ابو
حاتم ابن ابی حاتم محمد بن مسلم طوسی عثمان دارمی ابن خزیمہ اسحق بستی یحیی ہروی عدی بن
حمدویہ صابونی وغیرہ اہل سنت کا ذکر کیا ہے پہر کہا یہہ سب لوگ متمسک بسنت مطہرہ تہے حدیث

کی نصرت کرتے تھے حدیث کی طرف بلاتے تھے حدیث کیطرف راہ دکہاتے تہو ان سبکا یہی عقیدہ تہا
جو اس جزو مین لکہا گیا ہے کسی نے انمین سے باہم خلاف نہین کیا سبکے سب انہین عقائد پر مجتمع
تہے سبکا اس بات پر اتفاق تہا کہ اہل بدع پر قہر کرنا چاہیئے اونکو ذلیل و رسوا بنانا چاہیئے اونکو
نکالدینا دور کردینا چاہیے اونکی صحبت و معاشرت سے بچنا چاہیئے اللہ کا قرب جب ہی حاصل
ہوتا ہے کہ آدمی انکو چھوڑ دے پہر صابونی نے یہہ لکہا ہے کہ وانا بفضل اللہ متبع لآثارہم
مستضیئ بانوارہم ناصح اخوانی واصحابی ان لا یزیغوا عن منارہم ولا یتبعوا
غیر اقوالهم واثارهم ولا یشتغلوا بهذه المحدثات من البدع التی اشتهرت
فیما بین المسلمین وظهرت وانتشرت ولو جرت واحدة منها علی لسان واحد
فی عصر اولئك الائمة لهجروه وبدعوه ولكذبوه واصابوه بكل سوء ومكروه
ولا یغرن حفظهم الله كثرة اهل البدع ووفور عددهم فان ذلك من
امارات اقتراب الساعة اذ الرسول المصطفی صلی اللہ علیه واله وسلم
قال ان من علامات الساعة واقترابها ان یقل العلم ویكثر الجهل والعلم هو السنة
والجهل هو البدعة ومن تمسك بسنة رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
وعمل بها واستقام علیها ودعا الیها كان اجره اوفر واكثر من اجر من جری علی
هذه الجملة فی اوائل الاسلام والملة اذ الرسول المصطفی صلی الله علیه
واله وسلم قال له اجر خمسین فقیل خمسین منهم قال بل منكم وانما قال ذلك لمن
یعمل بسنته عند فساد امته انتهی حاصلہ اب ہماری دعا بارسیتعالے سے یہہ ہے کہ ہمکو
اون لوگون مین کرے جو لوگون کی بات سنکر اچھی بات کی پیروی کرتے ہین دنیا مین جب تک
زندہ ہین کتاب و سنت پر چلتے پہرتے ہین اہوا مضلہ آرا مضمحلہ اسوا ندلہ سے بچتے ہین سنت
مطہرہ کے مقابلے مین کسی کے قول فعل اجتہاد رائے و قیاس کو سند نہین پکڑتے ہین صلح کل کو
بدعت ضلالت جانتے ہین ایجاد و اختیار و اعتمال بدعات مین کوئی بدعت کیون نہو ایمان کی

تباہی اسلام کی بربادی احسان کی خرابی سمجھتے ہین دین حق کو قرآن وحدیث مین منحصر جانتے ہین انہین دونون اصل اصیل کو واسطے حصول سعادت دارین کے اپنا کفیل مانتے ہین عمل صالحات کا اہتمام رکہتے ہین سیئات سے جہانتک ہوسکتا ہے بہاگتے بچتے ہین بہولے چوکے اگر کوئی تقصیر مخفی یا ظاہر ہوجاتی ہے تو اوس سے توبہ کرڈالتے ہین گناہ پر نہین جمتے نصیحت کو پسند کرتے ہین فضیحت سے ناراض رہتے ہین انکو کوئی کتنا ہی راہ سنت سے پہیر اچاہے یہہ نہین پہرتے مزا اولت کتاب وسنت مصاحبت اصحاب حدیث پر قانع ہین ؎

دو یار زیرک واز بادۂ کہن دو منے	فراغتے وکتابے وگوشۂ چمنے
من این مقام بدنیا وآخرت ندہم	اگرچہ در پیم افتند خلق انجمنے

یار زیرک سے مراد علماء حدیث ہین بادۂ کہن سے مراد حدیث نبوی ہے کتاب سے مراد کتاب اللہ ہے انپر قناعت کرنے سے دلکو چین جی کو آرام ایمان کو قوت اسلام کو رونق احسان کو ترقی ہوتی ہے جسنے کتاب وسنت سے موہنہ پہیر اتیرا میرا طریقہ اختیار کیا وہ مسلمانی سے برکنار ہو اگو نام کا مسلمان کہلایا کرے اگر مسلمانی اسی کا نام ہے کہ رسول اسلام سے کچہہ کام نرہے نہ سنت سے غرض ہو نہ عمل صالح سے مطلب بلکہ رات دن فسوق وجدال رہے بدعت کی تائید تقویت کی جاتو ایسے اسلام کو ہمارا اسلام ہے آج نہ سہی کل حال اس مسلمانی کا ظاہر ہوجاویگا ؎

این حدیثم چہ خوش آمد کہ سحر گہ میگفت	بر در میکدۂ با دف ونے ترسائی
گر مسلمانی ہمین ست کہ حافظ وارد	واے گر در پے امروز بود فردائی

ف دنیا دو دن کی ہے یہہ سارے خیالات وخطرات خراب ہوجاوینگے یہہ سارے قیاسات متضادہ کتاب وسنت یہہ سارے آراء واجتہادات مخالفہ قرآن وحدیث سراب نظر آوینگے اس رسالہ مختصر مین عقائد کو کتاب صابونی سے ہی لیا گیا ہے ذہبی نے کہا ہے امام الحرمین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا فرمایا علیک باعتقاد ابن الصابونی انکا نام ابو عثمان اسمعیل بن عبدالرحمن صابونی ہے انکا عقیدہ سفیدہ ایک مختصر رسالہ ہے اوسمین عقائد اہل حدیث کو جمع کیا ہے

ہمنے اس رسالہ مین انتقاد رجیح بغیۃ الرائد وغیرہا سے بعض عقائد دیگر کو بھی زیادہ
کردیا ہے کچھ کتاب جوائز وصلات سے بھی اسمین اخذ کیا گیا ہے ہر عقیدہ کے تحت مین جو
بات محقق معلوم ہوئی وہ لکہدی گئی ہے اگر سہو ونسیان نے کسی جگہہ دامن تحریر کو ہاتہہ سے قلم زود
مرقم کے پکڑا ہو یا اشہب تیز گام طبع نے کسی میدان مین خطا وقصور کی ٹھوکر کہائی ہو تو درستی اوس
سہو وخطا کی یون ہوسکتی ہے کہ عقیدہ مذکور کو ظواہر کتاب عزیز وسنت مطہرہ پر عرض کیا جاوے
یا کسی کتاب مقبول عقائد ائمہ حدیث سے ملالیا جاوے جو عقیدہ منطوق قرآن وحدیث ٹہیرے وہ
مقبول ہو جو کچھہ خلاف کتاب وسنت ہے وہ مردود ہے انسان محل نسیان ہوتا ہے غافر الذنوب
اپنے بندون پر مثل ان رحمن ہوتا ہے وہ ضرور ہمارے قصور معاف کریگا اللہم غفرا وما اصابکم
من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر ؕ

خاتمۃ الرسالہ

یہ عقائد جو اس رسالہ مین لکھے گئے ہین خلاصہ ہے اول کتاب وسنت کا زبدہ ہے آثار سلف امت
وائمہ ملت کا جب چہرہ شاہد ایمان کا ان عقائد سے منور ہوجاوے تو طالب نجات کو یہ چاہیے
کہ تقوی وپرہیزگاری وترسکاری کو اختیار کرے کہ جڑ جملہ اعمال کی اگر تمام احوال کا یہی ایک
اختیار تفاوت ہے بیش وبیش ڈیڑہ سو آیت قرآن سے زیادہ مین فضیلت تقوی کی آئی ہے
منجملہ اونکے چالیس آیتون مین حکم تقوی کا فرمایا ہے صیغہ امر کا وجوب کے لئے آتا ہے جب تک کہ
کوئی صارف موجود نہو سو یہان کوئی صارف نہین ہے خصال خیر وبرکت مین کوئی خصلت
اکثر الذکر والثنا رتقوی سے زیادہ نہین ہے حدیثون مین بہی سب سے زیادہ شرف اسی پرہیزگاری
کا بیان فرمایا ہے سب سے زیادہ بزرگ نزدیک خدا کے مرد متقی عورت متقیہ کو ٹہیرایا ہے تقوی کو
لباس خیر زاد خیر فرمایا ہے یہ تقوی عجب چیز ہے ثواب کے لئے شرط وسبب ہے اعدا بر کے لئے موجب
قہر ہے تقوی سے مغفرت ورحمت وتکفیر سیئات کا ورود ہوتا ہے فتح برکات رفع درجات کا

شور ہوتا ہے حق و باطل مین تفرقہ پڑجاتا ہے تنگی ترشی سے رہائی ہوجاتی ہے رزق ایسی جگہہ
سے ملنے لگتا ہے جہان کا کچھہ دہیان گمان بہی نہین ہوتا ہے اجر عمل بڑہتا ہے عمل صالح ہونے
لگتا ہے خدا کا شکر مونہہ سے نکلتا ہے نعمت کی ترقی ہوتی ہے صبر کی ہمت بندہتی ہے قرآن مین
حکم کیا ہے کہ تم برّ و تقوی مین دوسرے مومنین کی مدد کیا کرو آمر کی مدح فرمائی ہے تمام جہان کو
کیا اولین کیا آخرین اسی تقوی کی وصیت کی ہے سو جو کوئی سچا طالب پکارا غب ہو تو اوسکو ضرور
ہے کہ وہ عاشق تقوی آشفتۂ پرہیزگاری بنے فسق و فجور کذب و زور کو وہتا بتائے کسی کے
کہنے سننے بہکانے پھسلانے مین نہ آئے شیطان انسان کا دشمن قوی ہے اوسکے مکر و فریب سے
بجز توسل کتاب و سنت کے ایمنی حاصل ہونا معلوم ہے نفس امارہ خادم ابلیس ہوتا ہے جسطرف
اوسکو کہینچتا ہے اوسیطرف یہہ نفس دوڑتا ہے کبہی صورت تقوی مین بہی دہوکہ دیکر تقوی سے
باز رکہتا ہے تقوی کے معنی لغت مین پرہیزگاری کرنے کے ہین شرع مین معنی خاص و عام دونون
آئے ہین خاص معنی یہہ ہین کہ جو چیزین آخرت مین مضرت پہونچاتے ہین اونسے بچے قلب و اعضا کو اونسے
الگ رکہے اونکے اِردگرد بہی نہ پہرے یہہ تقوی بڑہتا گہٹتا رہتا ہے ادنی تقوی یہہ ہے کہ جتنے
اقسام شرک و بدعت کے ہین اونسے حتی الامکان احتراز رکہے فاتقوا اللہ ما استطعتم اسمین
کچھہ شک نہین ہے کہ یہہ مرتبہ ہر شخص کی استطاعت مین داخل ہوتا ہے اگر اتنا بہی اوس سے
نہ بنا تو پہر ابد الآباد تک جہنم اوس سے آباد رہیگی وہ برباد جاویگا اعلی درجہ یہہ ہے کہ جو چیز سلوک
الی اللہ سے روکے ذکر اللہ سے باز رکہے اتباع سنت سے محروم کرے مراتب کمال ایمان حسن اسلام
اخلاص احسان سے مانع ہو اوس چیز سے آپکو بچاوے اوسکے آس پاس نجاوے یہی مراد ہے اس
آیت شریف سے واتقوا اللہ حق تقاتہ غرضکہ آنکہہ سے نادیدنی نہ دیکہے کان سے ناشنیدنی
نہ سنے ہاتہہ سے ناگرفتنی نہ چہوئے دہن سے ناخوردنی نہ کہائے زبان سے ناآشامیدنی نہ پئے
بدن مین ناپوشیدنی نہ پہنے راہ نارفتنی نہ چلے سجدہ ناکردنی نکرے لایعنی نہ بکے شرمگاہ کو حرام
زبان کو فضول کلام سے بچاوے بڑہی جگہہ بشکار اتقا کی انسان کا دل ہے اسکے درست ہونے سے

سارے اعضا درست ہو جاتے ہین اسکے بگڑنے سے سارے جوارح بگڑ جاتے ہین یہہ ملک جسم کا پادشاہ ہے سب حواس اسکے لشکر سارے اعضا اسکی رعیت ہین اخلاق حسنہ سے یہہ صالح ہوجاتا ہے اخلاق بد سے بگڑ جاتا ہے اسلئے ہر امر قبیح کو امر حسن سے جو اوسکے مقابلہ مین ثابت ہے بدلنا لازم ہے مثلاً کفر کو ایمان سے نفاق کو اخلاص سے غضب کو رضا سے بخل کو جود سے تیزی طبع کو نرمی خاطر سے شغل بغیر اللہ کو شغل باللہ و فی اللہ و للہ سے بدل لے و علی ہذا القیاس جب یہہ ادلا بدلی ہو جاتی ہے تو پھر سوا خدا کے کسی کی پروا نہین رہتی یہہ ہوتا ہے اور اللہ باقی خیر سلامت

غالب بدیدم از ہمہ خواہم کہ زین سپس	کنجے گزینم و بپرستم خدائے را

غرضکہ جب کسیکو ہر کام کاج مین تقوی منظور نظر و پیش نہاد خاطر ہوگا تو رفتہ رفتہ سارے منکرات اوسکے سبدل بمعروفات ہو جاوینگے خصال مذمومہ صفات محمودہ بن جاوینگے افعال قبیحہ اعمال حسنہ سے تبدیل پاوینگے مفاسد مصالح بنکر کچہہ اور ہی لطف دکہاوینگے فضائل کے ساتہہ آراستگی رذائل سے پیراستگی ظاہر ہو گی شغل بغیر تہوڑا تہوڑا کم ہو ہو کر بجاے اوسکے شغل بحق بیٹہہ جاویگا پہر اگر خدا نے چاہا اور نصیب بہی اچہے ہوئے تو دل خیال غیر سے بالکل صاف ہو کر ما سوی اللہ کو بہول جاویگا سبکو چہوڑ چہاڑ کر فقط ایک وحدہ لاشریک لہ کیطرف آجاویگا لا الہ الا اللہ پر قانع ہو جاوے گا

چاہیے الفت جانان سے سروکار فقط	منتخب عالم ہستی مین ہے اک یار فقط
قید الفت مین ہین فرہاد نہ مجنون باقی	ہم رہے دام محبت مین گرفتار فقط
فکر وصلت سے تو فارغ ہین خدا خیر کرے	منع الفت کے لیے ہین مرے غمخوار فقط

جب یہہ حالت ہو جاویگی تو معرفت حقیقی کا دریچہ دل اخلاص منزل پر کہل جاویگا اب تک جو کچہہ کہ بطریق علم کے معلوم ہوا تہا وہ سب دیدۂ بصیرت مین مشہود و عیان ہونے لگے گا استدلال بداہت بنجاویگا حصول ضرورت ہو کر آجاویگا عالم اس علم سے معلوم تک پہونچ جاویگا جو کچہہ کتاب عزیز و سنت مطہرہ مین آچکا ہے دل اوسی مطلب پر جم جاویگا حقیقت قول خدا و رسول کا اعتقاد

جی مین سما جاویگا بدعت و اہل بدعت سے نفرت کلی ہوجاویگی فسق وفجور سے وحشت بڑہنے لگیگی
ہر امر و شد مین یہی جی چاہیگا کہ سوا قرآن و حدیث کے کوئی ذکر چرچا شغل نہو کسی کی بات پر کان
رکہا نہ جاویگا سر سے پاؤن تک اتباع سنت کے طفیل مین سراپا نور ہوجاویگا مجسم طہارت و تقدس
بنجاویگا لائق جوار حظیرۃ القدس ٹھہریگا سیر ریاض الرماض جنت کی کرنے لگیگا دنیا کو ایک قیدخانہ
سمجہکر حضرات تجلی کا مشتاق رہیگا اب پانچون اونگلیان گہی مین ہوگیئن دنیا و آخرت دونون سنبہل
گیئن کہو اب اور کیا چاہیے یہہ رسالہ ایک ہفتہ مین باوقات قلیلہ فرصت ۸ ارجمادی الاخرہ ۱۳۱۲ھ
کو بحمدہ تعالے وعونہ تمام ہوا سے اللہ بس

عمر بگذشت بمحرومی اگر روز پسین		ختم بر دولت دیدار شود باکی نیست

رب انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین واخر دعوانا
ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدہ المرسلین وخاتم النبیین
وشفیع العاصین واٰلہ وصحبہ وعلینا معہم اجمعین

خاتمۃ الطبع رسالہ فتح الباب از افتخار الشعراء حافظ محمد خان شہیر سلمہ القدیر

تفاوتست میان شنیدن من وتو		تو بستن در و من فتحباب می شنوم

ہم جو زمانہ کے انقلاب کو نظر غور سے دیکہتے ہین تو سلف سے آجتک کوئی چیز ایسی نظر نہین آتی جسکی
تمام عمر ترقی کی حالت مین گذری ہو یا تمام زمانہ تنزل مین بسر ہوا ہو اگر دس بیس برس گہٹا ہے تو بیس
بیس برس بڑہا ؤ لیکن البتہ ہمارا اسلام اور علوم اسلام مدت ہاے دراز سے کچہ ایسی حالت مین ہین
کہ اگر بیان کیا جاے تو بجاے خود مرثیہ لکہنے کی نوبت آئے یا نوحہ کہنے کی ضرورت پڑے اگر کوئی
اہل درد ہے تو اوسکو استطاعت نہین اور اگر ذی استطاعت ہے تو اوسکو درد نہین پہر کام چلے
تو کیونکر چلے مگر ہم اللہ کا شکر کرتے ہین کہ اس زمانہ پر شور و فتن مین بہی بہ برکت ذات بابرکات حضور

نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد **صدیق حسن خان** بہادر دام عزہم واقبالہم
اتنا موقع حاصل ہے کہ ہم لوگ دین متین سے اجنبی نہین اور اسلام کے نام سے بہی آگاہ ہین
اللہ جل جلالہ نے حضور ممدوح کی ذات خجستہ صفات کو جامع دین و دول پیدا کیا ہے صدہا کتابین
تصنیف و تالیف کین اور لاکھون روپیہ اوسکے طبع و اشاعت مین صرف کیے اور اکثر مفت تقسیم
فرمائین یہہ دعوی ہمارا محتاج دلیل نہین ایک عالم اسکا گواہ ہے بلکہ ہند سے لیکر تا بمکہ و مصر و روم
ہمارے بندگان حضور اس عہد جدید مین ضرب المثل و مشہور آفاق ہین اس زمانہ مین جو اکثر بندگان
خدا کو عقیدہ کیطرف سے ٹہیک نہ پایا تو باوجود کثرت مشاغل ملکداری و انتظام کار فرمائی اس
کتاب لاجواب کو جو علم عقائد مین قول فیصل ہے تصنیف فرمایا ایک زمانہ یہ دیکہنے آئینے مین ایکطرح
ہے اور ہمارے نواب نامدار کا قلم ہدایت رقم ایک طرف ہم دعا کرتے ہین کہ خدا سے برحق حضور کی
عمر و دولت مین ترقی دے اور بندگان والا کے مساعی جمیلہ کو مقبول و مشکور فرمائے اور تہوڑے
ہی عرصہ مین رونق اسلام خاطر خواہ آنکہون سے دکہلائے آمین ثم آمین

قطعہ تاریخ

مرحبا میر فلک مرتبہ صدیق حسن
تیرے اوصاف قلم بند کرون مین کیا تاب

قصر دولت پہ ترے بخت فریدون حاجب
تیرے دروازہ پہ اقبال سکندر بواب

تیرے دربار کا کمتر متعلق بہمن
تیرے سرکار کا ادنی متوسل داراب

تیرے الطاف نمایان کی نہ غایت نہ شمار
تیرے اوصاف فراوان کی کچہہ حد نہ حساب

کشت امید ترے ابر کرم سے سرسبز
باغ مقصود ترے رشح قلم سے سیراب

میرے آقا میرے محسن مرے سردار کریم
میرے مولی مرے ذی مرتبہ میرے نواب

ضعف کو لطف سے تیرے ہی شرف قوت پر
عہد پیری ہی ترے وقت مین رشک شباب

ابر بیقدر کو نسبت جو ترے ہاتہہ سے دی
یہہ خدا جانے خطا کرتے ہین ہم یا کہ صواب

ساری مخلوق ترے لطف سے ہی عیش مین مست
جام در کار ہے انکو نہ صراحی نہ شراب

تیری ہیبت اگر اک ذرہ اثر دکہلا دے
منتقل صلب سے رستم کے نہوئے سہراب

کیا لکھوں دست کرم کو ترے حیران ہوں میں | بحر بخشش کوئی کہتا ہی اسے کوئی سحاب
خوش ہو ہر عقیدہ کو تری ذات آبادی ہو | اپنا سر کہہ دیے بنائے جو کوئی خانہ خراب
نام تیرے سے وہ انکے ہیں کہ دیکھے نہ شنے | سر زمین کو وہ نقش سوچ قلم جان کتاب
نغمۂ شکر سے تیرے ہوں ہیا تنگ سمور | جا بجا ہے ہرا ہر تار رگ اک اک مضراب
اللہ اللہ ہیں ترے زور قلم کے صدقے | جاہلیت ہوئی معدوم تو بدعت نایاب
کچھ اگر اسکا پتا ہی تو تری ذات سے ہے | ورنہ معدوم ہیں اسلام کے سارے اسباب
کیا کتاب آپنے لکھی ہے یہ سبحان اللہ | کہتے ہیں علم عقائد کا جسے لب لباب
اسکا ہر حرف متین شرح سطا ہیں مشعل | اسکا ہر لفظ حسین خوبی تفصیل ہیں باب
اہل غفلت کو جگاتی ہے کہ غافل مستین | اپنے شائق کو سناتی ہی کہ فرصت دریاب
اکبرآباد سے مطبوع یہہ ہو کر نکلی | اس لیاقت سے کہ جسطرح کوئی گوہر ناب
تا بکے طول سخن ختم کرو نظم شہیر | اور یہی ہے تمنا نیکو ہیں تیرے احباب
سال ہجری سر اخلاص جھکا کر لکھو | خوب زیبا و پسندیدہ چھپی فتح الباب

خاتمۃ الطبع رسالہ فتح الباب از سید جمیل احمد سہسوانی ملازم ریاست

حمد شایان ہے کبریا کے لیے | نعت زیبا ہے مصطفا کے لیے

بعد اسکے سامعین کو بشارت ہوا ور ناظرین کو اشارت کہ ان دنوں یہہ صحیفۂ کاملہ وجیالۂ نافعہ زاد آخرت کثیر المنفعت معلم عقائد ایمانی اصل اصول کیش مسلمانی کاشف اسرار توحید و رسالت جامع براہین کتاب وسنت ہمہ تن لاجواب سراپا انتخاب موسوم بہ فتح الباب لعقائد اولی الالباب تصنیف شریف وتالیف لطیف فرخندہ کیش افادت اندیش بحر زخار فضل و تبحر ابر مدرار مجد و تفاخر عارج معارج مکارم اخلاق ناہج مناہج بذل و انفاق قامع اساس شرک و بدعت حامی متبعین کتاب وسنت پشت پناہ ریاست نازشگاہ امارت دُر دریاے

صدق و صفا مہر سپہر مجد و علا گردون قباب ہلال رکاب بدر کمال مشتری خصال خورشید شیم عطارد رقم بشر صورت ملک سیرت کان اقبال جان اجلال جناب مستطاب ہمایون خطاب نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہادر دام لہ المجد والتفاخر مطبع فیض منبع مرجع انام مفید عام آگرہ مین خان والاشان لیاقت نشان محمد احمد خان صاحب کے حسن اہتمام سے چھپکر مشہور خاص و عام ہو مطبوع طبائع حق پسندان انام ہوا حق تو یہ ہے کہ اس صفت کی کتاب نہ دیدہ ہے نہ شنیدہ ہے اگر کہنے والے مبالغہ سے سحر حلال کہین تو کیا بعید ہے عبارت وہ دلچسپ ہے کہ دل ہی جانتا ہے مضامین ایسے نافع ہین کہ ہر ایک مانتا ہے خالص توحید و اصل سنت کو اس کتاب سے ایسی مناسبت ہے جیسے بو کو گل سے کیف کو مل سے نیسان سے گوہر کو فلک سے اختر کو حروف نکو کتاب سے پرتو کو آفتاب سے گل کو باغ سے نور کو چراغ سے طرفہ یہ ہے کہ ہر دعوی پہ دلیل قطعی موجود ہر قول پر برہان قوی وارد یارون نے عقائد دینیہ مین فلسفہ و کلام و معقول کو ایسی آمیزش دی تھی گویا شریعت شریعت ہی نرہی تھی قربان مؤلف رہنمای بلا گردان اوسکی سعی رسا کے کہ دودہ کا دودہ پانی کا پانی کر دکھایا کافہ انام کو بدعقیدگیون سے بچایا جزاہ اللہ خیرا عنی وعن سائر المسلمین ❊

قطعہ تاریخ

امیر الملک تیری شان و شوکت نے کیا ظاہر
امارت اسکو کہتے ہین ریاست ایسی ہوتی ہے

طلب سے بڑہ کے دنیا اور اوسپر معذرت کرنا
کرم ایسا کہین ہوتا ہے ہمت ایسی ہوتی ہے

عدالت کو تری آکر اگر نوشیروان دیکھے
کہے انصاف تو یہ ہے عدالت ایسی ہوتی ہے

لیا اجلال دین اقبال دنیا زور بازو سے
ملی کسکو یہ طاقت کس مین قوت ایسی ہوتی ہے

ترے قلب صفا آئین سے آئینہ کو کیا نسبت
جلا اوسمین کہین حضرت سلامت ایسی ہوتی ہے

اگر دیکھین ہزارون مین نظر سب کی پڑے تجپر
عدو کی خاک آنکھوں مین وجاہت ایسی ہوتی ہے

ترے فیض ہدایت سے ہوا معلوم عالم کو
طریقت اسکو کہتے ہین شریعت ایسی ہوتی ہے

جو آتے ہین یہان جاہل وہ عالم بنکے جاتے ہین
اشاعت علم کی تیری بدولت ایسی ہوتی ہے

زمانہ کو ترے دیتے ہین نسبت صدر اول سے
عیان ہین پیروی راہ سنت ایسی ہوتی ہے

ہر اک بیوڑا بڑا لیہے بہرہ ور تصنیف سے تیری
اسے مقبولیت کہتے ہین شہرت ایسی ہوتی ہے

لکہا کیا خوب نامہ تونے یہہ باب عقائد مین
ترے خامہ کے ہین قربان کتابت ایسی ہوتی ہے

مٹایا کس لطافت سے اصولی اختلافون کو
حقیقت کہل گئی اصل شریعت ایسی ہوتی ہے

کہو اب فلسفی و اشعری و ماتریدی سے
چلے آؤ ادہر راہ ہدایت ایسی ہوتی ہے

مبرہن ہے ہر اک قول اسکا سنت اور قرآن سے
کہان ہین منطقی دیکہین کہ حجت ایسی ہوتی ہے

ہوا یون فلسفہ دین سے جدا جون دودہ سے پانی
کہلا اب شرع خالص اصل ملت ایسی ہوتی ہے

ہے معقول و کلام و فلسفہ کو دین سے کیا نسبت
سن اس نامہ کو توحید و رسالت ایسی ہوتی ہے

یہہ وہ نامہ ہے جو دلمین جگہہ کرتا ہے عالم کے
تصرف نام ہے اسکا کرامت ایسی ہوتی ہے

ملے جاتے ہین لب آپسمین اسکے پڑہنے والونکے
دلا شیرین کلامی کی حلاوت ایسی ہوتی ہے

صفائی ہین ہی لفظون کے قیامت کے تکلف ہین
یہہ سچ ہے سادہ و رنگین عبارت ایسی ہوتی ہے

جمیل انصاف کی رو سے تم اسکے طبع کی تاریخ
کہو دین کے عقیدونکی ہدایت ایسی ہوتی ہے

۱۳۰۲ھ

قطعہ تاریخ فارسی منہ

این نامہ بود بہر تسلّی
وین جملہ دلائلش یقینی ست

بنوشت جمیل سال طبعش
تنقیح عقیدہاے دینی ست

۱۳۰۲ھ

تقریظ از احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

افتتاح کلام بنام حضرت ملک العلام کہ از مشت خاک صور گوناگون آفرید و از قطرۂ آب در شاہوار پیدا کردہ از بطن صدف بیرون کشید آن صورتہاے زیبا را زیب انجمن آفرینش گردانید

وازان لا لی آبدار تاج شاهان را زینت بخشید آن سرمایهٔ حسن جمال یعنی انسان گنج عرفان را بخلعت گرانمایهٔ ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم مخلع ساخت و بانواع مراحم بی پایان ولقد کرمنا بنی آدم بنواخت از انمیان یکے را شکی ارکیہ قبول ساخته و دیگرے را ورزاویهٔ خمول انداخته پس رد و قبول بحکم مشیت اوست و خار و گل از یک چمن ارادت او

عزیزے که از درگهش سر بتافت		بهر در که شد هیچ عزت نیافت

یارب مشت خاکم را عزت قبولی به بخشش و مرا اندر خود مران سر من بدر تو باشد نه بر دگران

یارب در خلق تکیه گاهم نکنی محتاج گدا و پادشاهم نکنی		موی سیهم سپید کردی زکرم با موی سپید رو سیاهم نکنی

ونعت حضرت سرور کائنات مفخر موجودات باعث ایجاد عالم سبب تخلیق هیژده هزار عالم محمد مصطفے صلی الله علیه و آله وسلم از زبان انسان ضعیف البنیان چه آید و مداح خاکی چه لفظ او را سزاید که خالق جز و کل خود ثنا گستر اوست و در قرآن مجید و فرقان حمید مدح ذات مطهر او نخل امید عاصیان بامید شفاعت او تر و تازه و خاکساران تهیدست را از نامش سر بے اندازه

در صدف کون و مکان دری است یتیم و هر است خویش رحمت رب کریم

	محمد کز ازل تا ابد هرچه هست	بآرایش نام او نقش بست	
	شمان دو عالم سیه تا سپید	شفاعت کن روز بیم و امید	
	قبای دو عالم همه دوختند	وزان هر دو یک زیور او دوختند	
	تهیدست سلطان پشمینه پوش	غلامی خرد پادشاهی فروش	

امابعد از خویش بیخبر **صوفی** خسته جگر بخدمت ارباب علم و هنر عرضه میدهد که درین زمان آفتاب اسلام برلب بام رسیده و صبح دین متین را وقت نماز شام پیش ازین مسلمانان بعد از فرائض خود را با وراد و وظائف میداشتند و اکنون حل از فرائض نیز برداشته همت بر طلب دنیا گماشتند نماز میگزارند الا کعبه را پس پشت میدارند

	پارسایان روے در مخلوق	پشت بر قبله میکنند نماز	

زمانه ایست که هر مسلم را پیرِ اسلام بر دوش است الّا بالوان مختلفه نظر می آید و دوئیست
که درمیان کفر و اسلام فرقے نمی نماید بندگان خدا بیشمار اند الّا بندهٔ مخلص کمیاب ازینجاست
که گفته اند مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب جاے عبرت است که مسلمانان از مسلمانی
گذشتند و قبله پرستان از قبله برگشتند هادیان در خود بر روے مردم بستند و غولان
بجاے ایشان نشستند ظلمت در بازار جهان دوکان خویش برچید و نور هدایت
ازین دائره پا بیرون کشید در هر گروه شرک و بدعت راه یافت و هر قوم از صراط المستقیم
سر تافت از هزار یکے و در بسیار اندکے بر جادهٔ شرع مستقیم است و متبع سنت سنیهٔ
حضرت رسول کریم که دیگران را احوال او براه راست می آرد و اقوال او از غظم سید رسل
هر کلامیکه لب بیگشاید دیگران را دل می رباید ؎

فرخنده بخت آنکه بگوش رضا شنید	پند حکیم عین صلاح است و محض خیر

الحمد لله علی احسانه که درین زمانهٔ پر آشوب که عالمی در سواد هوس گرفتار است و خلقی بمرض عصیان
بیمار نواب عالی تبار والا دودمان مجتهد دوران مفسر قرآن مروج احکام شریعت قاطع شرک و
بدعت جناب اعلی حضرت **نواب والا جاه امیر الملک سید محمد صدیق حسن
خان صاحب بهادر** لازال بالمجد والتقا خردست حق پرست به بخش بیماران نهاد
وار نسخه هاے کتب معجون مفرح قلب بداد هر نسخهٔ کتاب دواے امراض دل است و سقمونیاے
جان مضمحل هر ورق کتاب روشن تر از ورق نقره و سطورش برنگ مشک ناب صفحه صفحه بهتر
از طباشیر و نقاط حروف چون دانهٔ هیل تقویت بخش دماغ اولی الالباب از روزیکه اشاعت
این چنین کتب دینیات در ربع مسکون گردید هزاران گمراهان را نقد هدایت بکف رسید
هر کسے چون مال غنیمت هر کتاب را بلا قیمت میگیرد و از طرف نواب والا جاه منت می پذیرد و
شهرها از شهرت این کتب معمور است و نظرها از مطالعهٔ این رساله جات پر نور راست میگوئیم
که این دستور سعادت منشور در زمان پیشین هم نبود که مصنفان تصانیف خود را در

اکناف عالم بلا قیمت تقسیم فرمایند وخفتگان خواب غفلت را به آب پند و نصائح بیدار نمایند
در کافہ انام ازین کتب مفید عام سعادت فراوان رسید و ناظرین راہمین سرمایہ دانش وبینش
حاصل گردید خداوند تعالےٰ عاملان حسنات را جزاے خیر بخشد و نواب مارا بدلالت چنین
امور خیر اجر عظیم عطا فرماید کہ الدال علی الخیر کفاعلہ حدیث نبوی است و اٰخر دعوانا ان الحمد
للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین واٰلہ الطاہرین واصحابہ
المکرمین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم **قطعہ فارسے**

للّٰہ الحمد از سر الطاف
ہست تالیف فیض آگینش
دامن خلق کرد مالا مال
میکشد پردہ از رخ الفاظ
بانع دین است ہر رسالۂ او
ہر ورق برگ یاسمن بینی
از کتب ہاے نحو وبخلق وجہان
آفتابی است ذات والایش
من وہر دم ثناے او برلب
مونس خلوتم خیال رخش
اندرین مطبع مفید انام

بادہ ریزد بجام ما نواب
سرمۂ دیدۂ اولی الالباب
ریزد از کلک گوہر نایاب
بہر معنی نمیدہد جلباب
دیدہ از دیدنش بود سیراب
نقط وحرفہا زمشک وگلاب
وانماید رہ خطا وصواب
عقل ماہر او چو اصطرلاب
وردم الاّ بزمرۂ اصحاب
غم دوری نمی کند بیتاب
شب وروزم بود بشغل کتاب

تازہ تالیف شد درین ایّام
در عقائد کتاب فتح الباب

تمت

تقریظ منظوم از محمد قادر علیخان فرزند اکبر احمد حسن خان صوفی

میر صدیق حسن خان بہادر نواب
آپکی جملہ تصانیف ہے رہبر ہمکو

ہر رسالہ ہے مضامین مین ہدایت آگین
تقویت ملتی رہی سب سے برابر ہمکو

سطر ہے جادۂ تسخیر تو ہر نور نقاط
کہکشان وہ ہے تو یہ صورت اختر ہمکو

شرح آیات و احادیث ہی ہر ایک کتاب
سب مطالب سے عیان دین پیمبر ہمکو

چھپ گئے جتنے رسالے بزبان اردو
ہر صحیفہ سے ملا قند مکرر ہمکو

یہ رسالہ جو عقائد مین لکھا ہی اس سے
فتح ابواب عقائد ہوئے اکثر ہمکو

طالب دین نبی کہتے ہین ماشاء اللہ
ان کتابون سے کہلے دین کے دفتر ہمکو

اپنے اعمال کی اصلاح کرین پڑھکے کتاب
کہین توفیق تو دے خالق اکبر ہمکو

مختصر سی ہے کتاب اور ہزارون مضمون
بند کوزہ مین نظر آیا سمندر ہمکو

قلت الفاظ کی اور اوسمین معانی کثیر
کر دیا بندش مضمون نے ششدر ہمکو

خط گلزار مین لکھی ہی عبارت رنگین
سرخیان اسکی ہوئین لالۂ احمر ہمکو

سخت بے آب نظر آتے ہین در ثمین
آگے اس گنج گرانمایہ کے گوہر ہمکو

جتنے امراض ہین دلکے وہ ہوے دور اس سے
خون فاسد کے لیے سطر ہے نشتر ہمکو

سلسلہ نکلا ہے تقسیم کتب کا جب سے
مرحبا کہنے لگے خویش و برادر ہمکو

آپکے دامن دولت کو جو پکڑا ہمنے
لوگ سمجھے کہ ملا تخت سکندر ہمکو

خاکسارون کے لئے آپکا در ہے اکسیر
کب ہوس ہے کہ ملے دولت قیصر ہمکو

آل و اصحاب نبی کی ہے محبت دل مین
تشنہ لب چھوڑینگے کب ساقی کوثر ہمکو

فہرست کتاب فتح الباب لعقائد اولی الالباب

صحت نامہ فتح الباب لعقائد اولی الالباب

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۲۱	ان	اون	۲۱	۱۴	سہی	بہی
۶	۲	بعیہ	بقیہ	؍؍	۲۰	النیون	النبیون
۱۱	۱۸	یدعی	ندعو	۲۲	۳	نہوا	وہ نہوا
۱۶	۱۱	گیاست	کیاست	؍؍	۲۱	فیما	فیهما
۱۷	۵	جسطرح	جسطرح کہ	۲۳	۶	تخلق	تخلق
؍؍	۷	تشبیہ	تشبیہ	۲۵	۴	فوق	لفظ فوق
؍؍	۹	انسان	انسانی	؍؍	۲۰	جر	جبر
؍؍	۲۱	توہے	تو یہ ہے	۲۶	۳	عنداللہ	عند ربنا
۱۹	۴	قدیم	قدیم	۳۳	۱۶	ظاہر	طاہر

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۳	۱۷	انہون	اونہون	۵۹	۱۲	پہر سلیمان	پہر داؤد پہر سلیمان
۳۴	۱۲	توفی	توقی	۶۲	۵	وذریتہم	ذریتہم
۳۵	۹	بسنے	بجنے	۶۳	۹	اوسکی پیروی	اوسکو پہیردے
"	۱۰	ضم	صنم	۶۶	۶	غرالی	غزالی
"	۱۶	اَدْیان	اَدْیان	۶۷	۱۱	سان	بیان
"	۱۹	رغوال	زوال	۶۹	۱۰	متی	مٹی
۳۶	۱۴	حاجت	کچھ حاجت	۷۲	۱۸	ینبع	ینبغ
۳۸	۹	نام کا شخص	شخص کا نام	۷۳	۱	طلعت	اونکی
"	۱۲	بیناھا	بنیناھا	۷۷	۴	تفضیل	تفضیل
۳۹	۱۷	ی	ئی	۷۹	۱	سنان	سنان کے
۴۰	۱۲	العزیز	عزیزہ	"	۱۶	خلط	غلط
"	۱۴	سفیہہ	سفیہ	۸۰	۲۱	بیٹھتے	بیٹھے
۴۳	۱۳	صبو	صبور	۸۱	۱۰	وہ	وہ سب
۴۶	۲	موحیہ	مواجہہ	۸۲	۵	اغتقاد	اعتقاد
"	۱۰	عمل سے	عمل سے حال	۸۴	۱	الام	لام
"	۱۶	جیت	جت	۹۰	۱۷	بہہ	یہہ
"	"	راے	رائی	۹۱	۱۹	لذت	تو لذت
۵۳	۱۷	اعلی	انی	۹۳	۱	داؤو	داؤ
۵۵	۱۹	جھود	جحود	"	۸	بالغۃ	یالغۃ
۵۷	۸	نقیہہ	فقیہہ	"	۱۷	کہ سکی	کہ اسکی

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۳	۲۱	چیز	تین چیز
۹۴	۵	مستفیوند	مستفیضہ
۹۵	۱۸	تفاوت	تقاوت
۹۷	۱۴	ارواہ	رواہ
۱۰۰	۱	ہین	ہے
۱۰۱	۸	بیٹھتا ہے	بیٹھا ہے
۱۰۲	۳	فاضل	فاصل
۱۰۴	۲۰	درہ	ذرہ
〃	۲۱	نیکر	دیکر
۱۰۵	۱۰	نشانی	نشانی ہے
۱۰۷	۳	ماء	ما
۱۰۸	۲	ورسالت	رسالت
۱۰۸	۱۰	تکفس	تکفر
۱۱۰	۷	انجا	آنجا
〃	〃	سنت	نسبت
۱۱۲	۹	بات	باب
〃	۲۰	اسلام	سلام
۱۱۴	۵	الزناوقۃ	الزنادقۃ
〃	۱۸	نایۃ	نائیۃ
〃	۱۹	لقیۃ	نقیۃ
۱۱۵	۱	اخیر	واخیر
〃	۲	ولا	والا
۱۱۶	۱۰	عدوهم	عددهم
〃	۱۹	بذلہ	مذلہ

تمت